مسلمان ماؤں بہنوں کی دینی تعلیم وتربیت کا عوامی نصاب

خواتین کا دینی معلم

اکابر کی مستند کتب سے دلنشین انداز
میں مرتب شدہ عام فہم مجموعہ

- تجوید
- عقائد
- مسنون اعمال
- مسائل

مفتی ابولبابہ شاہ منصور

الفلاح، کراچی

Marfat.com

مسلمان ماؤں بہنوں کی دینی تعلیم و تربیت کا عوامی نصاب

خواتین کا دینی معلم

اکابر کی مستند کتب سے دلنشیں انداز میں مرتب شدہ عام فہم مجموعہ

☆ تجوید ☆ عقائد ☆ مسنون اعمال ☆ مسائل

مفتی ابولبابہ شاہ منصور

الفلاح، کراچی

Marfat.com

کتاب............خواتین کا دینی معلم
ترتیب............مفتی ابولبابہ شاہ منصور
تعداد............ایک ہزار
طبع اوّل............۱۴۲۸ھ-۲۰۰۷م
ناشر............الفلاح کراچی

اسٹاکسٹ: ادارۃ الانور
دکان نمبر 2 پلاٹ نمبر GRE 672/4، انور مینشن، بنوری ٹاؤن، کراچی
فون نمبر: 4919673، 021-4914596 موبائل 0300-2573575
E-mail: idaratulanwar@yahoo.com
web: www.idaratulanwar.com

الفلاح، کراچی

0321-5728310

الجمت پرنٹنگ پریس کراچی، 2741237,2779319,0300-2334232

Marfat.com

فہرست

پہلا باب: تجوید

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
	پہلا باب: تجوید	
۱	سورۃ الفاتحہ	۱۹
۲	سورۃ الفیل	۲۰
۳	سورۃ القریش	۲۰
٤	سورۃ الماعون	۲۱
۵	سورۃ الکوثر	۲۲
٦	سورۃ الکافرون	۲۲
۷	سورۃ النصر	۲۳
۸	سورۃ الھب	۲٤
۹	سورۃ الاخلاص	۲٤
۱۰	سورۃ الفلق	۲۵
۱۱	سورۃ الناس	۲۵

Marfat.com

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
١٢	آیۃ الکرسی	٢٧
	دوسرا باب: عقائد	
١٣	اللہ تعالیٰ	٣٠
١٤	انبیائے کرام	٣١
١٥	آسمانی کتابیں	٣١
١٦	فرشتے اور جنات	٣٠
١٧	صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین	٣٢
١٨	اولیائے کرام	٣٣
١٩	کفریہ باتیں	٣٤
٢٠	بدعت	٣٤
٢١	مرنے کے بعد کیا ہوگا؟	٣٥
٢٢	ایصالِ ثواب	٣٦
٢٣	قیامت	٣٦
٢٤	جنت اور جہنم	٣٨
٢٥	اعتبار خاتمے کا ہے	٣٨
	تیسرا باب: مسنون اعمال	
٢٦	صبح اُٹھتے وقت	٤١

Marfat.com

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
۲۷	نماز سے فارغ ہونے کے بعد	٤٤
۲۸	اشراق کی نماز	٤٥
۲۹	صبح کا ناشتہ	٤٥
۳۰	چاشت کی نماز	٤٥
۳۱	مسنون کھانے	٤٦
۳۲	کھانے کی سنتیں اور آداب	٤٦
۳۳	پینے کی سنتیں	٤٧
۳٤	گھر میں داخل ہوتے وقت کی سنتیں	٥٠
۳٥	رات کی سنتیں	٥١
۳٦	مختلف سنتیں	٥٤
۳۷	مسنون دُعائیں	٦٠
۳۸	صبح کو یہ دُعا پڑھیں	٥٩
۳۹	سورج نکلتے وقت کی دُعا	٥٩
٤٠	شام کو یہ پڑھے	٥٩
٤١	صبح اور شام کی ایک خاص دُعا	٥٩
٤۲	سوتے وقت پڑھنے کی چیزیں	٦٠
٤۳	جب سو کر اُٹھے تو یہ دُعا پڑھے	٦٠
٤٤	بیت الخلا جائے تو یہ پڑھے	٦١

Marfat.com

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
٤٥	جب بیت الخلاء سے نکلے تو یہ پڑھے	٦١
٤٦	جب وضو کرنا شروع کرے تو یہ پڑھے	٦١
٤٧	جب وضو کر چکے تو یہ پڑھے	٦١
٤٨	جب اذان کی آواز سنے	٦١
٤٩	اذان ختم ہونے کے بعد درود پڑھ کر یہ پڑھے	٦٢
٥٠	فرض نماز کے بعد تین بار استغفر اللہ کہے اور یہ دُعا پڑھے	٦٢
٥١	نماز فجر اور نماز مغرب کے بعد	٦٢
٥٢	جب کھانا کھا چکے تو یہ پڑھے	٦٢
٥٣	دودھ پی کر یہ دُعا پڑھے	٦٢
٥٤	جب کسی کے یہاں دعوت کھائے تو یہ پڑھے	٦٢
٥٥	جب میزبان کے گھر سے چلنے لگے تو یہ دُعا پڑھے	٦٣
٥٦	جب روزہ افطار کرے تو یہ پڑھے	٦٣
٥٧	جب کپڑا پہنے تو یہ پڑھے	٦٣
٥٨	جب نیا کپڑا پہنے تو یہ کہے	٦٣
٥٩	جب آئینہ میں اپنا چہرہ دیکھے تو یہ پڑھے	٦٤
٦٠	دُلہا کو یوں مبارک باد دے	٦٤
٦١	شبِ قدر میں یوں دُعا مانگے	٦٤
٦٢	جب نیا چاند دیکھے	٦٤

Marfat.com

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
٦٣	کسی مسلمان کو ہنستا ہوا دیکھے	٦٤
٦٤	جب کسی مریض مسلمان کی عیادت کو جائے	٦٤
٦٥	جب سواری پر بیٹھ جائے	٦٥
٦٦	جب کسی منزل (ریلوے اسٹیشن یا بس اسٹاپ) پر اُترے	٦٥
٦٧	شوہر کو پہلی بار دیکھ کر	٦٥
٦٨	بیٹی کی رخصتی کے وقت	٦٦
٦٩	جب لڑکے کی شادی کرے	٦٦
٧٠	توفیق شکر کے لیے	٦٦
٧١	اعمال اور توبہ کی قبولیت کے لیے	٦٦
٧٢	توفیق نماز کے لیے	٦٧
٧٣	فوت شدہ اہلِ ایمان کی بخشش کے لیے	٦٧
٧٤	اپنے والدین اور تمام مسلمانوں کی مغفرت کے لیے	٦٧
٧٥	صحت کے لیے	٦٧
٧٦	جامع دعا	٦٧
	چوتھا باب: مسائل	
٧٧	وضو کا بیان	٧١
٧٨	وضو کو توڑنے والی چیزوں کا بیان	٧٦
٧٩	غسل کا بیان	٨١

Marfat.com

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
٨٠	پانی کے مسائل	٨٤
٨١	جانوروں کے جھوٹے کا بیان	٨٦
٨٢	تیمّم کا بیان	٨٩
٨٣	نجاست پاک کرنے کا بیان	٩١
٨٤	حیض اور استحاضہ کا بیان	٩٩
٨٥	حیض کے احکام	١٠٣
٨٦	نفاس کا بیان	١٠٦
٨٧	حیض و نفاس وغیرہ کے احکام	١٠٨
	نماز	
٨٨	نماز کا بیان	١١١
٨٩	نماز کے اوقات	١١١
٩٠	فرض نمازوں کا وقت	١١١
٩١	ممنوع اوقات	١١٣
٩٢	نماز کے فرائض اور واجبات	١١٥
٩٣	بدن چھپانا	١١٦
٩٤	بدن اور کپڑوں کا پاک کرنا	١١٧
٩٥	نماز کے وقت کا دھیان رکھنا	١١٧
٩٦	نیت کرنا	١١٨

Marfat.com

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
۹۷	چند اہم مسائل...............................	۱۱۹
۹۸	قرآن شریف پڑھنے کا بیان...............................	۱۲۲
۹۹	خواتین کا طریقۂ نماز...............................	۱۲۳
۱۰۰	نماز شروع کرنے سے پہلے...............................	۱۲۳
۱۰۱	نماز شروع کرتے وقت...............................	۱۲٤
۱۰۲	کھڑے ہونے کی حالت میں...............................	۱۲٤
۱۰۳	رکوع میں...............................	۱۲۵
۱۰٤	رکوع سے کھڑے ہوتے وقت...............................	۱۲٦
۱۰۵	سجدے میں جاتے وقت...............................	۱۲٦
۱۰٦	دونوں سجدوں کے درمیان...............................	۱۲۷
۱۰۷	دوسرا سجدہ اور اس سے اُٹھنا...............................	۱۲۸
۱۰۸	قعدہ میں...............................	۱۲۸
۱۰۹	سلام پھیرتے وقت...............................	۱۲۸
۱۱۰	دُعا کا طریقہ...............................	۱۲۹
۱۱۱	مرد اور عورت کی نماز کا فرق...............................	۱۲۹
۱۱۲	نماز کو فاسد یا مکروہ بنانے والے کام...............................	۱۳۱
۱۱۳	نماز کو فاسد کرنے والی چیزیں...............................	۱۳۱
۱۱٤	نماز میں مکروہ چیزوں کا بیان...............................	۱۳۲

Marfat.com

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
۱۱۵	وتر کا بیان	۱۳۵
۱۱۶	سنت اور نفل نمازوں کا بیان	۱۳۷
۱۱۷	قضا نمازوں کا بیان	۱۳۹
۱۱۸	سجدۂ سہو کا بیان	۱۴۱
۱۱۹	سجدۂ تلاوت کا بیان	۱۴۲
۱۲۰	بیمار کی نماز کا بیان	۱۴۶
۱۲۱	سفر کی نماز کا بیان	۱۵۰
	زکوٰۃ	
۱۲۲	زکوٰۃ کا بیان	۱۵۴
۱۲۳	زکوٰۃ ادا کرنے کا بیان	۱۶۱
۱۲۴	کن لوگوں کو زکوٰۃ دینا جائز ہے؟	۱۶۴
۱۲۵	صدقۃ الفطر	۱۷۱
	روزہ	
۱۲۶	روزے کا بیان	۱۸۴
۱۲۷	رمضان شریف کے روزے کا بیان	۱۸۵

Marfat.com

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
١٢٨	قضا روزے کا بیان	١٧٧
١٢٩	نذر کے روزے کا بیان	١٧٨
١٣٠	نفلی روزے کا بیان	١٧٨
١٣١	سحری کھانے اور افطار کرنے کا بیان	١٨١
١٣٢	روزہ توڑنے اور نہ توڑنے والی چیزوں کا بیان	١٨٣
١٣٣	جن وجوہات سے روزہ توڑ دینا جائز ہے، ان کا بیان	١٨٩
١٣٤	جن وجوہات سے روزہ نہ رکھنا جائز ہے، ان کا بیان	١٨٩
١٣٥	روزہ توڑنے کا کفارہ	١٩٣
١٣٦	فدیہ کا بیان	١٩٦
١٣٧	اعتکاف کا بیان	١٩٨
	حج	
١٣٨	حج کا بیان	٢٠٠
١٣٩	قربانی کا بیان	٢٠٣
١٤٠	عقیقہ کا بیان	٢١٠
	قسم اور منّت	
١٤١	قسم کھانے کا بیان	٢١٢
١٤٢	منّت ماننے کا بیان	٢١٣

Marfat.com

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
١٤٣	قسم کے کفارے کا بیان	٢١٥
	حلال وحرام	
١٤٤	حلال اور حرام چیزوں کا بیان	٢١٦
	لباس اور پردہ	
١٤٥	لباس اور پردے کا بیان	٢١٧
١٤٦	لباس	٢١٧
١٤٧	پردہ	٢١٧
	خاتمہ بالخیر	
١٤٨	موت کے وقت کیا کیا جائے؟	٢٢٠
١٤٩	تجہیز وتکفین کا بیان	٢٢١

Marfat.com

مقدمہ

پس منظر و پیش منظر

اُمت مسلمہ کا نصف سے زیادہ حصہ خواتین پر مشتمل ہے۔ ان کی دینی تعلیم و تربیت کے بغیر صالح معاشرے کی تشکیل ممکن نہیں۔ ہمارے ہاں ماشاء اللہ دینی مدارس کی شکل میں علوم دینیہ کی تعلیم و تعلم کا جو معیاری اور مثالی نظام مروج ہے اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اس کا دائرہ اب بنات تک پھیل گیا ہے بلکہ مدارس البنات میں زیرِ تعلیم طالبات کی روز افزوں تعداد بنین سے بڑھ گئی ہے...... لیکن جس طرح عوام الناس اور جدید تعلیم یافتہ حضرات کے لیے دینی تعلیم کے مختلف المیعاد کورسز کی ترتیب و تدوین کا کام تاحال تشنۂ تکمیل ہے اسی طرح خواتین کے لیے "تعلیمِ بالغات" طرز کے مختصر یا طویل المیعاد کورس تیار کیے جانے بھی از حد ضروری ہیں۔ ان کے بغیر یہ خلا پُر نہ ہوگا اور نیم تعلیم یافتہ روشنی زدہ خواتین میدان خالی پا کر دین سکھانے کے عنوان سے عقائد و نظریات کی تخریب کا کام پوری سہولت سے انجام دیتی رہیں گی۔

جس زمانے میں عوام الناس کے لیے عام فہم دینی کورس کی تیاری کے لیے "تسہیل بہشتی زیور" کا کام ہو رہا تھا، یہ خیال بار بار آتا رہا کہ بہشتی زیور دراصل خواتین کے لیے لکھی گئی ہے۔ اس میں سے مونث کا صیغہ ختم کر کے مذکر کے صیغوں میں ڈھالنے سے مردوں کے لیے تو نصاب تیار ہو جائے گا مگر خواتین کے لیے عوامی نصاب کی ضرورت پھر بھی باقی رہے گی۔ اب ایک صورت یہ تھی کہ متوازی حجم کے دو کورس تیار کیے جائیں۔ ایک مردوں کے لیے دوسرا خواتین کے لیے۔ دونوں میں صرف صیغے اور چند مخصوص ابواب کے حذف و اضافے کا فرق ہو۔ دوسری صورت یہ تھی کہ خواتین کے لیے مختصر نصاب تیار کیا جائے جو

Marfat.com

ہمارے مدارس البنات کی فاضلات اپنے اپنے گھروں میں علاقے، محلے کی مستورات کو پڑھائیں اور عامۃ المسلمات کی تعلیم وتربیت کے حوالے سے اپنا فرض ادا کریں۔ دوسری صورت کو سہل اور قابل عمل محسوس ہوئی جس کے نتیجے میں یہ کتاب آپ کے ہاتھ میں ہے۔

اس میں درج عقائد اور مسائل بہشتی زیور ہی سے ماخوذ ہیں۔ البتہ آسانی اور دلچسپی کے لیے انہیں سوال وجواب کی شکل میں مرتب کرلیا گیا ہے۔ کہیں کوئی مسئلہ کسی اور مستند کتاب سے لیا ہے تو اس کا حوالہ حاشیہ میں درج ہے۔ مسنون اعمال کے لیے مشہور کتاب ''علیکم بسنتی'' سے مراجعت کی گئی ہے۔ حتمی ترتیب کے بعد کتاب کی شکل کچھ یوں بنی ہے کہ اس میں کل چار ابواب ہیں:

(1) پہلا باب تجوید کے عنوان سے سورۂ فاتحہ، دس سورتوں اور آیت الکرسی پر مشتمل ہے۔

(2) دوسرے باب میں ضروری عقائد دیے گئے ہیں۔

(3) تیسرے میں مسنون اعمال اور چالیس مسنون دُعائیں ہیں۔

(4) چوتھے میں وضو سے لے کر تجہیز وتکفین تک کے اہم مسائل ترتیب سے دیے گئے ہیں۔ اس میں نماز، زکوٰۃ اور حج، قربانی، پردہ وغیرہ روزمرہ کے مسائل ہیں۔

کورس کی ترتیب کے وقت یہ بات مدنظر رہی ہے کہ محض مسائل کی تعلیم پر اکتفانہ کیا جائے بلکہ عقائد ونظریات کی تصحیح اور مسنون اعمال کے ذریعے دینی تربیت کو بھی متوازی طور پر ملحوظ رکھا جائے۔ اس طرح سے کسی حد تک اسے ایک جامع کورس کہا جاسکتا ہے۔ اختصار اور تسہیل کو مدنظر رکھنے کی وجہ سے معلمین ومعلمات اسے مختصر وقت میں بسہولت مکمل پڑھاسکتے ہیں۔

مشاہدہ ہے کہ نوجوان طالبات کی بنسبت معمر خواتین اپنے گھرانے کی اصلاح اور گھریلو ماحول کی تبدیلی میں زیادہ موثر کردار ادا کرتی ہیں۔ یہ کتاب بنیادی طور پر انہی خواتین کے لیے لکھی گئی ہے اور یہ ان بلند حوصلہ لوگوں کی نذر ہے جو مسلمان ماؤں بہنوں کی تربیت کے ذریعے معاشرے کی اصلاح کے لیے کردار ادا کرنا چاہتے ہیں۔

اب کچھ باتیں اس کتاب کے طریقۂ تدریس کے بارے میں:

Marfat.com

کورس کا طریقۂ تدریس

وقت:

خواتین گھر کے کام کاج میں مصروفیت کی بنا پر زیادہ وقت نہیں دے پاتیں۔اس لیے ان سے یومیہ دو گھنٹے سے زیادہ کی قربانی نہ طلب کی جائے۔ان دو گھنٹوں میں یہ کورس شہری علاقوں میں چالیس دن اور دیہاتی علاقوں میں زیادہ سے زیادہ چار مہینوں میں بآسانی کروایا جا سکتا ہے۔

یہ دو گھنٹے کس وقت لیے جائیں؟ اس کا فیصلہ تو ہر معلم و معلمہ اپنے علاقے کے حالات کے مطابق بہتر طور پر کر سکتی ہے البتہ ایک آسان ترتیب عرض کی جاتی ہے۔شہری علاقوں میں خواتین صبح دس بجے تک بچوں کو مدارس، اسکول اور بڑوں کو کام کاج کے لیے بھیجنے کے بعد عموماً فارغ ہوتی ہیں۔ان کی گھریلو ڈیوٹی دوبارہ بارہ ساڑھے بارہ بجے شروع ہوتی ہے۔اس درمیان کا وقت اس کورس کے لیے بہت خوبی اور سہولت سے استعمال کیا جا سکتا ہے۔بعض علاقوں میں دوپہر دو بجے سے چار ساڑھے چار بجے تک یہی صورتِ حال ہوتی ہے۔گرمیوں میں جب اسکول کالج کی چھٹیاں ہوتی ہیں تو چالیس دن کا کورس وسیع پیمانے پر کروایا جا سکتا ہے۔

معلمہ کو چاہیے کہ روزانہ دو پیریڈ لے۔پہلا تجوید کے عنوان سے جن میں دس سورتیں، چھ کلمے اور چالیس مسنون دُعائیں، باری باری تلفظ کی تصحیح کے ساتھ یاد کروائی جائیں۔دوسرا پیریڈ درسی مواد کے لیے ہو۔اس میں عقائد و مسائل پڑھائے اور مسنون اعمال سکھائے جائیں۔

اسلوبِ تربیت:

معلمہ اگر روز اس طرح کے سوالات کرے کہ گزشتہ روز طالبات نے مسنون اعمال میں سے کیا کیا عمل کیا؟ کون کون سی دُعا پڑھی؟ کون سے وقت کی دُعا بھول گئی؟ نماز کی

Marfat.com

پابندی اور ذکر و تلاوت کی کیا صورتحال رہی؟ گھر والوں کی خدمت کا کتنا اہتمام کیا؟ شرعی پردہ کے اہتمام میں کس طالبہ کو کیا مشکل ہے اور اس کا کیا حل ممکن ہے؟ تو بہت جلد بہترین نتائج کی توقع کی جا سکتی ہے۔

یاد رکھیے! آپ کی محنت سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کسی ایک امتی کا اعمال پر آجانا آپ کی نجات کے لیے کافی ہے، بحیثیت معلّمہ یہ آپ کی ذمہ داری بھی ہے لہٰذا پوری جانفشانی سے طالبات کی ذہن سازی اور اصلاح احوال کی موقع کی مناسبت سے کوشش کیجیے اور کرتی رہیے۔

معلمات و طالبات:

اس کتاب کے معلّم دینی مدارس کے وہ تمام فضلاء و فاضلات ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے علم دین کی نعمت سے نوازا ہے اور اس کتاب کی طالبہ ہر وہ مسلم خاتون ہے جو اللہ و رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائی ہے۔ دینی مدارس کی فاضلات کو چاہیے کہ وہ اپنے گھروں میں محلے کی خواتین کے لیے یہ (یا اس طرح کے) کورس کروائیں تا کہ شکر نعمت اور ادائے فرض دونوں مل کر ذریعۂ نجات بن جائیں۔

کمی بیشی:

حسبِ ضرورت و حسبِ موقع اس کورس میں کمی بیشی، حذف و اضافہ بھی ہوسکتا ہے۔ یہ وقت، حالات اور اس ماحول پر منحصر ہے جس سے معلّمہ کو سابقہ پڑتا ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ اس محنت کو قبول فرمائے۔ واقعہ یہ ہے کہ اگر اہلِ علم توجہ فرمائیں اور اس طرح کے دو چار کورس مرتب کر لیے جائیں تو بالآخر ایسی کوئی شکل سامنے آہی جائے گی جس کے ذریعے عامۃ المسلمین کے ایک بڑے طبقے کی یہ اہم ضرورت پوری ہو جائے۔

ناصحانہ مشوروں اور ناقدانہ تجاویز کا محتاج و منتظر

ابو لبابہ شاہ منصور

ربیع الاول 1428ھ

پہلا باب

تجوید

پہلا باب: تجوید

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
١	سورۃ الفاتحہ	١٩
٢	سورۃ الفیل	٢٠
٣	سورۃ القریش	٢٠
٤	سورۃ الماعون	٢١
٥	سورۃ الکوثر	٢٢
٦	سورۃ الکافرون	٢٢
٧	سورۃ النصر	٢٣
٨	سورۃ الہب	٢٤
٩	سورۃ الاخلاص	٢٤
١٠	سورۃ الفلق	٢٥
١١	سورۃ الناس	٢٥
١٢	آیۃ الکرسی	٢٧

Marfat.com

سُوْرَةُ الْفَاتِحَةِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ	لِلّٰهِ	رَبِّ	الْعٰلَمِيْنَ ۙ	الرَّحْمٰنِ
تمام تعریفیں	اللہ کے لیے	ربّ	تمام جہان	جو بہت مہربان
تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا رب ہے، بہت مہربان،				

الرَّحِيْمِ ۙ	مٰلِكِ	يَوْمِ	الدِّيْنِ ۙ	اِيَّاكَ	نَعْبُدُ
رحم کرنے والا	مالک	دن	بدلہ	صرف تیری ہی	عبادت کرتے ہیں
رحم کرنے والا ہے، بدلہ کے دن کا مالک ہے، ہم صرف تیری ہی عبادت کرتے ہیں					

وَ	وَاِيَّاكَ	نَسْتَعِيْنُ ۙ	اِهْدِنَا	الصِّرَاطَ	الْمُسْتَقِيْمَ ۙ
اور	صرف تجھ ہی سے	ہم مدد چاہتے ہیں	ہمیں ہدایت دے	راستہ	سیدھا
اور صرف تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں، ہمیں سیدھے راستہ کی ہدایت دے،					

صِرَاطَ	الَّذِيْنَ	اَنْعَمْتَ	عَلَيْهِمْ	غَيْرِ	الْمَغْضُوْبِ
راستہ	اُن لوگوں کا	تُو نے انعام کیا	اُن پر	نہ	غضب کیا گیا
اُن لوگوں کا راستہ جن پر تُو نے انعام کیا نہ ان کا جن پر غضب کیا گیا					

عَلَيْهِمْ	وَلَا	الضَّآلِّيْنَ ۙ
ان پر	اور نہ	جو گمراہ ہوئے
اور نہ ان کا جو گمراہ ہوئے۔		

﴿سُورَةُ الْفِيلِ﴾

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

أَلَمْ تَرَ	كَيْفَ	فَعَلَ	رَبُّكَ	بِأَصْحٰبِ الْفِيلِ ﴿١﴾
کیا تم نے نہیں دیکھا	کیسا	کیا	تمہارا ربّ	ہاتھی والوں کے ساتھ
کیا آپ ﷺ نے نہیں دیکھا آپ کے ربّ نے کیا سلوک کیا ہاتھی والوں سے؟				

أَلَمْ	يَجْعَلْ	كَيْدَهُمْ	فِي تَضْلِيلٍ ﴿٢﴾	وَأَرْسَلَ	عَلَيْهِمْ
کیا نہیں	کر دیا اس نے	اُن کا داؤ	گمراہی میں (بیکار)	اور بھیجے	اُن پر
کیا اس نے ان کا داؤ نہیں کر دیا گمراہی میں (بیکار) ان پر جھُنڈ کے جھُنڈ پرندے بھیجے وہ اُن پر					

طَيْرًا	أَبَابِيلَ ﴿٣﴾	تَرْمِيهِمْ	بِحِجَارَةٍ	مِّنْ	سِجِّيلٍ ﴿٤﴾
پرندے	جھُنڈ کے جھُنڈ	پھینکتے تھے	کنکریاں	سے	سخت مٹی
کنکریاں پھینکتے تھے سخت مٹی کی،					

فَجَعَلَهُمْ	كَعَصْفٍ	مَّأْكُولٍ ﴿٥﴾
پس ان کو کر دیا	بھوسہ کی طرح	کھائے ہوئے
پس ان کو کھائے ہوئے بھوسے کے مانند کر دیا۔		

﴿سُورَةُ قُرَيْشٍ﴾

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

لِإِيلٰفِ	قُرَيْشٍ ﴿١﴾	إِۦلٰفِهِمْ	رِحْلَةَ	الشِّتَآءِ
مانوس کرنے کے سبب	قریش	ان کا مانوس کرنا	سفر	سردی
قریش کو مانوس کرنے کے سبب، انہیں سردی گرمی کے سفر سے مانوس کرنے کے سبب،				

وَالصَّيْفِ ﴿٢﴾	فَلْيَعْبُدُوْا	رَبَّ	هٰذَا	الْبَيْتِ ﴿٣﴾
اور گرمی	پس چاہیے وہ عبادت کریں	ربّ	اس	گھر

پس چاہیے کہ وہ عبادت کریں اس گھر کے ربّ کی،

الَّذِي	أَطْعَمَهُمْ	مِّنْ	جُوعٍ	وَءَامَنَهُم	مِّنْ	خَوْفٍ ﴿٤﴾
جو۔جس	انہیں کھانا دیا	سے	بھوک	اور انہیں امن دیا	سے۔میں	خوف

جس نے انہیں کھانا دیا بھوک میں، اور امن دیا خوف میں۔

﴿سُوْرَةُ الْمَاعُوْنِ﴾

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

أَرَءَيْتَ	الَّذِي	يُكَذِّبُ	بِالدِّينِ ﴿١﴾	فَذٰلِكَ	الَّذِي
کیا تم نے دیکھا	وہ جو	جھٹلاتا ہے	روزِ جزا و سزا	یہی ہے وہ	وہ جو

کیا تم نے اس شخص کو دیکھا جو روزِ جزا و سزا کو جھٹلاتا ہے؟ یہی ہے جو

يَدُعُّ	الْيَتِيمَ ﴿٢﴾	وَلَا	يَحُضُّ	عَلٰى	طَعَامِ
دھکے دیتا ہے	یتیم	اور نہیں	رغبت دلاتا	پر	کھانا

یتیم کو دھکے دیتا ہے، اور نہیں رغبت دلاتا مسکین کو کھانا کھلانے کی،

الْمِسْكِينِ ﴿٣﴾	فَوَيْلٌ	لِّلْمُصَلِّينَ ﴿٤﴾	الَّذِينَ	هُمْ	عَنْ
مسکین	پس خرابی	نمازیوں کے لیے	جو کہ	وہ	سے

پس خرابی ہے ان نمازیوں کے لیے، جو

صَلَاتِهِمْ	سَاهُونَ ﴿٥﴾	الَّذِينَ	هُمْ	يُرَآءُونَ ﴿٦﴾
اپنی نماز	غافل (جمع)	جو کہ	وہ	دکھاوا کرتے ہیں

اپنی نمازوں سے غافل ہیں، جو دکھاوا کرتے ہیں،

Marfat.com

وَيَمْنَعُونَ	الْمَاعُونَ ۝٧
روکتے ہیں (نہیں دیتے)	عام ضرورت کی چیز
اور عام ضرورت کی چیز (بھی مانگی) نہیں دیتے۔	

﴿سُوْرَةُ الْكَوْثَرِ﴾

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

إِنَّآ	أَعْطَيْنٰكَ	الْكَوْثَرَ ۝١	فَصَلِّ	لِرَبِّكَ
بیشک ہم	ہم نے آپ ﷺ کو عطا کیا	کوثر	پس نماز پڑھ	اپنے ربّ کیلئے
بیشک ہم نے آپ ﷺ کو ''کوثر'' عطا کیا، پس اپنے رب کے لیے				

وَانْحَرْ ۝٢	إِنَّ	شَانِئَكَ	هُوَ	الْأَبْتَرُ ۝٣
اور قربانی دے	بیشک	آپ ﷺ کا دشمن	وہ	دُم کٹا، نامراد، بے نسل
نماز پڑھیں اور قربانی دیں، بیشک آپ ﷺ کا دشمن ہی نامراد ہے۔				

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

﴿سُوْرَةُ الْكٰفِرُوْنَ﴾

قُلْ	يٰٓأَيُّهَا	الْكٰفِرُوْنَ ۝١	لَآ أَعْبُدُ
کہہ دیجیے	اے	کافرو!	میں عبادت نہیں کرتا
کہہ دیجیے اے کافرو! میں عبادت نہیں کرتا			

مَا تَعْبُدُوْنَ ۝٢	وَلَآ	أَنْتُمْ	عٰبِدُوْنَ	مَآ أَعْبُدُ ۝٣
جس کی تم عبادت کرتے ہو	اور نہ	تم	عبادت کرنے والے	جس کی میں عبادت کرتا ہوں
جس کی تم پوجا کرتے ہو اور نہ تم عبادت کرنے والے ہو اس کی جس کی میں عبادت کرتا ہوں،				

Marfat.com

وَلَآ	أَنَا عَابِدٌ	مَّا عَبَدتُّمْ ۝٤	وَلَآ أَنتُمْ	عَـٰبِدُونَ
اور نہ	میں عبادت کرنے والا	جس کی تم عبادت کرتے ہو	اور نہ تم	عبادت کرنیوالے
اور نہ میں عبادت کرنے والا ہوں جس کی تم پوجا کرتے ہو، اور نہ تم عبادت کرنے والے ہو				

مَآ أَعْبُدُ ۝٥	لَكُمْ	دِينُكُمْ	وَلِىَ	دِينِ ۝٦
جس کی میں عبادت کرتا ہوں	تمہارے لیے	تمہارا دین	اور میرے لیے	میرا دین
جس کی میں عبادت کرتا ہوں، تمہارے لیے تمہارا دین میرے لیے میرا دین۔				

﴿سُوْرَةُ النَّصْرِ﴾

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

إِذَا	جَآءَ	نَصْرُ اللَّهِ	وَ	الْفَتْحُ ۝١	وَرَأَيْتَ
جب	آ جائے	اللہ کی مدد	اور	فتح	اور آپ ﷺ دیکھیں
جب	اللہ	کی	مدد	آجائے	اور فتح (ہوجائے)

النَّاسَ	يَدْخُلُونَ	فِى	دِينِ اللَّهِ	أَفْوَاجًا ۝٢	فَسَبِّحْ
لوگ	داخل ہو رہے ہیں	میں	اللہ کا دین	فوج درفوج	پس پاکی بیان کریں
اور آپ ﷺ دیکھیں لوگ داخل ہو رہے ہیں اللہ کے دین میں فوج درفوج، پس اپنے رب کی					

بِحَمْدِ	رَبِّكَ	وَاسْتَغْفِرْهُ
تعریف کے ساتھ	اپنا رب	اور بخشش طلب کیجیے اس سے
تعریف کے ساتھ پاکی بیان کریں اور اس سے بخشش طلب کریں،		

إِنَّهُۥ	كَانَ	تَوَّابًۢا ۝٣
بیشک وہ	ہے	بڑا توبہ قبول کرنے والا
بیشک وہ بڑا توبہ قبول کرنے والا ہے۔		

Marfat.com

سُوْرَةُ الْمَسَدِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

تَبَّتْ	يَدَآ	أَبِي لَهَبٍ	وَتَبَّ ﴿١﴾	مَآ	أَغْنَىٰ	عَنْهُ
ٹوٹ گئے	دونوں ہاتھ	ابولہب	اور وہ ہلاک ہوا	نہ	کام آیا	اس کے

ابولہب کے دونوں ہاتھ ٹوٹ گئے اور وہ ہلاک ہوا، اس کے کام نہ آیا

مَالُهُ	وَمَا	كَسَبَ ﴿٢﴾	سَيَصْلَىٰ	نَارًا	ذَاتَ لَهَبٍ ﴿٣﴾
اس کا مال	اور جو	اس نے کمایا	عنقریب داخل ہوگا	آگ	شعلے مارتی

اس کا مال اور جو اس نے کمایا، عنقریب وہ داخل ہوگا شعلے مارتی ہوئی آگ میں۔

وَامْرَأَتُهُ	حَمَّالَةَ	الْحَطَبِ ﴿٤﴾	فِي	جِيدِهَا
اور اس کی بیوی	لادنے والی	لکڑی (ایندھن)	میں	اس کی گردن

اور اس کی بیوی لادنے والی ایندھن، اس کی گردن میں

حَبْلٌ	مِّن	مَّسَدٍ ﴿٥﴾
رسّی	سے	کھجور

کھجور کی چھال کی رسی ہے۔

سُوْرَةُ الْإِخْلَاصِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قُلْ	هُوَ	اللَّهُ	أَحَدٌ ﴿١﴾	اللَّهُ	الصَّمَدُ ﴿٢﴾
کہہ دیجیے	وہ	اللہ	ایک	اللہ	بے نیاز

کہہ دیجیے وہ اللہ ایک ہے، اللہ بے نیاز ہے،

Marfat.com

لَمْ يَلِدْ	وَ	لَمْ يُولَدْ ﴿۳﴾	وَلَمْ	يَكُنْ	لَّهُ	كُفُوًا	أَحَدٌ ﴿۴﴾	
نہ اس نے جنا	اور	نہ وہ جنا گیا	اور نہیں	ہے	اس کا	ہمسر	کوئی	

نہ اس نے (کسی کو) جنا اور نہ (کسی نے) اس کو جنا، اور اس کا کوئی ہمسر نہیں۔

﴿سُوْرَةُ الْفَلَقِ﴾

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ	أَعُوْذُ	بِرَبِّ	الْفَلَقِ ﴿۱﴾	مِنْ	شَرِّ	مَا خَلَقَ ﴿۲﴾
کہہ دیجیے	میں پناہ میں آتا ہوں	ربّ کی	صبح	سے	شر	جو اس نے پیدا کیا

کہہ دیجیے میں پناہ میں آتا ہوں صبح کے ربّ کی، اس کے شر سے جو اس نے پیدا کیا،

وَمِنْ	شَرِّ	غَاسِقٍ	إِذَا	وَقَبَ ﴿۳﴾	وَ	مِنْ	شَرِّ	النَّفّٰثٰتِ
اور سے	شر	اندھیرا	جب	چھا جائے	اور	سے	شر	پھونکیں مارنے والیاں

اور اندھیرے کے شر سے، جب وہ چھا جائے، اور گرہوں میں پھونکیں مارنے والیوں کے شر سے،

فِي	الْعُقَدِ ﴿۴﴾	وَ	مِنْ شَرِّ	حَاسِدٍ	إِذَا	حَسَدَ ﴿۵﴾
میں	گرہیں	اور	شر سے	حسد کرنے والا	جب	وہ حسد کرے

اور شر سے حسد کرنے والے کے جب وہ حسد کرے

﴿سُوْرَةُ النَّاسِ﴾

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ	أَعُوْذُ	بِرَبِّ	النَّاسِ ﴿۱﴾	مَلِكِ	النَّاسِ ﴿۲﴾
کہہ دیجیے	میں پناہ میں آتا ہوں	ربّ کی	لوگ	بادشاہ	لوگ

کہہ دیجیے میں پناہ میں آتا ہوں لوگوں کے ربّ کی، لوگوں کے بادشاہ کی،

Marfat.com

إِلَٰهِ	ٱلنَّاسِ ۝٣	مِن	شَرِّ	ٱلْوَسْوَاسِ	ٱلْخَنَّاسِ ۝٤
معبود	لوگ	سے	شر	وسوسہ ڈالنے والے	چھپ کر حملہ کرنیوالے
لوگوں کے معبود کی، وسوسہ ڈالنے والے، چھپ چھپ کر حملہ کرنے والے کے شر سے،					

ٱلَّذِى	يُوَسْوِسُ	فِى	صُدُورِ	ٱلنَّاسِ ۝٥
جو	وسوسہ ڈالتا ہے	میں	سینے (دل)	لوگ
جو وسوسہ ڈالتا ہے لوگوں کے دلوں میں،				

مِنَ	ٱلْجِنَّةِ	وَٱلنَّاسِ ۝٦
سے	جن (جمع)	اور انسان
جنّوں میں سے اور انسانوں میں سے۔		

Marfat.com

﴿آیۃ الکُرسی﴾

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَللّٰهُ	لَآ إِلٰهَ	إِلَّا هُوَ	اَلْحَيُّ	اَلْقَيُّوْمُ	لَا تَأْخُذُهُ	سِنَةٌ
اللہ	نہیں معبود	سوائے اس کے	زندہ	تھامنے والا	نہ اُسے آتی ہے	اونگھ

اللہ ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں، زندہ ہے، سب کو تھامنے والا، نہ اسے اونگھ آتی ہے،

وَلَا	نَوْمٌ	لَهُ	مَا	فِي السَّمٰوٰتِ	وَمَا	فِي الْأَرْضِ	مَنْ ذَا
اور نہ	نیند	اسی کا ہے	جو	آسمانوں میں	اور جو	زمین میں	کون+جو

اور نہ نیند، اسی کا ہے جو آسمانوں اور زمین میں ہے، کون ہے

اَلَّذِيْ	يَشْفَعُ	عِنْدَهُ	إِلَّا	بِإِذْنِهِ	يَعْلَمُ
وہ جو	سفارش کرے	اس کے پاس	مگر (بغیر)	اس کی اجازت سے	وہ جانتا ہے

جو سفارش کرے؟ اس کے پاس اس کی اجازت کے بغیر، وہ جانتا ہے

مَا	بَيْنَ أَيْدِيْهِمْ	وَمَا	خَلْفَهُمْ	وَلَا	يُحِيْطُوْنَ	بِشَيْءٍ
جو	ان کے سامنے	اور جو	ان کے پیچھے	اور نہیں	وہ احاطہ کرتے ہیں	کس چیز کا

جو ان کے سامنے ہے، اور جو ان کے پیچھے اور وہ نہیں احاطہ کر سکتے

مِنْ	عِلْمِهِ	إِلَّا	بِمَا شَآءَ	وَسِعَ	كُرْسِيُّهُ	السَّمٰوٰتِ
سے	اس کا علم	مگر	جتنا وہ چاہے	سما لیا	اس کی کرسی	آسمان (جمع)

اس کے علم میں کسی چیز کا مگر جتنا وہ چاہے، اس کی کرسی سمائے ہوئے ہے آسمانوں

وَ	الْأَرْضَ	وَلَا	يَئُوْدُهُ	حِفْظُهُمَا	وَهُوَ	الْعَلِيُّ	الْعَظِيْمُ ﴿۲۵۵﴾
اور	زمین	اور نہیں	تھکاتی اس کو	ان کی حفاظت	اور وہ	بلند مرتبہ	عظمت والا

اور زمین کو، اس کو ان کی حفاظت نہیں تھکاتی، اور وہ بلند مرتبہ، عظمت والا ہے۔

Marfat.com

Marfat.com

دوسرا باب

عقائد

دوسرا باب: عقائد

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
۱	اللہ تعالیٰ	۳۰
۲	انبیائے کرام	۳۱
۳	آسمانی کتابیں	۳۱
٤	فرشتے اور جنات	۳۲
۵	صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین	۳۲
٦	اولیائے کرام	۳۳
۷	چند کفریہ باتیں	۳٤
۸	سنت وبدعت	۳٤
۹	مرنے کے بعد کیا ہوگا؟	۳۵
۱۰	ایصالِ ثواب	۳٦
۱۱	قیامت	۳٦
۱۲	جنت اور جہنم	۳۸
۱۳	اعتبار خاتمے کا ہے	۳۸

Marfat.com

عقائد کا بیان

اللہ تعالیٰ:

عقیدہ: ساری دنیا پہلے بالکل نہ تھی اللہ تعالیٰ نے اس کو پیدا کیا تو یہ وجود میں آئی۔

عقیدہ: اللہ ایک ہے۔ وہ کسی کا محتاج نہیں۔ نہ اس نے کسی کو جنا نہ وہ کسی سے جنا گیا۔ نہ اس کی کوئی بیوی ہے اور نہ ہی کوئی اس کا ہمسر ہے، یعنی کوئی اس کے برابر کا نہیں ہے۔

عقیدہ: اللہ تبارک وتعالیٰ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا۔

عقیدہ: کوئی چیز بھی اس جیسی نہیں ہے، وہ سب سے الگ اور منفرد ہے۔

عقیدہ: وہ زندہ ہے۔ ہر چیز پر اس کی قدرت ہے۔ کوئی چیز اس کے علم سے باہر نہیں۔ وہ سب کچھ دیکھتا ہے۔ سنتا ہے۔ باتیں فرماتا ہے لیکن اس کی گفتگو ہم لوگوں کی گفتگو کی طرح نہیں۔ جو چاہتا ہے اپنی مرضی سے کرتا ہے، اس کو روک ٹوک کرنے والا کوئی نہیں۔ وہ ہی اس لائق ہے کہ اس کی عبادت کی جائے۔ کسی چیز میں اس کا حصہ دار کوئی نہیں۔ اپنے بندوں پر مہربان ہے۔ بادشاہ ہے۔ سب عیبوں سے پاک ہے۔ وہی اپنے بندوں کو سب مصیبتوں اور آفتوں سے بچاتا ہے۔ وہی عزت والا ہے۔ بڑائی والا ہے۔ ساری چیزوں کا پیدا کرنے والا ہے۔ بہت دینے والا ہے۔ روزی پہنچانے والا ہے۔ جس کی روزی چاہے تنگ کر دے اور جس کی چاہے زیادہ کر دے۔ جسکو چاہے نیچا کر دے اور جسکو چاہے بلند کر دے۔ انصاف والا ہے۔ بڑے تحمل اور برداشت والا ہے خدمت اور عبادت کی قدر کرنے والا ہے، یعنی اس پر استحقاق سے زیادہ ثواب دے گا۔ وہ سب پر حاکم ہے، اس پر کوئی حاکم نہیں۔ اس کے تمام کام حکمت سے بھرے ہیں، اس کا کوئی کام حکمت سے خالی نہیں۔ وہ سب کے

کام بنانیوالا ہے۔ پہلے بھی اسی نے سب کو پیدا کیا ہے اور مرنے کے بعد قیامت میں پھر وہی پیدا کرے گا۔

عقیدہ: اس کو نشانیوں اور صفات سے سب جانتے ہیں، اس کی ذات کی حقیقت کو کوئی نہیں جان سکتا۔ گناہ گاروں کی توبہ قبول کرتا ہے۔ جو سزا کے قابل ہیں ان کو سزا دیتا ہے۔ وہی جس کو چاہے ہدایت دیتا ہے۔

عقیدہ: دنیا میں جو کچھ ہوتا ہے، اسی کے حکم سے ہوتا ہے۔ اس کے حکم کے بغیر ذرہ تک نہیں ہل سکتا۔ نہ وہ سوتا ہے اور نہ اس کو اونگھ آتی ہے۔ وہ تمام جہانوں کی حفاظت سے تھکتا نہیں، وہ سب چیزوں کو اپنے قبضہ میں لیے ہوئے ہے۔

عقیدہ: تمام اچھی اور کمال والی صفات اس کو حاصل ہیں، بری اور نقصان کی کوئی صفت اس میں نہیں اور نہ ہی کوئی عیب اسمیں ہے۔

عقیدہ: دنیا میں جو کچھ بھلا برا ہوتا ہے۔ سب کو خدا تعالیٰ اس کے ہونے سے پہلے ہمیشہ سے جانتا ہے اور اپنے علم کے مطابق اس کو پیدا کرتا ہے۔ تقدیر اسی کا نام ہے اور بری چیزوں کے پیدا کرنے میں بہت سے راز ہیں، ان رازوں کو ہر کوئی نہیں جانتا۔

عقیدہ: بندوں کو اللہ تعالیٰ نے سمجھ اور ارادہ دیا ہے، جس سے وہ گناہ اور ثواب کے کام اپنے اختیار سے کرتے ہیں، لیکن بندوں کو کسی کام کے پیدا کرنے کی قدرت نہیں ہے۔ گناہ کے کام سے اللہ تبارک وتعالیٰ ناراض اور ثواب کے کام سے خوش ہوتے ہیں۔

عقیدہ: اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو کسی ایسے کام کا حکم نہیں دیا جو ان سے نہ ہو سکے۔

انبیائے کرام:

عقیدہ: بہت سے پیغمبر اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے بندوں کو سیدھی راہ بتانے آئے۔ وہ سب گناہوں سے پاک ہیں۔ پیغمبروں کی مکمل اور صحیح تعداد اللہ تعالیٰ نے نہیں بتائی۔ پس یوں عقیدہ رکھنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے جتنے پیغمبر ہیں، ان سب پر ہم ایمان رکھتے ہیں، جو ہمیں معلوم ہیں ان پر بھی اور جو معلوم نہیں ان پر بھی۔

Marfat.com

آسمانی کتابیں:

عقیدہ: اللہ تعالیٰ نے بہت سی چھوٹی بڑی کتابیں آسمان سے حضرت جبرائیل علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ سے اپنے بہت سے پیغمبروں پر نازل فرمائیں تا کہ وہ اپنی اپنی امتوں کو دین کی باتیں سکھائیں۔ان سب کتابوں پر ایمان رکھنا چاہیے کہ وہ سب کتابیں حق تھیں مگر قرآن کریم نازل ہونے کے بعد ان کے احکام منسوخ ہو گئے۔اب قیامت تک قرآن کے احکام چلیں گے۔قرآن کریم کے علاوہ دوسری کتابوں کو گمراہ لوگوں نے بہت کچھ بدل دیا۔قرآن کریم کی حفاظت کا ذمہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے لے رکھا ہے، اس کو کوئی نہیں بدل سکتا۔

فرشتے اور جنات:

عقیدہ: اللہ تعالیٰ نے کچھ مخلوقات نور سے پیدا کر کے ان کو ہماری نظروں سے چھپا دیا ہے۔ان کو فرشتے کہتے ہیں۔بہت سے کام ان کے حوالے ہیں وہ کبھی اللہ کے حکم کے خلاف کوئی کام نہیں کرتے۔جس کام میں اللہ نے انہیں لگا دیا ہے اسی میں لگے ہوئے ہیں۔

عقیدہ: اللہ تعالیٰ نے کچھ مخلوق آگ سے بنائی ہے، وہ بھی ہمیں دکھائی نہیں دیتی، ان کو جن کہتے ہیں۔ان میں نیک و بد ہر طرح کے ہوتے ہیں، ان کی اولاد بھی ہوتی ہے۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم:

عقیدہ: ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو جن جن مسلمانوں نے دیکھا اور ان کا خاتمہ ایمان کی حالت میں ہوا ان کو ''صحابی'' کہتے ہیں اور جس نے مسلمان ہونے کی حالت میں صحابی کو دیکھا اور مسلمان ہونے کی حالت میں ہی اس کا انتقال ہوا اس کو ''تابعی'' کہتے ہیں اور جس نے تابعی کو اسی طور دیکھا وہ تبع تابعی کہلاتا ہے۔

عقیدہ: صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنھم اجمعین کے بہت زیادہ فضائل اور تعریفیں قرآن و حدیث میں آئی ہیں۔ان سب سے اچھا گمان اور عقیدت رکھنی چاہیے۔اگر ان کے بارے

Marfat.com

میں کسی واقعہ یا کسی موقع پر کسی اختلاف یا لڑائی کے بارے میں سنے تو اسے ان کی بھول چوک سمجھنا چاہیے۔ان کی برائی ہرگز نہ کرنا چاہیے ورنہ ایمان سے ہاتھ دھونے کا خطرہ ہے۔

تمام صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنھم اجمعین میں چار صحابہ بڑے ہیں: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دنیا سے تشریف لے جانے کے بعد ان کے نائب ہوئے اور دین کا انتظام سنبھالا۔اس لئے یہ ''خلیفۂ اول'' کہلاتے ہیں۔تمام امت میں آپ سب سے بہتر ہیں۔آپ کے بعد حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔یہ دوسرے خلیفہ ہیں ان کے بعد حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔یہ تیسرے خلیفہ ہیں اور پھر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں، یہ چوتھے خلیفہ ہیں۔

عقیدہ: صحابی کا اتنا بڑا رتبہ ہے کہ بڑے سے بڑا ولی ادنیٰ درجہ کے صحابی کے مرتبہ کو نہیں پہنچ سکتا۔

تابعی اور تبع تابعی کی خصوصیات بھی احادیث مبارکہ میں وارد ہوئی ہیں۔''تابعی'' اسے کہتے ہیں جس نے کسی صحابی کو دیکھا ہو اور ''تبع تابعی'' انہیں کہتے ہیں جنہوں نے تابعین میں سے کسی کو دیکھا ہو۔

اولیائے کرام:

عقیدہ: مسلمان جب خوب عبادت کرتا ہے اور گناہوں سے بچتا ہے اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر طرح سے خوب فرمانبرداری و تابعداری کرتا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کا دوست اور پیارا بن جاتا ہے۔ایسے شخص کو ولی کہتے ہیں۔اس شخص سے کبھی ایسی باتیں ہونے لگتی ہیں، جو اور لوگوں سے نہیں ہوسکتیں، ان باتوں کو ''کرامت'' کہتے ہیں۔

عقیدہ: ولی کتنے ہی بڑے درجہ کو پہنچ جائے مگر نبی کے برابر نہیں ہوسکتا۔

عقیدہ: کوئی بھی شخص خدا کا کیسا ہی پیارا ہوجائے، مگر جب تک ہوش وحواس باقی ہوں، شریعت کا پابند رہنا فرض ہے۔نماز، روزہ اور کوئی عبادت معاف نہیں ہوتی۔جو گناہ

کی باتیں ہیں وہ اس کے لئے درست نہیں ہو جاتیں۔

عقیدہ: جو شخص شریعت کے خلاف کام کرتا ہو، وہ کبھی بھی خدا کا دوست نہیں ہوسکتا۔ اگر اس کے ہاتھ سے کوئی حیران کن بات دکھائی دے یا تو وہ جادو ہے یا نفسانی اور شیطانی دھندا اور شعبدہ ہے۔ اس سے عقیدت ہرگز نہ رکھنی چاہیے۔

عقیدہ: ولی لوگوں کو بعض راز کی باتیں سوتے یا جاگتے میں معلوم ہو جاتی ہیں۔ ان باتوں کو ''کشف'' اور ''الہام'' کہتے ہیں۔ وہ باتیں شریعت کے موافق ہیں تب تو قبول ہیں لیکن اگر شریعت کے خلاف ہوں تو ہرگز قبول نہیں بلکہ مردود ہیں۔

چند کفریہ باتیں:

عقیدہ: ایمان اس وقت درست ہوتا ہے جبکہ اللہ تبارک وتعالیٰ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی سب باتوں کو سچا سمجھے اور ان سب کو مان لے۔ اللہ و رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی بات میں شک کرنا یا اس کو جھٹلانا یا اس میں عیب نکالنا یا اس کا مذاق اڑانا ان سب باتوں سے ایمان ختم ہو جاتا ہے۔

عقیدہ: قرآن وحدیث کے کھلے واضح مطلب کو نہ ماننا اور اس میں اپنے مطلب کے معانی گھڑنا بددینی کی علامت ہے۔

عقیدہ: گناہ کو حلال سمجھنے سے ایمان جاتا رہتا ہے۔ اول تو گناہ کے قریب بھی نہ جانا چاہیے، لیکن اگر بدبختی سے اس میں مبتلا ہیں تو اس گناہ کو گناہ ضرور سمجھیں اور اس کی برائی اور اس کا حرام ہونا دل سے نہ نکالیں ورنہ ایمان سے ہاتھ دھو بیٹھو گے۔

عقیدہ: گناہ چاہے جتنا بڑا ہی کیوں نہ ہو جب تک اس کو برا سمجھتا رہے ایمان نہیں جاتا، البتہ کمزور ہو جاتا ہے۔

عقیدہ: اللہ تعالیٰ سے بےخوف ونڈر ہو جانا یا ناامید ہو جانا کفر ہے۔ مطلب یہ ہے کہ یہ سمجھ لینا کہ آخرت میں ہر حال میں مجھے بڑے درجات ملیں گے۔ کوئی پکڑ نہ ہوگی یا یہ سمجھنا کہ

میری ہرگز کسی طرح بخشش نہ ہوگی، کفر یہ غلطی ہے بلکہ خیال خوف اور اُمید درمیان میں رہے۔

عقیدہ: کسی سے غیب کی باتیں پوچھنا اور ان کا یقین کر لینا کفر ہے۔

عقیدہ: یہ عقیدہ رکھیں کہ غیب کا حال سوائے اللہ تعالیٰ کے کوئی نہیں جانتا البتہ انبیائے کرام علیہم السلام کو وحی سے اور اولیاء اللہ کو ''کشف'' اور ''الہام'' سے اور عام لوگوں کو نشانیوں سے بعض باتیں معلوم ہو جاتی ہیں لیکن یہ باتیں ''علم الغیب'' کی نہیں بلکہ ''انباء الغیب'' غیب کی خبریں کہلاتی ہیں۔(۱)

عقیدہ: کسی کا نام لے کر کافر کہنا یا لعنت کرنا بڑا گناہ ہے، ہاں یوں کہہ سکتے ہیں کہ ظالموں پر لعنت، جھوٹوں پر لعنت۔ ہاں جن لوگوں کا نام لے کر اللہ و رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی ہے یا ان کے کافر ہونے کی اطلاع دی ہے ان کو کافر یا ملعون کہنا گناہ نہیں ہے۔

سنت و بدعت:

عقیدہ: حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قول و فعل سے جو چیزیں ثابت ہیں ان کو ''سنت'' کہتے ہیں۔ اسی طرح جو کام حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علم میں آیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع نہیں فرمایا، اس کو بھی ''سنت'' کہتے ہیں۔

عقیدہ: اللہ تبارک و تعالیٰ نے اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے دین کی سب باتیں قرآن پاک اور احادیث مبارکہ میں بندوں کو بتادی ہیں، اب ان باتوں کے علاوہ کوئی نئی بات دین میں نکالنا درست نہیں۔ ایسی نئی بات کو ''بدعت'' کہتے ہیں۔ بدعت بہت بڑا گناہ ہے۔

مرنے کے بعد کیا ہوگا؟

عقیدہ: جب آدمی مر جاتا ہے اگر قبر میں دفن کیا جائے تو دفن کے بعد اور اگر دفن نہ کیا جائے تو جس حال میں بھی ہو اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں۔ ان میں سے ایک فرشتہ کا

۱- یعنی انباء الغیب کا معنی ہے غیب کی کچھ خبریں۔ ان چند باتوں کے جان لینے سے کوئی عالم الغیب نہیں ہو جاتا۔ عالم الغیب غیب کی اول و آخر تمام باتیں جاننے والے کو کہتے ہیں۔ یہ صفت صرف اللہ تعالیٰ کی وحدہٗ لاشریک ذات میں ہے۔

Marfat.com

نام منکر اور دوسرے کا نکیر ہوتا ہے۔ یہ آ کر مردہ سے پوچھتے ہیں: تیرا رب کون ہے؟ تیرا دین کیا ہے؟ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات بتا کر یا صورت دکھا کر پوچھتے ہیں کہ یہ کون ہیں؟ اگر مردہ ایماندار ہو تو ٹھیک ٹھیک جواب دیتا ہے، پھر اس کے لئے ہر طرح کا سکون مہیا کر دیا جاتا ہے، جنت کی طرف کھڑکی کھول دی جاتی ہے، جس سے ٹھنڈی ٹھنڈی ہوائیں اور خوشبوئیں آتی رہتی ہیں اور وہ مزے سے سوتا رہتا ہے۔ اور اگر مردہ ایماندار نہ ہو تو سب سوالوں کے جواب میں کہتا ہے کہ مجھے نہیں معلوم، پھر اس پر بڑی سختی اور عذاب قیامت تک ہوتا رہتا ہے۔ کچھ لوگوں کو اللہ تبارک وتعالیٰ اس امتحان سے معاف بھی فرما دیتا ہے۔ یہ سب باتیں مردہ کو معلوم ہوتی ہیں، ہم لوگ نہیں دیکھ سکتے جیسے سوتا آدمی خواب میں بہت کچھ دیکھتا ہے اور جاگتا آدمی اس کے سرہانے بے خبر بیٹھا رہتا ہے۔

عقیدہ: مرنے کے بعد جو مردہ کا ٹھکانا ہوتا ہے وہ ہر دن صبح وشام مردہ کو دکھلایا جاتا ہے۔ جنتی کو جنت دکھا کر خوشخبری دی جاتی ہے اور دوزخی کو دوزخ دکھا کر اس کا غم اور حسرت بڑھایا جاتا ہے۔

ایصالِ ثواب:

عقیدہ: مردہ کے لئے دعا واستغفار کرنے اور شریعت کے مطابق ایصال ثواب اور خیر خیرات کرنے سے اس کو فائدہ پہنچتا ہے اور سنت کے مطابق کیے گئے اعمال کا ثواب پہنچ جاتا ہے۔

قیامت:

عقیدہ: اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے جتنی علامتیں قیامت کی بتائی ہیں وہ سب ضرور ہونے والی ہیں۔ حضرت مہدی ظاہر ہوں گے اور خوب انصاف سے شرعی حکومت جسے ''خلافت'' کہتے ہیں، قائم کریں گے۔ کانا دجال جو کہ یہود کی قوم کا ایک شخص ہے، نکلے گا اور دنیا میں فساد مچا دیگا۔ اس کے مارنے اور قتل کرنے کے لئے حضرت عیسیٰ علیہ الصلوۃ و السلام آسمان پر سے اتریں گے اور اس مردود کو قتل کر ڈالیں گے۔ یاجوج ماجوج بڑی فسادی

قوم ہے، وہ تمام زمین پر پھیل پڑیں گے اور بڑا ہی اودھم مچا دیں گے۔ پھر خدا تعالیٰ کے قہر سے ہلاک ہونگے۔ ایک عجیب قسم کا جانور زمین سے نکلے گا اور آدمیوں سے باتیں کرے گا۔ مغرب کی جانب سے سورج طلوع ہوگا، اس وقت توبہ کے دروازے بند ہو جائیں گے۔ قرآن مجید اوراق سے اٹھ جائے گا اور تھوڑے ہی دنوں میں سارے مسلمان مرجائیں گے اور تمام دنیا کافروں سے بھر جائے گی۔ ان کے علاوہ اور بھی بہت سے باتیں ہوں گی۔

عقیدہ: جب تمام نشانیاں پوری ہو جائیں گی تو قیامت شروع ہوگی۔ حضرت اسرافیل علیہ الصلاۃ والسلام خدا تعالیٰ کے حکم سے صور پھونکیں گے۔ صور ایک بہت بڑی چیز ہے، جو کہ سینگ کی طرح ہے۔ اس صور کے پھونکنے سے تمام زمین و آسمان پھٹ کر ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں گے۔ تمام مخلوقات مر جائے گی اور جو مر چکے ہیں۔ ان کی روحیں بے ہوش ہو جائیں گی، مگر اللہ تبارک وتعالیٰ جن کو بچانا چاہیں گے، وہ اپنے حال پر رہیں گے۔ ایک مدت اسی کیفیت وحالت پر گزر جائے گی۔

عقیدہ: پھر جب اللہ تعالیٰ کو منظور ہوگا کہ سب کو دوبارہ پیدا کرے تو دوسری بار صور پھونکا جائے گا، اس سے پھر سارا عالم پیدا ہو جائے گا، مردے زندہ ہو جائیں گے اور سب قیامت کے میدان میں اکٹھے ہو جائیں گے اور وہاں کی تکالیف سے گھبرا کر سب پیغمبروں کے پاس سفارش کرانے جائیں گے کہ ہمارا حساب شروع کیا جائے۔ کوئی اس کی ہمت نہ کرے گا۔ آخر ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سفارش کریں گے۔ ترازو لا کر رکھی جائے گی۔ اچھے برے اعمال تولے جائیں گے۔ ان کا حساب ہوگا۔ بعض لوگ بغیر حساب کے جنت میں جائیں گے۔ نیکوکاروں کا نامۂ اعمال داہنے ہاتھ میں اور بروں کا بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا۔ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت کو حوض کوثر کا پانی پلائیں گے، جو دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہوگا۔ پل صراط پر چلنا ہوگا، جو لوگ نیک ہوں گے وہ اس سے پار ہو کر جنت میں پہنچ جائیں گے، جو برے ہوں گے وہ اس پر سے دوزخ میں گر پڑیں گے۔

جنت اور جہنم:

عقیدہ: جنت بھی پیدا ہو چکی ہے اور اس میں چین، سکون اور راحت طرح طرح کی نعمتیں ہوں گی، جنتیوں کو کسی طرح کا ڈر اور غم نہ ہوگا اور وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ نہ اس سے نکلیں گے اور نہ وہاں مریں گے۔

عقیدہ: دوزخ پیدا ہو چکی ہے۔ اس میں سانپ بچھو اور طرح طرح کا عذاب ہے۔ دوزخیوں میں سے جن میں ذرا بھی ایمان ہوگا، وہ اپنے اعمال کی سزا بھگت کر پیغمبروں اور رسولوں کی سفارش سے نکل کر جنت میں داخل ہوں گے خواہ کتنے ہی بڑے گناہ گار ہوں اور جو کافر اور مشرک ہیں، وہ ہمیشہ اس میں رہیں گے اور ان کو موت بھی نہ آئے گی۔

عقیدہ: اللہ کو اختیار ہے کہ چھوٹے گناہ پر سزا دیدے یا بڑے گناہ کو اپنی مہربانی سے معاف فرمادے اور اس پر بالکل سزا نہ دے۔

عقیدہ: جنت میں سب سے بڑی نعمت اللہ جل شانہ کا دیدار ہے جو جنتیوں کو نصیب ہو گا۔ اس کی لذت کے مقابلے میں تمام نعمتیں بے حیثیت معلوم ہوں گی۔

اعتبار خاتمے کا ہے:

عقیدہ: عمر بھر کوئی کیسا ہی بھلا ہو، مگر جس حالت پر اس کا خاتمہ ہوتا ہے، اسی کے موافق اس کو اچھا برا بدلہ ملتا ہے۔

عقیدہ: آدمی عمر بھر میں جب کبھی توبہ کرے یا مسلمان ہو اللہ تعالیٰ کے یہاں مقبول ہے البتہ مرتے دم جب سانس ٹوٹنے لگے اور عذاب کے فرشتے دکھائی دینے لگیں اس وقت نہ توبہ قبول ہوتی ہے اور نہ ایمان۔

Marfat.com

تیسرا باب

مسنون اعمال

Marfat.com

تیسرا باب: چوبیس گھنٹے کے مسنون اعمال

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
۱	صبح اُٹھتے وقت	٤١
۲	نماز سے فارغ ہونے کے بعد	٤٤
۳	اشراق کی نماز	٤٥
٤	صبح کا ناشتہ	٤٥
٥	چاشت کی نماز	٤٥
٦	مسنون کھانے	٤٦
۷	کھانے کی سنتیں اور آداب	٤٦
۸	پینے کی سنتیں	٤٧
۹	گھر میں داخل ہوتے وقت کی سنتیں	٥٠
۱۰	رات کی سنتیں	٥١
۱۱	مختلف سنتیں	٥٤
۱۲	مسنون دعائیں	٦٠

Marfat.com

رسول اللہ ﷺ کی مبارک سنتیں

چوبیس گھنٹے کے مسنون اعمال

صبح اُٹھتے وقت:

☆......نیند سے اُٹھتے ہی دونوں ہاتھوں سے چہرے اور آنکھوں کو مَلنا تا کہ نیند کا خمار دور ہو جائے۔

☆......جاگنے کے بعد یہ دُعا پڑھنا: اَلْحَمْدُلِلّٰہِ الَّذِیْ أَحْیَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَاِلَیْہِ النُّشُوْرُ.

☆......سوکر اُٹھنے کے بعد مسواک کرنا۔

فائدہ:

وضو میں دوبارہ مسواک کی جائے گی وہ علیحدہ مسنون ہے، سوکر اُٹھتے ہی مسواک کر لینا علیحدہ سنت ہے۔ نیند سے بیدار ہونے کے بعد کپڑے پہننے ہوتے ہیں۔ کپڑے پہنتے وقت ان سنتوں کا خیال رکھیں:

☆......کرتا یا قمیص پہنیں تو پہلے داہنی آستین دائیں ہاتھ میں پہنیے۔ پھر بائیں ہاتھ میں بائیں آستین پہنیے۔ پاجامہ یا شلوار پہنیں تو اوّل دائیں پاؤں میں پھر بائیں پاؤں میں پہنیے۔ ایسے ہی جوتا پہلے دائیں پاؤں میں پھر بائیں پاؤں میں پہنیے۔ اور جب اُتاریں تو پہلے بائیں طرف کا اُتاریے۔ پھر دائیں طرف کا اُتاریے۔ پہنی ہوئی ہر چیز کے لیے یہی طریقہ مسنون ہے۔

Marfat.com

☆...... پانی لینے کے لیے پانی کے برتن میں ہاتھ نہ ڈبوئیں بلکہ پہلے دونوں ہاتھوں کو گٹّوں تک تین مرتبہ دھولیں، تب پانی کے اندر ہاتھ ڈالیں۔

☆...... جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بیت الخلا میں تشریف لے جاتے تو جوتا پہن کر اور سر ڈھک کر جاتے تھے۔

☆...... بیت الخلا میں داخل ہونے سے پہلے یہ دُعا پڑھیں:

بِسْمِ اللّٰہِ، اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ.

☆...... بیت الخلا میں داخل ہوتے وقت پہلے بایاں قدم اندر رکھیں۔

☆...... جب بدن ننگا کریں تو آسانی کے ساتھ جتنا نیچا ہو کر بدن کھول سکیں، اتنا ہی بہتر ہے۔

☆...... انگوٹھی یا کسی چیز پر قرآن پاک کی آیت، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم مبارک لکھا ہوا ہو اور وہ دکھائی دیتا ہو تو اس کو اُتار کر باہر ہی چھوڑ جانا چاہیے۔

☆...... وہ تعویذ جس کو موم جامہ کرلیا گیا ہو یا کپڑے میں سی لیا گیا ہو، اس کو پہن کر جانا جائز ہے۔

☆...... رفع حاجت کے وقت قبلہ کی طرف نہ چہرہ کریں نہ پیٹھ۔ جنوباً شمالاً یا ٹیڑھا ہو کر قبلہ سے پھر کر بیٹھیں۔

☆...... رفع حاجت کرتے ہوئے (بغیر شدید ضرورت کے) بات نہ کریں، اسی طرح زبان سے اللہ کا ذکر بھی نہ کریں۔

☆...... پیشاب کرتے وقت یا استنجا کرتے وقت عضو خاص کو دایاں ہاتھ نہ لگائیں بلکہ بایاں ہاتھ لگائیں۔

☆...... پیشاب یا پاخانے کی چھینٹوں سے بہت بچیں کیونکہ اکثر عذابِ قبر پیشاب کی چھینٹوں سے پرہیز نہ کرنے سے ہوتا ہے۔

☆...... غسل کر لینے کے بعد تولیہ سے بدن پونچھنا اور نہ پونچھنا دونوں حضور اکرم صلی

اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہیں، لہٰذا دونوں طریقے ہی مسنون ہوئے۔

☆......بیت الخلا سے نکلتے وقت پہلے دایاں پاؤں باہر نکالیں۔

☆......بیت الخلا سے باہر آنے کے بعد یہ دُعا پڑھیں:

غُفْرَانَکَ، اَلْحَمْدُلِلّٰهِ الَّذِیْ اَذْهَبَ عَنِّی الْاَذٰی وَعَافَانِیْ.

☆......سنت کے مطابق اچھی طرح وضو کیجیے۔

مسواک کے متعلق سنتیں:

☆...... ہر وضو کے وقت مسواک کرنا سنت ہے۔(١)

☆......مسواک ایک بالشت سے زیادہ لمبی نہ ہو اور اُنگلی سے زیادہ موٹی نہ ہو۔

وضو کے علاوہ دیگر اوقات جن میں مسواک کرنا سنت یا مستحب یہ ہیں:

(١) قرآن مجید کی تلاوت کرنے کے لیے۔

(٢) حدیث شریف پڑھنے یا پڑھانے کے لیے۔

(٣) منہ میں بدبو ہو جانے کے وقت۔

(٤) علم دین پڑھنے یا پڑھانے کے وقت۔

(٥) ذکرِ الٰہی سے پہلے۔

(٦) اپنے گھر میں داخل ہونے کے بعد۔

(٧) کسی بھی اچھی محفل میں جانے سے پہلے۔

(٨) بھوک پیاس لگنے کے وقت۔

☆......اذان کا جواب دینا۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ جو کلمات موذن کہتا جائے، وہی کلمات سننے والا دُہراتا جائے مگر جب موذن حی علی الصلوٰۃ اور حی علی الفلاح کہے، تو سننے والا لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ کہے اور فجر کی اذان میں "اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ

١- واضح رہے کہ مسواک مردوں کی طرح خواتین کے لیے بھی سنت ہے۔ دیکھیے: امداد الفتاویٰ: ١/٥

Marfat.com

النَّوْمِ" کے جواب میں "صَدَقْتَ وَبَرَرْتَ" کہے۔

☆......اذان ختم ہوجانے کے بعد درود شریف اور دُعائے وسیلہ پڑھیں۔ اس کا پڑھنے والا شفاعت کا مستحق ہوجاتا ہے۔ دُعائے وسیلہ یہ ہے:

"اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّامَّۃِ وَالصَّلٰوۃِ الْقَائِمَۃِ اٰتِ مُحَمَّدَا نِ الْوَسِیْلَۃَ وَالْفَضِیْلَۃَ وَابْعَثْہُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَا نِ الَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ. اِنَّکَ لَاتُخْلِفُ الْمِیْعَادَ."

☆......فجر کے وقت دو رکعت سنتیں ہیں۔ ان کا ثواب دنیا و مافیہا سے بھی زیادہ ہے۔

مسئلہ: طلوع آفتاب، زوال و غروب کے وقت ہر طرح کی نماز ممنوع ہے۔ ان تین وقتوں میں سجدہ بھی نہ کریں۔

مسئلہ: صبح صادق سے لے کر طلوعِ آفتاب کے پندرہ بیس منٹ بعد تک نفل نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے اس لیے اس وقت تحیۃ الوضوء بھی نہ پڑھیں، البتہ قضا نماز اور سجدۂ تلاوت پڑھنا جائز ہے۔

☆......ہر نماز کو اس طرح خشوع و خضوع سے ادا کریں گویا کہ وہ زندگی کی آخری نماز ہے۔

☆......نماز میں دل کو اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ رکھنا۔ تمام اعضا بھی پُرسکون ہونے چاہییں۔

☆......نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے فرش پر، چٹائی پر اور زمین پر نماز پڑھنا ثابت ہے۔

نماز سے فارغ ہونے کے بعد:

☆......فرض نماز کا سلام پھیرنے کے بعد اَللّٰہُ اَکْبَرُ ایک مرتبہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ تین مرتبہ پڑھنا۔

☆......فجر و عصر کے فرضوں کے بعد تھوڑی دیر ذکرِ الٰہی میں مشغول رہنا۔

☆......پانچوں وقتوں میں نماز سے فارغ ہوکر کچھ دیر اپنی جگہ بیٹھے رہنا جب تک نمازی اپنی جگہ پر بیٹھا رہتا ہے اس کے لیے فرشتے برابر دُعائے مغفرت و دُعائے رحمت

Marfat.com

کرتے رہتے ہیں۔

☆......نمازِ فجر سے فارغ ہوکر اشراق کے وقت تک ذکرِ الٰہی میں مشغول رہنا۔

اشراق کی نماز:

☆......فجر کی نماز سے فارغ ہوکر اشراق تک ذکرِ الٰہی میں مشغول رہنا سنت ہے۔

اس میں اعلیٰ درجہ تو یہ ہے کہ جس جگہ فرض پڑھے ہیں وہیں بیٹھے رہیں۔ اوسط درجہ یہ ہے کہ کسی بھی جگہ بیٹھ جائے۔ ادنیٰ درجہ یہ ہے کہ کوئی کام کرنا شروع کردے لیکن ذکرِ الٰہی برابر زبان سے کرتی رہے۔ جب آفتاب نکلنے کے بعد اس میں چمک آجائے۔ آفتاب نکلنے کے تقریباً پندرہ بیس منٹ بعد تو دو رکعت نفل پڑھیں۔ اس عمل پر پورے ایک حج اور ایک عمرے کا ثواب ملتا ہے اس کو نمازِ اشراق کہتے ہیں۔

اشراق کے وقت چار رکعت نفل پڑھے تو اس کی کھال کو دوزخ کی آگ نہ چھوئے گی۔

صبح کا ناشتہ:

☆......نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم صبح شہد میں پانی ملا کر پیا کرتے تھے۔ نبیذِ تمر یعنی چھوہاروں کا پانی پینا بھی روایات میں آیا ہے۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ رات کو چھوہارے بھگوئے ہوں تو صبح پی لینا چاہیے اور صبح بھگوئے ہوں تو شام کو پی لینا چاہیے۔

چاشت کی نماز:

اشراق کے بعد گھریلو مشاغل میں لگ جائیں پھر چاشت کے وقت چاشت کی نماز پڑھیں۔

☆......جب آفتاب میں اور دھوپ میں تیزی آجائے، اندازاً آٹھ بجے کے بعد سے زوال سے ایک گھنٹہ قبل تک کے درمیان دو رکعت یا چار رکعت یا چھ رکعت یا آٹھ رکعت پڑھنا مسنون ہیں۔ اس کو چاشت کی نماز کہتے ہیں۔

روایات میں آتا ہے کہ چاشت کی صرف دو رکعت پڑھنے سے آدمی کے بدن میں موجود تین سو ساٹھ جوڑوں کا صدقہ ادا ہو جاتا ہے اور تمام گناہ صغیرہ کی مغفرت ہو جاتی ہے،

Marfat.com

اگر چہ وہ سمندر کے جھاگ کے برابر ہوں۔

چاشت کی چار رکعت پڑھنے سے اللہ تعالیٰ دن بھر کے بڑے بڑے کام بآسانی پورے کرادیتے ہیں۔اس کے کاموں کی کفالت فرمالیتے ہیں۔

چاشت سے فارغ ہوکر پھر گھر کے کام کاج میں لگ جایئے۔

کھانا کھانے کی سنتیں:

زوال کے قریب اکثر کھانا کھانے کی عادت ہوتی ہے لہٰذا اب کھانا کھانے کی سنتیں لکھی جاتی ہیں۔اللہ تعالیٰ سب مسلمانوں کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتوں پر چلنے کی توفیق بخشے۔

مسنون کھانے:

کھانا کھانے کی بہت سی صورتیں اور قسمیں ایجاد ہوتی جارہی ہیں اور ہم ان کو اپناتے جارہے ہیں۔ضرورت ہے کہ اس موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتوں کو حرز جان بنالیا جائے۔اگر محبت سچی ہے تو ایسا کرنا کچھ مشکل نہیں۔ہمیشہ کے تو کیا کہنے! کم از کم ایک دفعہ محض سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نیت سے وہ چیزیں کھالیجیے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تناول فرمائی ہیں۔کھاتے وقت اگر یہ سوچ لیا جائے کہ اب تک تو ہم اپنی مرضی وخواہش سے کھاتے رہے ہیں مگر اب ہم حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی نیت سے کھائیں گے تو اس میں برکت بھی ہوگی،نور بھی ہوگا اور راحت بھی ہوگی۔ان شاءاللہ

اونٹ،گائے،بھیڑ،بکری،دنبہ،مرغ،خرگوش،نیل گائے اور پرندوں کا گوشت،مچھلی۔ کھجوریں کچی،نیم پختہ،تر وخشک ہر قسم کی کھجوریں،خشک چھوارے۔جو کی روٹی،گندم کی روٹی، روٹی پر کھجوریں رکھ کر دونوں کو ملا کر کھانا۔سرکہ اور روٹی۔شوربے میں روٹی بھگو کر کھانا جس کو ثرید کہتے ہیں۔گوشت سکھایا ہوا،بھنا ہوا،سالن کے ساتھ پکا ہوا،دستی اور ران کا گوشت،پٹھ کا گوشت،دل،کلیجی۔گیہوں کا حریرہ،جو کے آٹے میں زیتون کا تیل ڈال کر ایک حریرہ سا بنتا تھا جس میں کالی مرچیں اور دیگر مصالحہ ڈالا جاتا تھا۔جو کا آٹا اور چقندر ملا کر پکایا گیا۔دلیہ،

زیتون کا تیل، کلونجی، لوکی، کدو۔ پنیر اور مکھن کے ساتھ چھوہارے، اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خربوزہ، تربوز، کھیرا اور ککڑی کھجوروں کے ساتھ ملا کر کھایا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو میٹھی چیزیں اور شہد مرغوب تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کھرچن اچھی لگی تھی۔

کھانے کی سنتیں اور آداب:

☆......کھانا کھانے سے پہلے ہاتھ دھونا، کلی کرنا۔

☆......یہ نیت کہ کھانا اللہ تعالیٰ کے حکم کے تحت اس کی عبادت کے لیے درکار قوت حاصل کرنے کے لیے کھاتا ہوں۔

☆......دائیں ہاتھ سے کھانا کھانا اسی طرح کسی دوسرے کو کھانا دینا، یا کسی سے کھانا لینا ہو تب بھی دایاں ہاتھ استعمال کرنا۔

☆......اکٹھے بیٹھ کر کھانا کھانا۔ کھانے میں جتنے ہاتھ جمع ہوں گے اتنی ہی برکت زیادہ ہوگی۔

مزید چند سنتیں یہ ہیں:

☆......کھانے پر قناعت کر لینا یعنی جتنا اور جیسا کھانا مل جائے اس پر راضی رہنا اور اللہ تعالیٰ کا فضل سمجھ کر کھانا۔

☆......جوتے اُتار کر کھانا کھانا۔

☆......کھانے کی مجلس میں جو شخص بزرگ ہو اور بڑا ہو پہلے اس سے شروع کرانا۔

☆......کھانا تین اُنگلیوں سے آرام سے کھایا جا سکتا ہو تو چوتھی اُنگلی کو شامل نہ کرنا۔ غرضیکہ بقدر ضرورت ہاتھ کی اُنگلیاں استعمال کرنا۔

☆......بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ کر کھانا شروع کرنا۔

☆......کھانے کے شروع میں بسم اللہ پڑھنا بھول جائے اور درمیان میں یاد آ جائے تو اس طرح پڑھیں: "بِسْمِ اللّٰهِ اَوَّلَهٗ وَآخِرَهٗ."

☆......کھانا اپنی جانب والے کنارے سے شروع کرنا، برتن کے بیچ میں یا دوسرے

Marfat.com

آدمی کے آگے ہاتھ نہ ڈالنا۔

☆......کھانے میں پھونک نہ ماریں۔

☆......دستر خوان پر مختلف کھانے ہوں، تو مختلف جگہوں سے مختلف چیزیں اُٹھا کر لینا جائز ہے۔ جو کھانا پسند ہو، لے کر کھائیں۔

☆......گھر میں سرکہ اور شہد رکھنا سنت ہے۔

☆......گوشت کا بڑا ٹکڑا بھنا ہوا ہو تو اس کو چھری سے کاٹ کر چھوٹا کر کے کھانا درست ہے۔

☆......گوشت کی بوٹی کو چھری سے کاٹ کر کھانے کی بجائے دانتوں سے نوچ کر کھائیں، زود ہضم اور مزیدار معلوم ہوتا ہے۔

☆......تیز گرم کھانا نہ کھائیں۔ ذرا دم لیں۔ گرمائش کم ہونے دیں۔ سہار ہو جائے تب کھائیں۔

☆......کھانا کھاتے ہوئے کھانے کی کوئی چیز یا لقمہ نیچے گر جائے تو اس کو اُٹھا کر صاف کر کے کھا لینا چاہیے، شیطان کے لیے نہ چھوڑیں۔

☆......آپ کا ساتھی کھانا کھا رہا ہے تو حتی الوسع اس کا ساتھ دیں تا کہ وہ پیٹ بھر کر کھا لے۔ اس سے پہلے بس نہ کریں۔ البتہ مجبوری ہو تو عذر کر دیں۔

☆......جس خادمہ نے کھانا پکایا ہے، اس کو کھانے میں شریک کرنا یا دو چار لقمہ اس کو علیحدہ دے دینا۔

☆......اس گھر میں بہت خیر ہوگی جہاں کھانا کھانے کے بعد ہاتھ دھو کر کلی کرنے کی عادت ہو۔

☆......کھانا کھانے کے بعد اُنگلیوں اور برتن کو چاٹ لینا، کیا معلوم کہ شاید اسی حصہ میں حق تعالیٰ شانہ نے برکت رکھی ہو جو برتن میں رہ گیا ہے۔

☆......جب اُنگلیاں چاٹیں تو پہلے درمیانی بڑی اُنگلی، اس کے بعد کلمہ والی اور پھر

Marfat.com

انگوٹھا چاٹیں۔

☆......دسترخوان کو زمین پر بچھا کر کھانا کھانا۔

☆......کھانے سے فارغ ہو کر کوئی مسنون دُعا پڑھنا۔ درج ذیل دُعا کے پڑھنے سے گناہ (صغیرہ) معاف ہو جاتے ہیں:

"اَلْحَمْدُلِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنِیْ هٰذَا الطَّعَامَ، وَرَزَقَنِیْهِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِنِّیْ وَلَا قُوَّةَ۔"

☆......کسی دوسرے کے دسترخوان پر کھانا کھائے تو اس کے لیے یہ دُعا کرنا۔

"اَللّٰهُمَّ اَطْعِمْ مَنْ اَطْعَمَنَا، وَاسْقِ مَنْ سَقَانَا."

یا یہ دُعا پڑھے:

"اَللّٰهُمَّ بَارِکْ لَهُمْ فِیْمَا رَزَقْتَهُمْ، وَاغْفِرْلَهُمْ، وَارْحَمْهُمْ."

تنبیہ: اس وقت دُعا کے لیے ہاتھ اُٹھانا ثابت نہیں۔

پینے کی سنتیں:

☆......دائیں ہاتھ سے پانی پئیں، بائیں ہاتھ سے شیطان پانی پیتا ہے۔

☆......تین سانس میں پانی پینا چاہیے اور سانس برتن سے منہ الگ کر کے لینا چاہیے۔

☆......پانی پینے سے پہلے بسم اللہ اور آخر میں الحمدللہ کہنا۔

☆......پینے کی چیز میں پھونک نہ مارنا۔

☆......رات کو چھوارے یا انگور پانی میں بھگو کر رکھنا اور صبح کو ان کا پانی پینا، اگر گرمی کی وجہ سے یا دیر تک رکھا رہنے کی وجہ سے نشہ پیدا ہو جائے تو ہرگز نہ پئیں، نشہ آور چیز حرام ہے۔

☆......کوئی مشروب خود پی کر دوسرے کو بقیہ دینا ہو تو دائیں جانب والے کا حق ہوتا ہے۔

☆......جو شخص دوسروں کو پلائے وہ خود سب سے آخر میں پیے۔

☆......دودھ پینے کے بعد یہ دُعا پڑھنا: "اَللّٰهُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْهِ وَزِدْنَا مِنْهُ"

☆......دودھ کے علاوہ دوسری چیزیں پی کر یہ دُعا کرنا: "اَللّٰهُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْهِ،

Marfat.com

وَاَطْعِمْنَا خَیْرًا مِّنْہُ:“۔

☆......حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک لکڑی کا پیالہ تھا جس کے باہر لوہے کی پتی جڑی ہوئی تھی۔ ہر پینے کی چیز اس میں ڈال کر پی لیتے تھے۔ ایک روایت میں شیشے کا پیالہ بھی آیا ہے۔

☆......☆......☆

☆......عصر کی نماز کے بعد سے مغرب کی نماز تک جو شخص ذکرِ الٰہی کرتا ہے، اس کو حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے چار غلاموں کے آزاد کرنے کا سا ثواب ہوتا ہے۔

☆......گھر کے کام کاج میں بھی مشغول ہو جائیں تو وقت بوقت ذکر کرتی رہیں اور جھوٹ، جھوٹی قسم اور دیگر گناہوں سے پرہیز کریں۔ ویسے ان باتوں کا تمام عمر ہی خیال رکھنا اور گناہوں سے بچنا ضروری ہے۔ گناہ ہو جائے تو فوراً توبہ کر لینا چاہیے۔

☆......جب سورج غروب ہونے لگے تو چھوٹے بچوں کو گھر سے باہر نہ جانے دیں۔ اگر باہر ہوں تو ان کو گھر بلا لیں، اس وقت شیطانی لشکر پھیلتا ہے۔

گھر میں داخل ہوتے وقت کی سنتیں:

☆......گھر میں داخل ہوتے وقت کوئی نہ کوئی ذکر کرتے رہیں۔

☆......گھر میں داخل ہوتے وقت کی دُعا پڑھیں۔

☆......گھر میں جو موجود ہو خواہ بڑے ہوں، بچے ہوں، ان کو سلام کرنا۔

☆......جب گھر والوں میں سے کسی کے بے پردہ ہونے کا وقت یا اندیشہ ہو تو اطلاع دے کر (کھنکار کر یا کواڑ بجا کر) اندر داخل ہونا۔

☆......گھر والوں کو کنڈی سے یا پیروں کی آہٹ سے یا کھنکھارنے سے خبردار کر دینا۔

فائدہ:

بعض مرتبہ والدہ، بیٹی، بہن بھی ایسی حالت میں بیٹھی ہوتی ہیں کہ اچانک پہنچ جانے

Marfat.com

سے ان کو حیا و شرم آئے گی اس لیے گھر میں داخل ہوتے وقت اس کی عادت بنالیں۔

رات کی سنتیں:

☆......گھر کے دروازے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ کر بند کر دیں اور بسم اللہ پڑھ کر کنڈی لگائیں۔

☆......جن برتنوں میں کھانے پینے کی چیزیں ہوں ان سب کو بسم اللہ پڑھ کر ڈھانپ دیں۔ حتیٰ کہ اگر پانی کی بالٹی ہو تو اس پر بھی کوئی چیز چاہے لکڑی ہی سہی بسم اللہ پڑھ کر رکھ دیں۔

☆......آگ جلتی ہو یا سلگ رہی ہو تو اس کو بجھا دیں۔

☆......جس روشنی سے آگ لگنے کا خطرہ ہو اس کو بجھا دیں۔

☆......بیوی، بچوں کو نصیحت آمیز کہانیاں سنائیں اور خوش طبعی کی باتیں کریں۔

☆......جب بچے نو دس سال کی عمر کے ہو جائیں تو بہن بھائیوں کے بستر بھی الگ الگ کر دیں۔

☆......سرمہ دانی رکھیں اور سوتے وقت خود بھی اور بچوں کے بھی تین تین سلائیاں دونوں آنکھوں میں سرمہ ڈالیں۔ پہلے تین مرتبہ دائیں آنکھ میں پھر بائیں آنکھ میں ڈالیں۔

☆......بستر بچھا ہوا ہو یا لپٹا ہوا ہو تو لیٹنے سے پہلے اس کو جھاڑ لیں۔

☆......سونے سے پہلے مسواک کر لیں۔

☆......سونے سے قبل پھر ایک مرتبہ بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھ کر سورۃ اخلاص پڑھیں۔ پھر پوری بسم اللہ پڑھ کر قل اعوذ برب الفلق پھر پوری بسم اللہ پڑھ کر قل اعوذ برب الناس پڑھیں اور دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیاں ملا کر ان پر پھونک ماریں۔ دونوں ہاتھوں کو سر سے شروع کر کے پیروں تک اس کے بعد کمر کی طرف پھیر لیں۔ اس طرح سے تین بار کریں۔

☆......حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کپڑے کے بچھونے پر، چٹائی پر، چمڑے اور کھال پر

Marfat.com

سونا ثابت ہے۔

☆......حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے چارپائی پر اور زمین پر سونا ثابت ہے۔

☆......داہنی کروٹ پر قبلہ رو ہو کر سونا۔

☆......داہنے ہاتھ پر سر رکھ کر سونا۔

☆......لیٹ کر یہ دُعا پڑھنا: ”اَللّٰھُمَّ بِاسْمِکَ اَمُوْتُ وَاَحْیٰی“.

☆......تین بار یہ استغفار پڑھیں: ”اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ.“

☆......طہارت کے ساتھ سوئیں، پہلے سے وضو ہو تو کافی ہے ورنہ وضو کرلیں۔

☆......33 مرتبہ سبحان اللہ۔ 33 مرتبہ الحمدللہ اور 34 مرتبہ اللہ اکبر پڑھیں اور ایک مرتبہ کلمہ طیبہ پڑھ کر سو جائیں۔

☆......رات کو سورۂ واقعہ کا ورد کر لینے سے فقر و فاقہ کی نوبت نہیں آتی ہے۔

تہجد کی نماز:

☆......تہجد کی نماز کے لیے اُٹھنے کی نیت کر کے سونا۔

☆......تہجد کے لیے مصلّی سرہانے رکھ کر سونا۔

☆......وضو کا پانی اور مسواک پہلے سے تیار رکھنا۔

☆......عشا کی نماز کے بعد (بلا ضرورت) دنیوی باتیں کرنا منع (یعنی مکروہ تنزیہی) ہے۔ اس میں وقت لگانے سے تہجد کی نماز چھوٹ جاتی ہے اور کبھی تو فجر بھی قضا ہو جاتی ہے۔

☆......جس وقت رات کو آنکھ کھل جائے، صبح صادق ہونے سے پہلے تہجد کی نماز پڑھنا۔

فائدہ:

(۱) جس کی تہجد کے وقت آنکھ نہ کھلتی ہو تو عشا کے بعد چار رکعت تہجد کی نیت سے پڑھ لیا کرے، یہ رکعتیں تہجد میں شمار ہو جاتی ہیں۔ اگر پچھلی رات کو آنکھ کھل جائے تو اس وقت تہجد کی نماز پڑھ لیں ورنہ یہ چار رکعت بھی کافی ہو جائیں گی۔

(۲) تہجد کی کم از کم دو رکعت اور زیادہ سے زیادہ بارہ رکعت ہوتی ہیں۔ یہ تو سنت ہیں، باقی نوافل جس قدر چاہیں، پڑھیں۔ ذکر الٰہی کریں، تلاوت کریں۔ اگر چاہیں تو تہجد پڑھ کر پھر سو جائیں، درست ہے، مگر فجر کی نماز اپنے وقت پر ادا کریں۔

☆......رات کو اچھا خواب نظر آئے، طبیعت چاہے تو کسی سمجھ دار محبت والے آدمی سے ذکر کر دے تاکہ اچھی تعبیر دے اور اگر برا اور ڈراؤنا خواب دکھائی دے تو جس وقت آنکھ کھلے، اسی وقت اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ایک بار پڑھ کر بائیں ہاتھ کی طرف تین مرتبہ تھتکار دے اور کروٹ بدل کر سو جائے اور کسی سے ذکر نہ کرے۔ ان شاء اللہ کوئی نقصان نہ ہوگا۔

Marfat.com

مختلف سنتیں

☆...... جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مزاج کے مطابق کوئی چیز پیش آتی تھی تو اس طرح کہتے: "اَلْحَمْدُلِلّٰہِ الَّذِیْ بِنِعْمَتِہٖ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ."

اور جب ناگواری کی حالت پیش آتی تو فرماتے: "اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حالٍ."

☆...... جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی کے متعلق بری بات معلوم ہوتی تو یوں نہیں فرماتے کہ فلاں شخص کو کیا ہوا ایسا ایسا کرتا ہے بلکہ یوں فرماتے: "لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ وہ ایسا ایسا کرتے ہیں۔"

☆...... جب سردی کا موسم آتا تو جمعہ کی رات کو اندر سونا شروع فرماتے اور جب گرمی کا موسم آتا جمعہ کی رات کو باہر سونا شروع فرماتے۔ جب نیا کپڑا پہنتے تو اللہ تعالیٰ کی حمد کرتے یعنی الحمدللہ یا اور کوئی شکر کا لفظ کہتے اور شکرانے کے دو نفل پڑھتے اور پرانا کپڑا کسی ضرورت مند کو دے دیتے۔

☆...... جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو زیادہ ہنسی آتی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم منہ پر ہاتھ رکھ لیتے تھے۔

☆...... جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو چھینک آتی تو ہاتھ یا کپڑا منہ پر رکھ لیتے اور آواز کو پست فرماتے تھے۔

☆...... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت مبارکہ تھی کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین میں سے کوئی آپ سے ملتا اور وہ ٹھہر جاتا تو اس کے ساتھ آپ

بھی ٹھہر جاتے اور جب تک وہ نہ جاتا، آپ ٹھہرے ہی رہتے اور جب کوئی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں ہاتھ دینا چاہتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا ہاتھ دے دیتے اور جب تک وہ خود ہاتھ نہ چھوڑے آپ ہاتھ نہیں چھڑاتے تھے۔ایک روایت میں ہے آپ اپنا چہرہ کسی سے نہ پھیرتے جب تک وہ نہ پھیرتا اور کوئی چپکے سے بات کہنا چاہتا تو آپ کان اس کی طرف کر دیتے تھے اور جب تک وہ فارغ نہ ہوتا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کان نہیں ہٹاتے تھے۔

☆......آپ صلی اللہ علیہ وسلم تین دن سے قبل قرآن شریف ختم نہ کرتے تھے۔

☆......آپ صلی اللہ علیہ وسلم جائز کام کو منع نہیں فرماتے تھے۔کوئی آپ سے کچھ مانگتا تو اگر اس کی مانگ پورا کرنے کا ارادہ ہوتا تو ہاں کہہ دیتے، ورنہ خاموش ہو جاتے۔

☆......زیرِ ناف، بغل، ناک کے بال صاف کر لینا۔

☆......عورتوں کو ناخنوں پر مہندی لگانا۔

☆......بیمار کی دوا دارو کرنا۔

☆......عورتوں کے پردہ کی چادر اتنی لمبی ہوتی تھی کہ ایک بالشت بلکہ ایک ہاتھ زمین پر گھسٹتی چلتی تھی۔

☆......جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم لباس زیب تن فرماتے، حتیٰ کہ جوتیاں بھی تو پہلے داہنی طرف سے پہننا شروع فرماتے اور جب لباس یا جوتا اُتارتے تو پہلے بائیں طرف سے اُتارنا شروع فرماتے تھے۔

☆......کپڑا پرانا ہو جاتا تو اس کو فوراً ردّی نہ فرماتے تھے۔ پیوند لگا کر استعمال فرما لیتے تھے۔

☆......جو لوگ دنیا کے اعتبار سے اپنے سے کمزور ہیں، ان کی طرف دھیان رکھنے کی تلقین فرماتے تھے اور دین کے اعتبار سے جو لوگ اپنے سے زیادہ دین دار ہیں، ان کی طرف دھیان رکھنے کو فرماتے۔

Marfat.com

☆......مرد کو پاجامہ، شلوار، تہبند وغیرہ ٹخنوں سے اوپر رکھنا چاہیے اور خواتین کو نیچے۔

☆......بائیں جانب تکیہ لگانا۔

☆......جب بچہ پیدا ہو تو اس کے دائیں کان میں اذان اور بائیں کان میں تکبیر کہنا۔ یہ عمل بچہ اور بچی دونوں کے لیے مسنون ہے۔

☆......جب سات روز کا ہو جائے تو اس کا اچھا نام رکھنا۔

☆......ساتویں روز عقیقہ کرنا۔ ساتویں روز نہ ہو تو چودہویں ورنہ اکیسویں روز۔

☆......کسی بزرگ سے چھوارہ چبوا کر بچے کو چٹوانا اور بزرگ سے دُعا کرانا۔

☆......گھر پر مہمان آئے تو اس کی عزت واکرام کرنا۔

☆......کسی شخص نے آپ کی مہمان نوازی جان کر نہ کی ہو، لیکن وہ آپ کے گھر آئے تو اس کی مہمان داری کرنا۔

☆......مہمان جب رُخصت ہو تو گھر کے دروازے تک اس کو چھوڑنا۔

☆......پڑوسی کو اپنی جانب سے ہر تکلیف سے بچانا، اس کو اچھی بات کہنا، ورنہ خاموش رہنا، صلہ رحمی کرنا۔

☆......کوئی شخص ہدیہ یا تحفہ لائے اور آپ کا اس کی طرف خیال یا خواہش بھی نہ تھی تو اس کا قبول کر لینا۔

☆......جو مسلمان خاتون ملے، سلام کرنا۔ چھینک آئے تو الحمدللہ کہنا۔ سلام کے جواب میں وعلیکم السلام کہنا اور چھینک کا جواب یرحمک اللہ سے دینا واجب ہے۔

☆......بیمار ہو جائے تو اس کی عیادت کے لیے جانا، مر جائے تو رسموں سے بچتے ہوئے اور پردہ کی پابندی کرتے ہوئے اس کے گھر کی خواتین سے تعزیت کرنا۔

☆......جب کوئی دعوت دے تو بلا عذر شرعی دعوت رد نہ کرنا۔

☆......امانت کو بعینہٖ ادا کرنا۔

☆......وعدے کو پورا کرنا۔

☆......کوئی رشتہ دار بدسلوکی کرے اس کے ساتھ سلوک سے پیش آنا۔

☆......چھوٹوں پر شفقت۔ بڑوں کی عزت کرنا۔

☆......پڑوسی کے ساتھ اچھا سلوک کرنا۔

☆......غیر مسلم اقوام کی وضع قطع، ان کے رسم ورواج اور فیشن چھوڑ کر اپنی زندگی کو اسلام کے مطابق کرنا۔

☆......غصہ پی جانا۔ مسلمانوں کو اپنے ہاتھ وزبان سے تکلیف دینے سے محفوظ رکھنا۔

☆......نعمت پر شکر کرنا، مصیبت پر صبر کرنا۔

☆......موسیقی اور گانے کی طرف کان نہ لگانا۔

☆......سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھتے رہنا۔

☆......دُعا کے اول وآخر میں درود شریف پڑھنا۔

☆......اہلِ بیت، صحابہ کرام، ازواج مطہرات سب سے محبت رکھنا۔

☆......خوش طبعی یعنی دل لگی کے لیے اچھا مذاق کرنا اور اس میں سچ بولنا۔

☆......اپنے اوقات میں کچھ وقت اللہ کی عبادت کے لیے، کچھ گھر والوں کے حقوق ادا کرنے کے لیے (جیسے ان سے ہنسنا بولنا) اور کچھ اپنی جسم وجان کے آرام وراحت کے لیے نکالنا۔

☆......دین کی بات سن کر دوسرے مسلمان تک پہنچانا۔

☆......اپنی زبان کو لایعنی باتوں سے بچانا۔

☆......کشادہ روئی اور حسن اخلاق کے ساتھ ملنا۔

☆......اپنے ملنے جلنے والوں کے حالات کا استفسار کرنا۔

☆......اچھی بات سن کر اس کی اچھائی، بری بات سن کر اس کی برائی سمجھنا۔

☆......ہر کام کو نظم اور سلیقے سے کرنا۔ (یہ سنت آج کل مسلمانوں سے چھوٹتی جارہی ہے)

☆......کسی قوم کی معزز خاتون ہو تو اس کے ساتھ عزت سے پیش آنا۔

Marfat.com

☆......مجلس میں اُٹھنا بیٹھنا ذکر اللہ کے ساتھ ہو، ہر مجلس میں ایک بار کسی وقت درود شریف پڑھنا۔

☆......مجلس میں جو جگہ مل جائے اسی جگہ بیٹھ جانا۔

☆......کوئی خاتون جہاں بیٹھی ہے، اس کو کسی ترکیب سے اُٹھا کر خود وہاں نہ بیٹھنا۔

☆......بات کا نرمی سے جواب دینا۔

☆......بچہ بچی سات برس کے ہو جائیں تو نماز وغیرہ دین کی باتوں کا حکم دینا۔

☆......دس برس کے ہو جائیں اور نماز نہ پڑھیں تو سختی کرنا۔ اگر ضرورت پڑے تو مار کر نماز پڑھوانا۔

Marfat.com

چالیس مسنون دُعائیں

(١) صبح کو یہ دُعا پڑھیں:

"اَللّٰھُمَّ بِکَ اَصْبَحْنَا، وَبِکَ اَمْسَیْنَا، وَبِکَ نَحْیٰ، وَبِکَ نَمُوْتُ، وَاِلَیْکَ الْمَصِیْرُ".

"اے اللہ! تیری ہی قدرت سے ہم صبح کے وقت میں داخل ہوئے اور تیری ہی قدرت سے ہم جیتے اور مرتے ہیں اور تیری ہی طرف جانا ہے۔"

(٢) سورج نکلتے وقت کی دُعا:

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ الَّذِیْ اَقَالَنَا یَوْمَنَا ھٰذَا، وَلَمْ یُھْلِکْنَا بِذُنُوْبِنَا.

"سب تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جس نے آج ہمیں معاف رکھا اور گناہوں کے سبب ہمیں ہلاک نہ فرمایا۔"

(٣) شام کو یہ پڑھے:

"اَللّٰھُمَّ بِکَ اَمْسَیْنَا، وَبِکَ اَصْبَحْنَا، وَبِکَ نَحْیٰ، وبک نَمُوتُ، وَاِلَیْکَ النُّشُوْر".

"اے اللہ! ہم تیری ہی قدرت سے شام کے وقت میں داخل ہوئے اور تیری ہی قدرت سے صبح کے وقت میں داخل ہوئے اور تیری ہی قدرت سے جیتے اور مرتے ہیں اور مرنے کے بعد جی کر تیری ہی طرف جانا ہے۔"

(٤) صبح اور شام کی ایک خاص دُعا:

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو بندہ

Marfat.com

ہر صبح وشام تین مرتبہ یہ کلمات پڑھ لیا کرے تو اسے کوئی چیز نقصان نہ پہنچائے گی۔ دوسری روایت میں ہے کہ اسے کوئی ناگہانی بلا نہ پہنچے گی۔ کلمات یہ ہیں:

"بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِی لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ، وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ".

"اللہ کے نام سے ہم نے صبح کی (یا شام کی) وہ ذات جس کے نام کے ساتھ آسمان یا زمین میں کوئی چیز نقصان نہیں دے سکتی اور وہ سننے والا جاننے والا ہے۔"

(۵) سوتے وقت پڑھنے کی چیزیں:

جب سونے کا ارادہ کرے تو وضو کر لے اور اپنا بستر جھاڑ لے، پھر داہنی کروٹ پر لیٹ کر سر کے نیچے داہنا ہاتھ رکھ کر تین بار یہ پڑھے:

"اَللّٰهُمَّ قِنِیْ عَذَابَکَ یَوْمَ تَجْمَعُ عِبَادَکَ".

"اے اللہ! مجھے اس روز اپنے عذاب سے بچائے جس روز تو اپنے بندوں کو جمع فرمائے گا۔"

یا یہ پڑھے:

"اَللّٰهُمَّ بِاسْمِکَ اَمُوْتُ وَاَحْیٰی".

"اے اللہ! میں تیرا ہی نام لے کر مرتا اور جیتا ہوں۔"

اور سوتے وقت یہ بھی پڑھے: سُبْحَانَ اللّٰهِ ٣٣ بار، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ٣٣ بار، اَللّٰهُ اَکْبَرُ ٣٤ بار۔

(٦) جب سو کر اُٹھے تو یہ دُعا پڑھے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا، وَاِلَیْهِ النُّشُوْرُ.

"سب تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جس نے ہمیں موت دے کر زندگی بخشی اور ہم کو اسی کی طرف اُٹھ کر جانا ہے۔"

(۷) بیت الخلا جائے تو یہ پڑھے:

جب بیت الخلا جائے تو داخل ہونے سے پہلے "بِسْمِ اللّٰه" کہے اور یہ دُعا پڑھے:

"اَللّٰهُمَّ اِنِّی اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ".

"اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں خبیث جنوں سے مرد ہوں یا عورت۔"

(۸) جب بیت الخلا سے نکلے تو یہ پڑھے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَذْهَبَ عَنِّیْ الْاَذٰی وَعَافَانِیْ.

"سب تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جس نے مجھ سے تکلیف دینے والی چیز دور کی اور مجھے چین دیا۔"

(۹) جب وضو کرنا شروع کرے تو یہ پڑھے:

"بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ".

"شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔"

(۱۰) جب وضو کر چکے تو یہ پڑھے:

"اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْکَ لَهٗ، وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ".

"میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔"

"اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ، وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِیْنَ".

"اے اللہ مجھے بہت توبہ کرنے والوں میں اور خوب پاک رہنے والوں میں شامل فرمادے۔"

(۱۱) جب اذان کی آواز سنے:

"تو جو موذن کہتا جائے وہی کہے اور "حَیَّ عَلَی الصَّلٰوةِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ" کے

جواب میں ''لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ'' کہے۔[1]

(١٢) فرض نماز کے بعد تین بار استغفر اللہ کہے اور یہ دُعا پڑھے:

''اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْکَ السَّلَامُ، تَبَارَکْتَ یَا ذَاالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ''.

''اے اللہ! تو سلامت رہنے والا ہے اور تجھ ہی سے سلامتی مل سکتی ہے تو بابرکت ہے اے بزرگی اور عظمت والے۔''

(١٣) نماز فجر اور نماز مغرب کے بعد:

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ نماز فجر اور نماز مغرب کے بعد کسی سے بات کرنے سے پہلے اگر سات مرتبہ ''اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّارِ'' (اے اللہ! مجھے دوزخ سے محفوظ فرمادے) تم نے پڑھ لیا تو اگر اس دن یا اس رات میں مرجاؤ گے تو تمہاری دوزخ سے ضرور خلاصی ہوگی۔''

(١٤) جب کھانا کھاچکے تو یہ پڑھے:

''اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا، وَجَعَلَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ''.

''سب تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جس نے ہمیں کھلایا اور پلایا اور مسلمان بنایا۔''

(١٥) دودھ پی کر یہ دُعا پڑھے:

''اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْہِ وَزِدْنَا مِنْہُ''.

''اے اللہ! تو اس میں ہمیں برکت دے اور یہ ہم کو اور زیادہ نصیب فرما۔''

(١٦) جب کسی کے یہاں دعوت کھائے تو یہ پڑھے:

''اَللّٰھُمَّ اَطْعِمْ مَنْ اَطْعَمَنِیْ، وَاسْقِ مَنْ سَقَانِیْ''.

''اے اللہ! جس نے مجھے کھلایا تو اسے کھلا اور جس نے مجھے پلایا تو اسے پلا۔''

١- یہ جملہ نیک کام کی توفیق ملنے کی دعا بھی ہے (یہاں یہی مراد ہے) اور برے کاموں سے حفاظت سے حفاظت کا ذریعہ بھی۔

نیز کھلانے والے کو مخاطب کر کے یہ دعا دے:

"اَفْطَرَ عِنْدَکُمُ الصَّائِمُوْنَ، وَاَکَلَ طَعَامَکُمُ الْاَبْرَارُ، وَصَلَّتْ عَلَیْکُمُ الْمَلٰئِکَةُ".

"تمہارے پاس روزہ دار افطار کریں اور نیک بندے تمہارا کھانا کھائیں اور فرشتے تم پر رحمت بھیجیں۔"

(۱۷) جب میزبان کے گھر سے چلنے لگے تو یہ دُعا پڑھے:

"اَللّٰهُمَّ بَارِکْ لَهُمْ فِیْمَا رَزَقْتَهُمْ، وَاغْفِرْلَهُمْ وَارْحَمْهُمْ".

"اے اللہ! ان کے رزق میں برکت دے اور ان کو بخش دے اور ان پر رحم فرما۔"

(۱۸) جب روزہ افطار کرے تو یہ پڑھے:

"اَللّٰهُمَّ لَکَ صُمْتُ، وَعَلٰی رِزْقِکَ اَفْطَرْتُ".

"اے اللہ! میں نے تیرے ہی لیے روزہ رکھا اور تیرے ہی دیے ہوئے رزق پر روزہ کھولا۔"

(۱۹) جب کپڑا پہنے تو یہ پڑھے:

"اَلْحَمْدُلِلّٰهِ الَّذِیْ کَسَانِیْ هٰذَا، وَرَزَقَنِیْهِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَاقُوَّةٍ".

"سب تعریف اللہ ہی کے لیے ہے جس نے مجھے یہ کپڑا پہنایا اور نصیب کیا بغیر میری کوشش اور قوت کے۔"

(۲۰) جب نیا کپڑا پہنے تو یہ کہے:

"اَللّٰهُمَّ لَکَ الْحَمْدُ کَمَا کَسَوْتَنِیْهِ، اَسْئَلُکَ خَیْرَهٗ وَخَیْرَ مَا صُنِعَ لَهٗ، وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّهٖ وَشَرِّ مَا صُنِعَ لَهٗ".

"اے اللہ! تیرے ہی لیے سب تعریف ہے جیسا کہ تو نے یہ کپڑا مجھے پہنایا۔ میں تجھ سے اس کی بھلائی کا اور اس چیز کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں جس کے لیے یہ بنایا گیا ہے اور تجھ سے اس کی برائی اور اس چیز کی برائی سے پناہ چاہتا ہوں جس کے لیے یہ بنایا گیا ہے۔"

Marfat.com

(٢١) جب آئینہ میں اپنا چہرہ دیکھے تو یہ پڑھے:

"اَللّٰهُمَّ اَنْتَ حَسَّنْتَ خَلْقِيْ، فَحَسِّنْ خُلُقِيْ".

"اے اللہ! جیسے تو نے میری صورت اچھی بنائی ہے، میرے اخلاق بھی اچھے کر دے۔"

(٢٢) دُلہا کو یوں مبارک باد دے:

"بَارَکَ اللّٰهُ لَکَ، وَبَارَکَ عَلَيْکُمَا، وَجَمَعَ بَيْنَکُمَا فِيْ خَيْرٍ".

"اللہ تجھے برکت دے اور تم دونوں پر برکت نازل کرے اور تم دونوں کا خوب نباہ کرے۔"

(٢٣) شبِ قدر میں یوں دُعا مانگے:

"اَللّٰهُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ، فَاعْفُ عَنِّيْ".

"اے اللہ! تو معاف فرمانے والا ہے، معافی کو پسند کرتا ہے لہٰذا مجھے معاف فرمادے۔"

(٢٤) جب نیا چاند دیکھے:

"اَللّٰهُمَّ اَهِلَّهٗ عَلَيْنَا بِالْيُمْنِ وَالْاِيْمَانِ، وَالسَّلَامَةِ وَالْاِسْلَامِ، وَالتَّوْفِيْقِ لِمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى، رَبِّيْ وَرَبُّکَ اللّٰهُ".

"اے اللہ! اسے تو ہمارے اوپر برکت اور ایمان اور سلامت اور اسلام کے ساتھ اور ان اعمال کے ساتھ جن سے تو راضی ہے اسے نکالا رکھ۔ اے چاند! میرا اور تیرا رب اللہ ہے۔"

(٢٥) کسی مسلمان کو ہنستا ہوا دیکھے:

"اَضْحَکَ اللّٰهُ سِنَّکَ".

"اللہ تجھے ہنساتا رہے۔"

(٢٦) جب کسی مریض مسلمان کی عیادت کو جائے:

"لَا بَاسَ طَهُوْرٌ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ".

"کوئی پروانہیں۔ ان شاء اللہ یہ بیماری گناہوں سے پاک کرنے والی ہے۔"

Marfat.com

(۲۷) جب سواری پر بیٹھ جائے:

"سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا ھٰذَا وَمَا کُنَّا لَهٗ مُقْرِنِیْنَ. وَاِنَّا اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ".

"اللہ پاک ہے جس نے اس کو ہمارے قبضے میں دے دیا اور ہم (اس کی قدرت کے بغیر) اسے قبضہ میں کرنے والے نہ تھے اور بلاشبہ ہم کو اپنے رب کی طرف ضرور جانا ہے۔"

(۲۸) جب کسی منزل (ریلوے اسٹیشن یا بس اسٹاپ) پر اُترے:

"اَعُوْذُ بِکَلِمٰتِ اللّٰهِ التَّامّٰتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ".

"اللہ کے پورے کلموں کے واسطے سے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں اس کی مخلوق کی شر سے۔"

(۲۹) جب کسی کو رُخصت کرے تو کہے:

"اَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ دِیْنَکَ، وَاَمَانَتَکَ، وَخَوَاتِیْمَ اَعْمَالِکَ".

"میں تمہارے دین، تمہاری امانت و دیانت اور تمہارے آخری اعمال کو اللہ کے پاس امانت رکھتا ہوں۔"

(۳۰) سوتے میں ڈر جائے:

"اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ غَضَبِهٖ وَعِقَابِهٖ، وَشَرِّ عِبَادِهٖ، وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّیَاطِیْنِ وَاَنْ یَّحْضُرُوْنِ".

"میں اللہ تعالیٰ کے کلماتِ تامہ کی پناہ لیتا ہوں اس کے غضب اور غصے سے، اور اس کے عذاب سے اور اس کے بندوں کے شر سے، اور شیاطین کے وسوسوں سے اور اس بات سے کہ وہ میرے پاس آئیں۔"

(۳۱) شوہر کو پہلی بار دیکھ کر:

"اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ مِنْ خَیْرِهٖ وَخَیْرِ مَا جَبَلْتَهٗ عَلَیْهِ، وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّهٖ وَشَرِّ مَا جَبَلْتَهٗ عَلَیْهِ."

"اے اللہ! میں آپ سے اس کی خیر و برکت مانگتی ہوں اور آپ نے اس کو جن

Marfat.com

خصلتوں کے ساتھ پیدا کیا ہے ان کی بھلائی کی طلبگار ہوں، اور اس کے شر سے اور جن خصلتوں کے ساتھ آپ نے اس کو پیدا کیا ہے ان کے شر سے آپ کی پناہ مانگتی ہوں۔"

(۳۲) بیٹی کی رخصتی کے وقت:

"اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُعِیْذُهَا بِکَ وَذُرِّیَّتَهَا مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ".

"یا اللہ! میں اس (لڑکی) اور اس کی (ہونے والی) اولاد کو شیطان مردود سے آپ کی پناہ میں دیتا ہوں۔"

(۳۳) جب لڑکے کی شادی کرے:

"لَاجَعَلَکَ اللّٰهُ عَلَیَّ فِتْنَةً فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ".

"اللہ تعالیٰ تمہیں میرے لیے دنیا وآخرت میں فتنہ نہ بنائے۔"

(۳٤) نیا ملازم رکھنے پر:

"اَللّٰهُمَّ بَارِکْ لِیْ فِیْهِ، وَاجْعَلْهُ طَوِیْلَ الْعُمَرِ کَثِیْرَ الرِّزْقِ".

"یا اللہ! اس میں میرے لیے برکت عطا فرما اور اس کی عمر دراز اور رزق زیادہ فرمادے۔"

(۳۵) توفیق شکر کے لیے:

"رَبِّ اَوْزِعْنِیْ اَنْ اَشْکُرَ نِعْمَتَکَ الَّتِیْ اَنْعَمْتَ عَلَیَّ وَعَلٰی وَالِدَیَّ، وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضَاهُ، وَاَدْخِلْنِیْ بِرَحْمَتِکَ فِیْ عِبَادِکَ الصَّالِحِیْنَ".

"اے میرے رب! مجھے توفیق دے کہ تیرے اس احسان کا شکر ادا کروں جو تو نے مجھ پر اور میرے ماں باپ پر کیا اور مجھے نیک کام کرنے کی توفیق دے اور مجھے اپنی رحمت سے اپنے نیک بندوں میں شامل کر!"

(۳٦) اعمال اور توبہ کی قبولیت کے لیے:

"رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّآ، اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ. وَتُبْ عَلَیْنَآ، اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ".

Marfat.com

''اے ہمارے رب! ہمارے اعمال قبول کر، بے شک تو سننے والا اور جاننے والا ہے اورہمیں معاف کر، بیشک تو معاف کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔''

(٣٧) توفیق نماز کے لیے:

''رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِیْمَ الصَّلٰوۃِ، وَمِنْ ذُرِّیَّتِیْ، رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ''.

''اے میرے رب! مجھے اور میری اولاد کو نماز کا قائم کرنے والا بنا دے، اور اے ہمارے پروردگار ہماری دعا قبول کر!''

(٣٨) اپنے والدین اور تمام مسلمانوں کی مغفرت کے لیے:

''رَبَّنَا اغْفِرْلِیْ، وَلِوَ الِدَیَّ، وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُ''.

''اے ہمارے پروردگار! حساب (قیامت) کے دن میری، میرے والدین کی اور تمام ایمان والوں کی بخشش کر!''

(٣٩) صحت کے لیے:

''اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الصِّحَّۃَ وَالْعِفَّۃَ وَالْاَمَانَۃَ وَحُسْنَ الْخُلُقِ وَالرِّضَا بِالْقَدْرِ''.

''اے میرے اللہ! میں آپ سے سلامتی، پاکدامنی، امانت داری، اچھے اخلاق اور تقدیر پر رضامندی مانگتا ہوں۔''

(٤٠) ایک جامع دعا:

''اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْئَلُکَ مِنْ خَیْرِ مَا سَأَلَکَ مِنْہُ نَبِیُّکَ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ. وَنَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّمَا اسْتَعَاذَ مِنْہُ نَبِیُّکَ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ. وَاَنْتَ الْمُسْتَعَانُ وَعَلَیْکَ الْبَلَاغُ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ.

''اے اللہ! ہم آپ سے وہ تمام بھلائیاں مانگتے ہیں جو آپ کے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ سے مانگیں اور ان تمام برائیوں سے پناہ مانگتے ہیں جن سے آپ کے

Marfat.com

نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے پناہ چاہی اور آپ ہی سے مدد چاہی جاتی ہے اور آپ ہی کی طرف ہر چیز پہنچتی ہے اور برائی سے بچنے کی طاقت یا نیکی کی توفیق صرف آپ کی طرف سے ہی ہوتی ہے۔"

دعائے حاجت

"لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ، سُبْحَانَ اللهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، أَسْأَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ، وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ، وَالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ، وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ إِثْمٍ، لَاتَدَعْ لِيْ ذَنْبًا إِلَّا غَفَرْتَهُ، وَلَا هَمًّا إِلَّا فَرَّجْتَهُ، وَلَا حَاجَةً هِيَ لَكَ رِضًى إِلَّا قَضَيْتَهَا يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ!"

"نہیں ہے کوئی معبود سوائے اللہ تعالیٰ کے جو چشم پوشی اور بخشش کرنے والے ہیں۔ پاک ہے اللہ جو عرش عظیم کا مالک ہے اور اللہ ہی کے لیے سب تعریفیں ہیں جو سارے جہان کا پروردگار ہے۔ اے اللہ! میں تجھ سے ان چیزوں کو مانگتا ہوں جن کی وجہ سے تیری رحمت نازل ہوتی ہے اور جو تیری بخشش کا سبب ہوتی ہیں اور اپنے لیے ہر نیکی کی توفیق مانگتا ہوں اور ہر گناہ سے حفاظت چاہتا ہوں۔ اے اللہ! میرا کوئی گناہ ایسا نہ چھوڑ جسے تو بخش نہ دے۔ نہ کوئی ایسا غم جسے تو زائل نہ کر دے۔ نہ کوئی ایسی ضرورت پورا کیے بغیر چھوڑ جسے پورا کرنے میں تیری رضا ہو۔ اے سب رحم دلوں سے زیادہ رحم کرنے والے!"

چوتھا باب

مسائل

Marfat.com

چوتھا باب: مسائل

طہارت

۱- وضو.................. ۷۱
۲- غسل.................. ۸۱
۳- تیمّم.................. ۸۹
۴- طہارت ونجاست.................. ۹۱
۵- حیض ونفاس.................. ۹۹

نماز

۱- فرض نماز.................. ۱۱۱
۲- سنت اور نفل نماز.................. ۱۱۵
۳- قضا نماز.................. ۱۳۹
۴- سجدۂ سہو وسجدۂ تلاوت.................. ۱۴۱
۵- بیماری کی نماز.................. ۱۴۶
۶- سفر کی نماز.................. ۱۴۶

زکوٰۃ

۱- زکوٰۃ ادا کرنے کا بیان.................. ۱۵۴
۲- کن لوگوں کو زکوٰۃ دینا جائز ہے؟.۱۶۴
۳- صدقۃ الفطر.................. ۱۷۱

روزہ

۱- روزے کا بیان.................. ۱۷۴
۲- قضا روزے.................. ۱۷۷
۳- نذر کے روزے.................. ۱۷۸
۴- نفلی روزے.................. ۱۷۸
۶- روزہ توڑنے کا کفارہ.................. ۱۹۳
۷- روزے کا فدیہ.................. ۱۹۶
۸- اعتکاف.................. ۱۹۸

حج

حج.................. ۲۰۰
قربانی.................. ۲۰۳
عقیقہ.................. ۲۱۰

متفرقات

۱- قسم کھانا.................. ۲۱۲
۲- منت ماننا.................. ۲۱۳
۳- حلال وحرام.................. ۲۱۶
۴- لباس اور پردے کا بیان.................. ۲۱۷
۵- موت تجہیز وتکفین کا بیان.................. ۲۲۱

وضو کا بیان

سوال: نماز میں وضو کا کیا درجہ ہے؟

جواب: نماز صحیح ہونے کے لیے بدن، کپڑے اور جائے نماز کا پاک ہونا شرط ہے اور باوضو ہونا بھی شرط ہے۔ حدیث پاک میں ہے: آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی نماز بغیر پاکی کے قبول نہیں ہوتی اور حرام مال سے کوئی صدقہ قبول نہیں ہوتا۔

سوال: وضو کے فرائض بیان کیجیے۔

جواب: وضو میں چار فرض ہیں:

(١) پیشانی کے بالوں سے لے کر ٹھوڑی کے نیچے تک اور ایک کان کی لو سے دوسرے کان کی لو تک پورا چہرہ ایک مرتبہ دھونا۔

(٢) ایک ایک مرتبہ دونوں ہاتھ کہنیوں سمیت دھونا۔

(٣) ایک بار چوتھائی سر کا مسح کرنا۔

(٤) ایک مرتبہ دونوں پاؤں ٹخنوں سمیت دھونا۔

سوال: وضو کی سنتیں بتائیے۔

جواب: وضو میں گیارہ سنن ہیں:

(١) نیت کرنا (٢) شروع میں بسم اللہ پڑھنا (٣) تین بار دونوں ہاتھ گٹوں تک دھونا (٤) تین بار کلی کرنا (٥) مسواک کرنا (٦) تین بار ناک میں پانی ڈالنا (٧) تین بار چہرہ دھونا (٨) پورے سر اور کانوں کا مسح کرنا (٩) ڈاڑھی اور ہاتھوں پیروں کی انگلیوں کا خلال

Marfat.com

کرنا (١٠) لگاتار اس طرح دھونا کہ پہلا عضو خشک نہ ہونے پائے کہ دوسرا عضو دھل جائے (١١) ترتیب وار دھونا کہ پہلے منہ دھوئے پھر کہنیوں سمیت ہاتھ دھوئے، پھر سر کا مسح کرے اور پھر پاؤں دھوئے۔

سوال: وضو کے مستحبات بیان کریں؟

جواب: سنن کے علاوہ باقی باتیں وضو کے مسنون طریقہ میں ہیں، وہ مستحب ہیں، جیسے:

(١) قبلہ رخ ہو کر بیٹھنا (٢) مل کر دھونا (٣) داہنی طرف سے شروع کرنا (٤) دوسرے سے مدد نہ لینا (٥) وضو سے بچا ہوا پانی کھڑے ہو کر پینا۔

سوال: وضو کے دوران کون کون سی چیزیں مکروہ ہیں؟

جواب: وضو میں درج ذیل چیزیں مکروہ ہیں:

(١) ناپاک جگہ وضو کرنا (٢) سیدھے ہاتھ سے ناک صاف کرنا (٣) پانی زیادہ بہانا (٣) وضو کرتے وقت دنیا کی باتیں کرنا (٤) خلاف سنت وضو کرنا (٥) زور سے چھپکے مارنا۔

سوال: فرض، سنت، مستحب اور مکروہ کسے کہتے ہیں؟

جواب:

فرض: فرض ایسی چیزوں کو کہتے ہیں کہ اگر ان میں سے ایک بھی چھوٹ جائے یا ان میں کچھ کمی رہ جائے تو وضو نہیں ہوتا، جیسے پہلے بے وضو تھی ویسے ہی وضو رہے گی۔

سنت: سنت ایسی چیزوں کو کہتے ہیں کہ ان کے چھوٹ جانے سے وضو تو ہو جاتا ہے مگر ثواب کم ملتا ہے۔ ان کے کرنے سے ثواب ملتا ہے اور شریعت میں ان کے کرنے کی تاکید آئی ہے۔ اگر ان کو اکثر و بیشتر چھوڑنے لگے تو گناہ ہوتا ہے۔

مستحب: مستحب ایسی چیزوں کو کہتے ہیں ان کے کرنے سے ثواب ملتا ہے اور نہ کرنے سے گناہ نہیں ہوتا اور شریعت میں ان کے کرنے کی تاکید نہیں آئی ہے۔

مکروہ: جو چیزیں ناپسندیدہ ہوتی ہیں انہیں ''مکروہ'' کہتے ہیں۔ان کے پائے جانے سے وضوتو ہو جاتا ہے لیکن پسندیدہ نہیں ہوتا اور اکثر و بیشتر ان کو کرنے لگ جائے تو گناہ ہوتا ہے۔

سوال: وضو کا مکمل مسنون طریقہ بیان کیجئے؟

جواب: وضو کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ پانی لے کر پاک جگہ پر بیٹھ جائیں قبلہ کی طرف منہ کرلیں اور کسی اونچی جگہ پر بیٹھ جائیں تا کہ چھینٹیں اڑ کر اوپر نہ آئیں پھر وضو کرنے سے پہلے بسم اللہ پڑھیں اور سب سے پہلے تین مرتبہ گٹوں تک ہاتھ دھولیں۔اس کے بعد تین بار کلی کریں اور مسواک کریں۔اگر مسواک نہ ہو تو کسی موٹے کپڑے یا انگلی سے دانت مل لیں اور صاف کرلیں۔اگر روزہ نہ ہو تو غرغرہ بھی کریں اس کے بعد تین بار ناک میں پانی ڈالیں اور بائیں ہاتھ سے ناک صاف کریں پھر تین بار منہ دھوئیں اس طرح سے کہ سر کے بالوں سے لے کر تھوڑی کے نیچے تک اور ایک کان کی لو سے دوسرے کان کی لو تک دھل جائے۔ دونوں ابروؤں کے نیچے بھی پانی پہنچ جائے ،کوئی جگہ سوکھی نہ رہ جائے۔

اس کے بعد داہنا ہاتھ کہنی سمیت تین مرتبہ دھوئیں، پھر بایاں ہاتھ کہنی تین مرتبہ سمیت دھوئیں اور ایک ہاتھ کی انگلیوں کو دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈال کر خلال کریں اور انگوٹھی، چھلا، چوڑی جو کچھ ہاتھ میں پہنے ہوئے ہوں، اس کو ہلالیں اور اس کے نیچے پانی پہنچائیں۔

اس کے بعد ایک مرتبہ پورے سر کا مسح کریں، پھر کانوں کا مسح کریں، کانوں کے اندر شہادت کی انگلی داخل کر کے اور کانوں کی پشت کا انگوٹھوں سے مسح کریں۔اس کے بعد انگلیوں کی پشت سے گردن کا مسح کریں، لیکن گلے کا مسح نہ کریں کیونکہ یہ برا اور منع ہے۔اس کے بعد تین مرتبہ دایاں پاؤں ٹخنے سمیت دھوئیں پھر بایاں پاؤں ٹخنے سمیت دھوئیں اور پاؤں کی اُنگلیوں کا ہاتھ کی چھوٹی اُنگلی سے خلال کریں۔

سوال: اگر کوئی غسل کرتے ہوئے پورے بدن پر پانی بہائے لیکن وضو نہ کرے اور نہ ہی وضو کا ارادہ کرے تو کیا اس کا وضو ہو جائے گا؟

Marfat.com

جواب: وضو کے جو چار فرض اوپر بیان ہوئے ہیں یہ پورے ہو جائیں تو وضو ہو جاتا ہے چاہے وضو کا ارادہ کیا ہو یا نہ کیا ہو۔ چنانچہ اگر کوئی غسل کرتے ہوئے پورے بدن پر پانی بہا لے اور وضو نہ کرے یا کسی حوض وغیرہ میں گر پڑے یا بارش کھڑی ہو اور وضو کے یہ اعضا دھل جائیں تو وضو ہو جاتا ہے لیکن وضو کا جو ثواب ہے وہ نہیں ملتا۔

سوال: انگوٹھی، چھلے یا چوڑی پہنے ہوئے ہوں تو وضو کرتے وقت ان کے بارے میں کیا حکم ہے؟

جواب: انگوٹھی، چھلے، چوڑی، کنگن وغیرہ اگر اتنے ڈھیلے ہوں کہ ہلائے بغیر بھی ان کے نیچے پانی پہنچ سکتا ہو تب بھی ہلا لینا مستحب ہے اور اگر ایسے تنگ ہوں کہ بغیر ہلائے پانی نہ پہنچنے کا اندیشہ ہو تو ان کو ہلا کر اچھی طرح سے پانی پہنچانا ضروری ہے اور واجب ہے۔

تنبیه: نتھ کے بارے میں جو حکم ہے معلّمہ وہ بھی اچھی طرح سمجھائے۔

سوال: اگر کسی کے ناخن میں آٹا لگ کر سوکھ گیا اور اسی حالت میں اس نے وضو کر لیا اور اس کے نیچے پانی نہ پہنچ سکا تو اب کیا حکم ہے؟

جواب: ایسی صورت میں وضو نہیں ہوا۔ جب یاد آئے یا نظر آئے تو آٹے کو چھڑا کر اتنی جگہ پر پانی ڈالے، پورا وضو دہرانے کی ضرورت نہیں ہے۔ اگر پانی پہنچانے سے پہلے کوئی نماز پڑھ چکی ہو تو اب اس کو دوبارہ پڑھے۔

سوال: گوند لگا کر اوپر افشاں وغیرہ لگائی جاتی ہے، وضو میں اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: اگر کسی کے ماتھے پر افشاں لگی ہے اور اوپر سے پانی بہا لیا جائے اور اس کے نیچے پانی نہ پہنچے تو وضو نہیں ہوتا، ماتھے پر سے گوند چھڑا کر منہ دھونا چاہیے۔

سوال: اگر ایک نماز کے لیے وضو کیا تھا پھر دوسری نماز کا وقت آ گیا اور ابھی وضو باقی ہے تو اسی وضو سے نماز پڑھنا جائز ہے یا نیا وضو کرے؟

جواب: اسی وضو سے نماز پڑھنا جائز ہے اور اگر نیا وضو کر لے تو بہت ثواب ملتا ہے۔

سوال: اگر کسی نے وضو کر لیا بعد میں اسے معلوم ہوا کہ فلاں جگہ مثلاً ایڑی وغیرہ پر پانی

Marfat.com

نہیں پہنچا ہے تو اب کیا کرے؟

جواب: ایسی صورت میں اس جگہ پر پانی بہا لے، پورا وضو دوبارہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے البتہ یہ یاد رہے کہ اس جگہ پر گیلا ہاتھ پھیر لینا کافی نہیں ہے بلکہ پانی بہانا ضروری ہے۔

سوال: اگر ہاتھ یا پاؤں وغیرہ میں کوئی زخم یا پھوڑا ہے اور پانی ڈالنے سے نقصان ہوتا ہے تو وضو میں اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: اگر ہاتھ، پیر وغیرہ میں کوئی پھوڑا ہے یا کوئی ایسی بیماری ہے کہ اس پر پانی ڈالنے سے نقصان ہوتا ہے تو پانی نہ ڈالے۔ وضو کرتے وقت اس پر صرف بھیگا ہوا ہاتھ پھیر لے۔ اس طرح گیلا ہاتھ پھیر لینے کو مسح کہتے ہیں اور اگر اس سے بھی نقصان ہو تو ہاتھ بھی نہ پھیرے۔ اتنی جگہ کو چھوڑ دے۔ یہ معذوری اور معاف ہے۔

سوال: اگر کسی زخم پر پٹی بندھی ہے تو اب وضو میں اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: اگر پوری پٹی کے نیچے زخم نہیں ہے تو پٹی کھول کر زخم والی جگہ کو چھوڑ کر باقی جگہ کو اگر دھو سکے تو دھونا چاہیے اور اگر پٹی نہ کھول سکے تو پوری پٹی پر مسح کر لے، جہاں زخم ہے وہاں بھی اور جہاں زخم نہیں ہے وہاں بھی۔ ہڈی ٹوٹ جانے پر جو پٹی باندھی جاتی ہے یا پلاسٹر کیا جاتا ہے، اس کا حکم بھی یہی ہے۔

Marfat.com

وضو توڑنے والی چیزوں کا بیان

سوال: وضو کن چیزوں سے ٹوٹ جاتا ہے؟

جواب: پاخانہ، پیشاب اور اس ہوا کے خارج ہونے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے جو پیچھے کی راہ سے نکلے۔ اگر آگے کی راہ سے ہوا نکلے یعنی فرج سے تو وضو نہیں ٹوٹتا ہے اور ایسا کبھی بیماری وغیرہ سے ہو جاتا ہے اور اگر آگے یا پیچھے کی راہ سے کوئی کیڑا یا کنکری وغیرہ نکلے تو بھی وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ اسی طرح خون یا پیپ نکل کر بہہ جانے سے، ٹیک لگا کر یا لیٹ کر سو جانے سے، نشہ میں مست یا بے ہوش ہو جانے سے، رکوع سجدہ والی نماز میں[۱] قہقہہ مار کر ہنسنے سے بھی وضو ٹوٹ جاتا ہے۔

سوال: اگر کسی کے کوئی زخم ہو اور اس میں سے کیڑا نکلے تو اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: زخم یا کان سے کیڑا نکلنے یا زخم میں سے کچھ گوشت کٹ کر گر پڑنے اور خون نہ نکلنے کی صورت میں وضو نہیں ٹوٹتا۔

سوال: اگر کسی کے چوٹ لگی اور خون نکلا یا پھوڑے پھنسی سے پیپ وغیرہ نکلی تو اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: پورے جسم میں کہیں سے بھی خون نکل آیا یا پیپ نکلی تو وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ ہاں اگر خون یا پیپ زخم کے منہ پر ہی رہے، زخم کے منہ سے آگے نہ بڑھے تو وضو نہیں ٹوٹتا۔ اگر ایسا ہوا کہ تھوڑا سا نکلا پھر اس کو صاف کر لیا، پھر تھوڑا نکلا تو اس کو بھی صاف کر لیا، اسی طرح

۱- اس کا مطلب یہ ہے کہ جس نماز میں رکوع وسجدہ نہیں جیسے نماز جنازہ اگر اس میں ایسا ہو تو وضو نہیں ٹوٹتا، البتہ نماز ٹوٹ جاتی ہے۔

Marfat.com

ہوتا رہا تو اب دیکھا جائے گا کہ آیا اتنا تھا کہ اگر صاف نہ کرتے تو بہہ جاتا: اگر ایسی بات ہے تو وضو ٹوٹ گیا اور اگر ایسا نہیں ہے تو وضو برقرار ہے۔

سوال: اگر کسی کے سوئی چبھی اور خون نکل آیا تو کیا حکم ہے؟

جواب: اگر خون نہیں بہا تو وضو نہیں ٹوٹا اور اگر ذرا سا بھی بہہ پڑا تو وضو ٹوٹ گیا۔

سوال: اگر کسی نے ناک جھاڑی اور اس میں سے جمے ہوئے خون کی پھٹکیاں نکلیں تو ان کا کیا حکم ہے؟

جواب: اس سے وضو نہیں ٹوٹتا، وضو اس وقت ٹوٹتا ہے جبکہ خون پتلا ہو اور بہہ پڑے لہٰذا اگر کسی نے اپنی ناک میں اُنگلی ڈالی، پھر جب نکالی تو اس پر خون کا دھبہ معلوم ہوا لیکن وہ خون بس اتنا ہی ہے کہ اُنگلی میں تو ذرا سا لگ جاتا ہے لیکن بہتا نہیں ہے تو اس سے وضو نہیں ٹوٹتا۔

سوال: اگر کسی کی آنکھ میں کوئی دانہ وغیرہ ہے اور وہ پھٹ گیا تو اب وضو کے بارے میں کیا حکم ہے؟

جواب: اگر کسی کی آنکھ کے اندر کوئی دانہ وغیرہ تھا پھر وہ پھٹ گیا یا خود اس نے توڑ دیا اور اس دانہ کا پانی بہہ کر آنکھ کے اندر پھیل گیا لیکن آنکھ سے باہر نہیں نکلا تو اس کا وضو نہیں ٹوٹا۔ اگر آنکھ سے باہر پانی نکل کر بہہ پڑا تو وضو ٹوٹ گیا۔ اسی طرح اگر کان کے اندر کوئی دانہ ہو اور وہ پھٹ جائے تو جب تک خون یا پیپ سوراخ کے اندر اس جگہ تک رہے جہاں غسل میں پانی پہچانا فرض نہیں ہے تو وضو نہیں ٹوٹتا اور جب ایسی جگہ پر آجائے جہاں پانی پہنچانا فرض ہے تو وضو ٹوٹ جاتا ہے۔

سوال: اگر کسی کے تھوک میں خون کا اثر محسوس ہو تو اب کیا حکم ہے؟

جواب: اگر تھوک میں خون بہت کم ہے اور تھوک کا رنگ سفیدی یا زردی مائل ہے تو وضو نہیں ٹوٹا اور اگر خون زیادہ یا تھوک کے برابر ہے اور رنگ سرخی مائل ہے تو وضو ٹوٹ گیا۔

سوال: اگر کسی کے کان میں درد ہوتا ہے اور پانی نکلا کرتا ہے تو اس میں وضو کا کیا حکم ہے؟

جواب: یہ پانی ناپاک ہے۔ اگر پھوڑا پھنسی نہ بھی معلوم ہوتی ہو پھر بھی اس پانی کے نکلنے سے وضوٹوٹ جاتا ہے بشرطیکہ پانی کان کے سوراخ سے نکل کر باہر اس جگہ پر آجائے جس کا دھونا غسل میں فرض ہے۔ اسی طرح اگر ناف سے پانی نکلے اور درد بھی ہوتا ہو تو اس سے بھی وضوٹوٹ جاتا ہے۔

سوال: اگر کسی کی آنکھیں دکھتی ہوں اور آنسو نکلیں تو ان کا کیا حکم ہے؟

جواب: اگر کسی کی آنکھیں دکھتی ہوں اور کھٹکتی ہوں اور پانی بہے یا آنسو نکلیں تو اس سے وضو ٹوٹ جاتا ہے اور اگر آنکھیں نہ دکھتی ہوں، نہ ان میں کھٹک ہوتی ہو تو آنسو نکلنے سے وضونہیں ٹوٹتا۔ مطلب یہ ہے کہ جب پانی آنکھ کی بیماری کی وجہ سے نکلے چاہے زخم معلوم ہوتا ہو یا کسی مسلمان طبیب کی تشخیص سے معلوم ہو تو ایسے پانی کے نکلنے سے وضوٹوٹ جائے گا ورنہ نہیں۔

سوال: اگر کسی کی چھاتی سے پانی نکلتا ہے تو اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: اگر کسی کی چھاتی سے پانی نکلتا ہے اور درد بھی ہوتا ہے تو وہ ناپاک ہے، اس سے وضوٹوٹ جائے گا۔ اگر درد نہیں ہوتا تو نجس نہیں ہے، اس سے وضو بھی نہ ٹوٹے گا۔

سوال: اگر وضو کی حالت میں قے ہو گئی تو اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: اگر قے میں کھانا یا پانی یا پت (زرد پانی) نکلے تو اگر منہ بھر کر قے ہوئی ہو تو وضوٹوٹ جائے گا اور اگر منہ بھر کے نہ ہو تو وضو نہ ٹوٹے گا۔

سوال: منہ بھر ہونے کا کیا مطلب ہے؟

جواب: اس کا مطلب یہ ہے کہ مشکل سے منہ میں رُکے اور اگر قے میں خالص بلغم نکلا تو اس سے وضو نہیں ٹوٹتا، چاہے جتنا ہو، منہ بھر ہو یا نہ ہو، سب کا ایک ہی حکم ہے۔

سوال: اگر قے میں خون نکلے تو کیا حکم ہے؟

جواب: اگر خون پتلا ہو اور بہتا ہوا ہو تو وضوٹوٹ جائے گا، چاہے کم ہو زیادہ، یعنی منہ بھر ہو یا نہ ہو۔ اگر جما ہوا ٹکڑے ٹکڑے ہونے کی شکل میں نکلے تو وضوٹوٹ جائے گا، بشرطیکہ منہ بھر ہو۔

Marfat.com

سوال: اگر تھوڑی تھوڑی کر کے کئی مرتبہ قے ہوئی تو اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: اگر تھوڑی تھوڑی کر کے کئی مرتبہ قے ہوئی لیکن سب ملا کر اتنی ہے کہ اگر ایک مرتبہ ہی ہوتی تو منہ بھر ہو جاتی تو اب دیکھیں گے کہ ایک ہی متلی مسلسل ہے اور تھوڑی تھوڑی قے ہوتی رہی ہے تو ایسی صورت میں وضو ٹوٹ جائے گا۔ اگر ایک ہی متلی مسلسل نہیں رہی بلکہ پہلے کی متلی ختم ہو گئی تھی اور دل اچھا ہو گیا تھا پھر دوبارہ متلی ہوئی اور تھوڑی قے ہوئی پھر جب یہ متلی ختم ہو گئی، تیسری مرتبہ پھر متلی شروع ہو کر قے ہوئی تو وضو نہیں ٹوٹے گا۔

سوال: وضو کی حالت میں سو جانے سے وضو پر کیا اثر پڑتا ہے؟

جواب: اگر لیٹے لیٹے آنکھ لگ گئی یا کسی چیز سے ٹیک لگا کر بیٹھے بیٹھے اس طرح سو گئی کہ اگر وہ ٹیک نہ ہوتی تو گر پڑتی تو وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ اگر سیدھے بیٹھے بیٹھے نیند کا ایسا جھونکا آیا کہ گر پڑی تو اگر گرتے ہی فوراً آنکھ کھل گئی تو وضو نہیں ٹوٹا اور اگر گرتے ہی آنکھ نہ کھلی ذرا دیر بعد کھلی تو وضو ٹوٹ جائے گا اور اگر بیٹھی جھولتی جھومتی رہی، گری نہیں تو وضو نہیں ٹوٹا۔

سوال: اگر نماز پڑھنے کی حالت میں ہنسی نکل گئی تو وضو کا کیا حکم ہے؟

جواب: ہنسنے کی تین صورتیں ہیں:

(۱) کھلکھلا کر ہنسنا: اس طرح سے کہ پاس والے بھی آواز سن لیں، اس کا حکم یہ ہے کہ اس سے نماز بھی ٹوٹ جائے گی اور وضو بھی ٹوٹ جائے گا۔

(۲) اس طرح سے ہنسنا کہ خود کو تو آواز سنائی دے مگر پاس والے لوگ آواز نہ سن سکیں اگرچہ بالکل قریب والے سن لیں یعنی جو بہت ہی قریب ہے وہ سن لے تو اس کا حکم یہ ہے کہ نماز ٹوٹ جائے گی، وضو نہیں ٹوٹے گا۔

(۳) اس طرح سے ہنسنا کہ صرف دانت نظر آنے لگیں، آواز بالکل نہ نکلے تو اس کا حکم یہ ہے کہ نہ وضو ٹوٹے گا اور نہ ہی نماز۔

فائدہ: یہ حکم بالغ عورت کا ہے۔ اگر چھوٹی لڑکی یعنی جو ابھی نابالغ ہے، نماز میں زور سے بھی ہنسے تو وضو میں کوئی فرق نہ آئے گا اور اس طرح بالغ عورت کو اگر نمازِ جنازہ یا سجدہ

Marfat.com

تلاوت میں ہنسی زور سے بھی آ گئی تو بھی وضو نہ ٹوٹے گا ہاں البتہ وہ سجدہ اور نماز ٹوٹ جائے گی جس میں ہنسی آ گئی تھی۔

سوال: دودھ پیتا بچہ جو دودھ نکالتا ہے اس کے بارے میں کیا حکم ہے؟

جواب: اگر یہ دودھ منہ بھر نہ ہو تو نجس نہیں ہے اور اگر منہ بھر ہو تو ناپاک ہے۔ اگر اس کو بغیر دھوئے انہی کپڑوں میں نماز پڑھے گی تو نماز نہ ہوگی۔

سوال: اگر وضو کرنا تو یاد ہو لیکن وضو ٹوٹنا یاد نہ ہو تو کیا حکم ہے؟

جواب: ایسی صورت میں وضو باقی سمجھا جائے گا، اسی سے نماز درست ہے لیکن دوبارہ وضو کر لینا بہتر ہے۔

سوال: اگر کسی کو وضو میں شک ہو کہ فلاں عضو دھویا یا نہیں تو اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: ایسی صورت میں وہ عضو پھر سے دھو لینا چاہیے۔ اگر وضو کرنے کے بعد شک ہوا ہو تو اب کچھ پروانہ کرے وضو ہو گیا۔ ہاں البتہ یقین ہو جائے کہ فلاں جگہ باقی رہ گئی ہے تو اس کو دھو لے۔

سوال: بغیر وضو قرآن پاک کو پکڑنے یا چھونے کا کیا حکم ہے؟

جواب: بغیر وضو کے قرآن پاک کو پکڑنا یا چھونا درست نہیں ہے۔ ہاں ایسے کپڑے سے پکڑے جو خود پہنا ہوا نہ ہو، بدن سے جدا ہو تو درست ہے۔

سوال: بغیر وضو کے قرآن پاک پڑھنے کا کیا حکم ہے؟

جواب: اگر وضو نہ ہو تو قرآن پاک کو زبانی پڑھنا درست ہے اور اگر قرآن پاک کھلا رکھا ہو اور اس کو دیکھ دیکھ کر پڑھے لیکن ہاتھ نہ لگائے تب بھی درست ہے اور اگر جسم سے الگ کسی کپڑے وغیرہ سے پکڑ کر، دیکھ کر پڑھے تو بھی درست ہے لیکن غسل فرض ہونے کی صورت میں اور خواتین مخصوص ایام میں اس طرح سے بھی نہیں پڑھ سکتیں۔

تنبیہ: معلمہ یہاں ایامِ خاص میں قرآن پاک پڑھنے کے بارے میں مسئلہ خوب وضاحت سے سمجھا دیں اور تعویذ اور ایسے کتبے یا طشتری کے بارے میں بھی حکم بتائیں جس میں قرآن کریم کی آیت لکھی ہوتی ہے۔

Marfat.com

غسل کا بیان

سوال: غسل میں کتنے فرض ہیں اور وہ کیا کیا ہیں؟
جواب: غسل میں تین فرض ہیں:
(۱) منہ بھر کر کلی کرنا۔
(۲) ناک کے اندر نرم جگہ تک پانی چڑھانا۔
(۳) پورے بدن پر ایک بار پانی بہانا۔
سوال: غسل کی سنتیں بیان کیجیے؟
جواب: غسل کی سنتیں پانچ ہیں:
(۱) غسل کی نیت کرنا۔
(۲) پہلے جسم پر لگی ظاہری ناپاکی دور کرنا اور استنجا کرنا۔
(۳) پھر وضو کرنا۔
(٤) بدن کو ملنا۔
(۵) سارے بدن پر تین بار پانی بہانا۔
سوال: غسل کے مکروہات بیان کیجیے۔
جواب: (۱) ننگا ہونے کی حالت میں غسل کرتے وقت کسی سے بات کرنا۔
(۲) قبلہ کی جانب رُخ کر کے غسل کرنا۔
(۳) پانی بہت زیادہ استعمال کرنا۔

Marfat.com

(٤) یا اتنا کم پانی لینا کہ اچھی طرح سے غسل نہ کر سکے۔

سوال: غسل کرنے کا طریقہ بیان کیجیے؟

جواب: (١) غسل کرنے والی کو گٹے تک دونوں ہاتھ دھونے چاہییں۔

(٢) پھر استنجے کی جگہ کو دھوئے، ہاتھ اور استنجے کی جگہ پر نجاست ہو تب بھی اور نہ ہو تب بھی...... ہر حال میں ان دونوں کو پہلے دھونا چاہیے۔

(٣) بدن پر جہاں نجاست لگی ہو اس کو پاک کرے۔

(٤) نماز کے وضو کی طرح وضو کرے۔

(٥) تین مرتبہ اپنے سر پر پانی ڈالے۔

(٦) تین مرتبہ دائیں کندھے پر پانی ڈالے۔

(٧) تین مرتبہ بائیں کندھے پر پانی ڈالے۔[1]

پورے بدن پر اس طرح پانی بہائے کہ کوئی جگہ سوکھی نہ رہ جائے۔ اگر پورے بدن میں بال برابر بھی کوئی جگہ خشک رہ جائے تو غسل نہ ہوگا۔

سوال: کھڑے ہو کر یا بیٹھ کر غسل کرنے کا کیا حکم ہے؟

جواب: اگر تنہائی کی جگہ ہو، جہاں کوئی نہ دیکھ پائے تو برہنہ بدن ہو کر غسل کرنا بھی درست ہے خواہ کھڑی ہو کر کرے یا بیٹھ کر لیکن بیٹھ کر کرنا بہتر ہے کیونکہ اس میں پردہ زیادہ ہے۔

تنبیہ: معلّمہ یہاں بتائے کہ عورت کو اپنا کتنا بدن کھولنا جائز ہے اور کتنا ناجائز؟

سوال: اگر غسل کے بعد یاد آئے کہ فلاں جگہ تو سوکھی رہ گئی تھی تو ایسی صورت میں کیا کرے؟

جواب: ایسی صورت میں پھر سے غسل کرنا واجب نہیں ہے، بلکہ جہاں سوکھا رہ گیا تھا اس

١- اگر فوارے کے نیچے غسل کیا جا رہا ہے تو اتنی دیر کھڑی رہنا جس سے تین مرتبہ پانی ڈالنے جتنا پانی بہہ جائے، تین مرتبہ پانی ڈالنے کے قائم مقام ہوگا۔

Marfat.com

کو دھولے لیکن فقط ہاتھ پھیر لینا بھی کافی نہیں ہے، تھوڑا پانی لے کر اس جگہ پر بہانا چاہیے۔

اگر کلی کرنا رہ گیا ہو تو اب کلی کر لے، اگر ناک میں پانی ڈالنا رہ گیا ہو تو اب ڈال لے۔

غرض یہ کہ جو چیز رہ گئی ہو اب اس کو کر لے، نئے سرے سے غسل کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

سوال: اگر کسی وجہ سے سر پر پانی ڈالنا نقصان دہ ہو تو کیا کرے؟

جواب: اگر کسی بیماری کی وجہ سے سر پر پانی ڈالنا نقصان ہوتا ہو تو سر کو چھوڑ کر باقی پورے بدن کو دھولے لیکن جب ٹھیک ہو جائے تو اب سر کو دھولے، پورا غسل دُہرانے کی ضرورت نہیں ہے۔

سوال: اگر سر کے بال گندھے ہوئے ہوں تو غسل کرتے وقت ان کا کیا حکم ہے؟

جواب: ایسی صورت میں عورتوں کے لیے بالوں کا بھگونا معاف ہے، البتہ ان کی جڑوں میں پانی پہنچانا فرض ہے۔ اگر ایسا ممکن نہ ہو تو بالوں کو کھولنا ضروری ہے اور اگر سر کے بال گندھے ہوئے نہ ہوں تو سب بال بھگونا اور ساری جڑوں میں پانی پہنچانا فرض ہے۔

تنبیہ: یہاں معلّمہ صاحبہ نتھ، بالی، چوڑی، انگوٹھی وغیرہ کے بارے میں بھی مسئلہ بتادیں اور کان ناف وغیرہ جیسے سوراخوں میں خلال کر کے پانی پہنچانے کی طرف توجہ دلائیں۔

سوال: اگر ناخن میں آٹا لگ کر سوکھ گیا اور اس کے نیچے پانی نہ پہنچا ہو تو اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: اگر ایسا مسئلہ پیش آ گیا تو غسل نہیں ہوا۔ جب یاد آئے یا نظر پڑے اس کو چھڑا کر پانی ڈال لے۔

Marfat.com

پانی کے مسائل

سوال: اگر کنویں یا ٹینکی میں نجاست گر جائے تو کیا حکم ہے؟

جواب: کنویں میں نجاست گر جانے سے کنواں ناپاک ہو جاتا ہے اور پانی نکال لینے کے بعد پاک ہو جاتا ہے۔ چاہے تھوڑی نجاست گرے یا زیادہ سارا پانی نکالنا ضروری ہے۔

سوال: کنویں یا ٹینکی میں کبوتر یا چڑیا کی بیٹ گر پڑے تو کیا حکم ہے؟

جواب: کبوتر یا چڑیا کی بیٹ گرنے سے کنواں ناپاک نہیں ہوتا ہے اور مرغی اور بطخ کی بیٹ سے ناپاک ہو جاتا ہے۔

سوال: اگر کنویں یا ٹینکی میں آدمی، بکری، کتا یا ان کے برابر جانور گر کر مر جائے تو اب کیا حکم ہے؟

جواب: ایسی صورت میں پانی ناپاک ہو جاتا ہے، سب پانی نکالنا چاہیے۔

سوال: اگر کوئی جاندار چیز کنویں یا زیرِ زمیں حوض میں مر جائے اور پھول جائے تو اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: اس کا حکم یہ ہے کہ تمام پانی نکالا جائے، چاہے جانور چھوٹا ہو یا بڑا۔

سوال: اگر کسی چوہے کو بلی نے پکڑا، اس کے پکڑنے سے زخمی ہو کر وہ کنویں یا گھر کے ٹینک میں گر پڑا تو اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: ایسی صورت میں تمام پانی نکالا جائے۔

سوال: اگر چوہے کی دُم گر پڑی تو کیا حکم ہے؟

جواب: تمام پانی نکالا جائے۔اسی طرح سے وہ چھپکلی جس میں بہتا ہوا خون ہوتا ہے، اس کی دم گرنے سے بھی سارا پانی نکالا جائے گا۔

سوال: زیرِ زمین ٹینک میں نجاست یا غلاظت گر گئی تو کیسے پاک کیا جائے؟

جواب: سب سے پہلے تو اس گندی چیز کو نکال کر پھینک دیا جائے پھر زمین دوز ٹینکی میں جب باہر سے پانی آرہا ہو، اس وقت اسے بند نہ کیا جائے جب ٹینکی بھر کر پانی اوپر سے بہنے لگے تو تھوڑی دیر بہنے دیں۔ پانی جاری ہونے کی وجہ سے ٹینکی پاک ہو جائے گی۔ زمین دوز ٹینکی کو پاک کرنے کا ایک اور طریقہ بھی ہوسکتا ہے وہ یہ کہ جس وقت اس میں باہر سے پانی آرہا ہو اس وقت موٹر کے ذریعہ اس ٹینکی کا پانی کھینچ کر نالی میں بہانا شروع کر دیا جائے۔ اب ایک طرف سے پانی آرہا ہوگا، دوسری طرف سے نکل رہا ہوگا تو یہ جاری پانی کے حکم میں، ہو کر پاک ہو جائے گا۔

اگر مشین کے ذریعے پانی کھینچ کر اوپر کی ٹینکی میں چڑھایا جارہا ہے تو نلکے کھول دیے جائیں۔ کچھ دیر اسی طرح پانی بہنے دیا جائے۔ خود بخود پاک ہو جائے گا۔ اوپر کی ٹینکی ناپاک ہو جائے تو بھی یہی طریقہ ہے کہ نیچے سے پانی چڑھایا جائے اور نلکے کھول دیے جائیں۔ ایک طرف سے پانی آرہا ہوگا۔ دوسری طرف سے بہہ رہا ہوگا۔ یہی جاری پانی کی تعریف ہے۔ اور جاری پانی میں جب نجاست کا کوئی اثر (رنگ، بو، ذائقہ) محسوس نہ ہو تو وہ پاک شمار ہوتا ہے۔

واضح رہے کہ یہ عمل کرنے سے پہلے جو ناپاک چیز ٹینکی میں گری ہے اسے نکالنا ضروری ہوگا۔

Marfat.com

جانوروں کے جھوٹے کا بیان

سوال: آدمی کے جھوٹے کے بارے میں کیا حکم ہے؟

جواب: آدمی کا جھوٹا پاک ہے، چاہے وہ بد دین ہو، حیض نفاس سے ہو یا ناپاک ہو۔ ہر حال میں پاک ہے۔ اسی طرح ان سب کا پسینہ بھی پاک ہے البتہ اگر ان کے منہ میں ناپاکی لگی ہو تو اس سے جھوٹا بھی ناپاک ہو جائے گا۔

سوال: کتے کے جھوٹے کے بارے میں کیا حکم ہے؟

جواب: کتے کا جھوٹا نجس ہے، اگر کسی برتن میں منہ ڈال دے تو تین مرتبہ دھونے سے پاک ہو جائے گا۔ چاہے مٹی کا برتن ہو یا تانبے کا۔ دھونے سے سب پاک ہو جائے گا لیکن بہتر یہ ہے کہ سات مرتبہ دھویا جائے اور ایک مرتبہ مٹی لگا کر اس طرح مانجھ لیا جائے کہ خوب صاف ہو جائے۔

سوال: بلی کے جھوٹے کے بارے میں کیا حکم ہے؟

جواب: بلی کا جھوٹا پاک تو ہے لیکن مکروہ ہے۔ اس کے علاوہ کوئی صاف پانی نہیں ہے تو اس سے وضو کر لے اور اگر اس کے علاوہ اور پانی ہے تو اس کے جھوٹے سے وضو نہ کرے۔

سوال: اگر دودھ، سالن وغیرہ میں بلی نے منہ ڈال دیا تو اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: ایسی صورت میں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے سب کچھ دیا ہے تو اسے نہ کھائے اور اگر غریب آدمی ہے تو کھا لینے میں کوئی حرج اور گناہ نہیں بلکہ ایسے شخص کے واسطے مکروہ بھی نہیں ہے۔

سوال: اگر بلی نے چوہا کھا کر فوراً برتن میں منہ ڈال دیا تو اس برتن کا کیا حکم ہے؟

جواب: ایسی صورت میں وہ برتن ناپاک ہو جائے گا۔ اگر کچھ دیر کے بعد منہ ڈالا جبکہ اپنا منہ زبان سے چاٹ چکی تھی تو برتن ناپاک نہ ہوگا بلکہ مکروہ ہی رہے گا۔

سوال: مرغی کے جھوٹے کے بارے میں کیا حکم ہے؟

جواب: کھلی ہوئی مرغی جو اِدھر اُدھر کی گندی پلید چیزیں کھاتی پھرتی ہے، اس کا جھوٹا مکروہ ہے اور جو مرغی بند رہتی ہے اس کا جھوٹا مکروہ نہیں، پاک ہے۔

سوال: بکری، بھیڑ، دنبہ، گائے، بھینس، ہرنی وغیرہ یعنی حلال جانوروں اور اسی طرح حلال پرندے چڑیا، مینا، طوطا اور فاختہ وغیرہ کے جھوٹے کا کیا حکم ہے؟

جواب: ان سب کا جھوٹا پاک ہے۔

سوال: گھوڑے کے جھوٹے کے بارے میں کیا حکم ہے؟

جواب: گھوڑے کا جھوٹا پاک ہے۔

سوال: جو چیزیں عام طور پر گھروں میں رہا کرتی ہیں، جیسے: چھپکلی، سانپ، بچھو، چوہا وغیرہ ان کے جھوٹے کا کیا حکم ہے؟

جواب: جہاں انہوں نے منہ لگایا وہاں سے ذرا سی روٹی یا وہ چیز جسے منہ لگایا ہے توڑ ڈالے یا نکال کر پھینک دے، باقی کھا سکتے ہیں۔

سوال: گدھے اور خچر کے جھوٹے کا کیا حکم ہے؟

جواب: گدھے اور خچر کا جھوٹا پاک تو ہے لیکن اس سے وضو کرنے میں شک ہے۔ چنانچہ اگر کہیں صرف گدھے یا خچر کا جھوٹا پانی ملے، اس کے علاوہ اور پانی نہ ملے تو وضو اور تیمّم دونوں کر لے اور اس میں اختیار ہے۔ چاہے پہلے وضو کرے پھر تیمّم کرے یا پہلے تیمم کرے پھر وضو کرے۔

سوال: یہ تو معلوم ہوگیا کہ فلاں جانور کا جھوٹا ناپاک اور فلاں کا پاک ہے اب یہ بتائیے کہ ان جانوروں کے پسینہ کا کیا حکم ہے؟

Marfat.com

جواب: جن جانوروں کا جھوٹا ناپاک ہے، ان کا پسینہ بھی ناپاک ہے اور جن کا جھوٹا پاک ہے، ان کا پسینہ بھی پاک ہے اور جن کا جھوٹا مکروہ ہے، ان کا پسینہ بھی مکروہ ہے۔

فائدہ: گدھے اور خچر کا پسینہ پاک ہے۔ کپڑے اور بدن پر لگ جائے تو دھونا واجب نہیں ہے لیکن دھو لینا بہتر ہے۔

سوال: بلی کے لعاب کا کیا حکم ہے؟

جواب: اگر کسی نے بلی پالی، وہ پاس آ کر بیٹھتی ہے اور ہاتھ وغیرہ چاٹتی ہے تو جہاں سے چاٹے جہاں کہ اس کا لعاب لگے اس جگہ کو دھو لینا بہتر ہے، اگر نہ دھویا اور یوں ہی رہنے دیا تو مکروہ اور بُرا کیا۔

سوال: غیر مرد یعنی نامحرم شخص کے جھوٹے کا کیا حکم ہے؟

جواب: عورت کے لیے اجنبی یعنی نامحرم شخص کا جھوٹا کھانا اور پانی مکروہ ہے بشرطیکہ جانتی ہو کہ یہ اس کا جھوٹا ہے، اگر نہ جانتی ہو تو مکروہ نہیں ہے۔ اسی طرح مرد کے لیے بھی اجنبیہ یعنی نامحرم عورت کا جھوٹا مکروہ ہے بشرطیکہ اسے علم ہو کہ یہ کسی اجنبی عورت کا جھوٹا ہے۔

تیمّم کا بیان

سوال: تیمّم کسے کہتے ہیں؟

جواب: خاص طریقے سے پاک مٹی کے ذریعے طہارت حاصل کرنے کو تیمّم کہتے ہیں۔

سوال: تیمّم کرنے کی اجازت کن صورتوں میں ہے؟

جواب: جس کو وضو یا غسل کرنے کی ضرورت ہو اور پانی نہ ملے یا پانی تو ہو لیکن اس کے استعمال سے سخت بیماری کا اندیشہ ہو یا مرض بڑھ جانے یا رسی ڈول یعنی کنویں سے پانی نکالنے کا سامان موجود نہ ہو یا دشمن کا خوف ہو یا سفر میں پانی ایک میل کے فاصلہ پر ہو تو ان سب صورتوں میں وضو اور غسل کی جگہ تیمّم کرنے کی اجازت ہے۔

سوال: تیمّم کرنے کا طریقہ کیا ہے؟

جواب: تیمّم میں نیت فرض ہے، یعنی پہلے یہ نیت کرے کہ میں ناپاکی دور کرنے کے لیے یا نماز پڑھنے کے لیے تیمّم کرتی ہوں۔ نیت کرنے کے بعد دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیوں کو اُنگلیوں سمیت پاک مٹی پر مارے پھر ہاتھ جھاڑ کر تمام منہ پر ملے اور جتنا حصہ منہ کا وضو میں دھویا جاتا ہے اتنے حصہ پر ہاتھ پھیرے۔ پھر دوبارہ اسی طرح مٹی پر ہاتھ مار کر ہاتھوں کو کہنیوں تک ملے اور اُنگلیوں کا خلال بھی کرے۔ چوڑیوں، کنگن وغیرہ کے درمیان اچھی طرح ملے اگر ناخن برابر بھی کوئی جگہ چھوٹ جائے گی تو تیمّم نہ ہوگا۔

سوال: کیا وضو اور غسل کے تیمّم میں کچھ فرق ہے؟

جواب: جی نہیں! وضو اور غسل کے تیمّم میں کچھ فرق نہیں ہے۔ جتنی پاکی وضو اور غسل

سے ہوتی ہے اتنی ہی تیمّم سے بھی ہو جاتی ہے۔ اگر بیس سال تک بھی پانی نہ ملے تو تیمّم ہی کرتے رہیں۔

سوال: اس صورت میں جو نجاست جسم کو لگی ہو وہ کیسے صاف ہوگی؟

جواب: اس صورت میں اس نجاست کے ساتھ ہی نماز پڑھ لے، معاف ہے۔ یاد رہے کہ اگر دوسری نماز کے وقت میں پانی ملنے کا غالب گمان ہو تو اب نماز پڑھنا فرض نہیں ہوگا۔ البتہ بہتر یہ ہے کہ اس وقت نماز پڑھ لے اور پانی ملنے کے بعد دوبارہ قضا کر لے۔(۱)

سوال: اگر پانی نہ تھا اور قرآن مجید کو چھونا تھا لہٰذا قرآن مجید کے چھونے کے لیے تیمّم کیا تو اس سے نماز پڑھنا درست ہے؟

جواب: اگر قرآن پاک کے چھونے کے لیے تیمّم کیا تو اس سے نماز پڑھنا درست نہیں ہے البتہ اگر ایک نماز کے لیے تیمّم کیا دوسرے وقت کی نماز بھی اس سے پڑھنا درست ہے اور قرآن مجید کا چھونا بھی اس تیمّم سے درست ہے۔

سوال: کیا پانی ہوتے ہوئے قرآن پاک کے لیے تیمّم کرنا درست ہے؟

جواب: جی نہیں۔

سوال: تیمّم کن چیزوں سے ٹوٹ جاتا ہے؟

جواب: جن چیزوں سے وضو ٹوٹ جاتا ہے، ان سے تیمّم بھی ٹوٹ جاتا ہے۔ اس کے علاوہ پانی کے ملنے اور اس کے استعمال پر قادر ہونے سے بھی تیمّم ٹوٹ جاتا ہے۔

تنبیہ: معلّمہ صاحبہ باقی مسائل بہشتی زیور سے دیکھ کر بتلادیں۔

۱- دیکھیے: احسن الفتاویٰ: ۳/ ۲۴۱

نجاست پاک کرنے کا بیان

سوال: نجاست کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب: نجاست کی دو قسمیں ہیں:

(۱) نجاست غلیظہ۔

(۲) نجاست خفیفہ۔

سوال: نجاستِ غلیظہ کسے کہتے ہیں؟

جواب: نجاستِ غلیظہ وہ نجاست ہے جس کا حکم زیادہ سخت ہے۔ اگر تھوڑی سی بھی لگے تب بھی دھونے کا حکم ہے۔

سوال: نجاستِ خفیفہ کسے کہتے ہیں؟

جواب: نجاستِ خفیفہ ایسی نجاست کو کہتے ہیں جس کا حکم سخت نہیں۔ اس میں ایک حد تک چھوٹ ہے۔

سوال: نجاستِ غلیظہ میں کیا کیا چیزیں شامل ہیں؟

جواب: ہر طرح خون، انسان کا پاخانہ، پیشاب، منی، شراب، کتے کا پیشاب پاخانہ، بلی کا پیشاب پاخانہ، سور کا گوشت، اس کے بال اور ہڈی وغیرہ...... اس کی ساری چیزیں۔ گھوڑے، گدھے، خچر کی لید، گائے بیل، بھینس وغیرہ کا گوبر اور بکری، بھیڑ کی مینگنی..... غرضیکہ سب جانوروں کا پاخانہ اور مرغی بطخ اور مرغابی کی بیٹ، گدھے، خچر اور سب حرام جانوروں کا پیشاب..... یہ سب چیزیں نجاستِ غلیظہ میں شامل ہیں۔

Marfat.com

مسئلہ: چھوٹے دودھ پیتے بچے کا پیشاب، پاخانہ بھی نجاستِ غلیظہ ہے۔

سوال: نجاستِ خفیفہ میں کیا کیا چیزیں شامل ہیں؟

جواب: حرام پرندوں کی بیٹ اور حلال جانوروں کا پیشاب، جیسے: بکری، گائے، بھینس وغیرہ اور گھوڑے کا پیشاب نجاست خفیفہ ہے۔

سوال: مرغی، بطخ، مرغابی کی بیٹ اور ان کے علاوہ دوسرے حلال پرندوں کی بیٹ کا کیا حکم ہے؟

جواب: مرغی، بطخ، مرغابی کی بیٹ نجاست غلیظہ میں شامل ہے، ان کے علاوہ باقی دوسرے حلال پرندوں کی بیٹ پاک ہے، جیسے: کبوتر، چڑیا، مینا وغیرہ۔

سوال: چمگادڑ کی بیٹ اور پیشاب کا کیا حکم ہے؟

جواب: یہ دونوں بھی پاک ہیں۔

سوال: نجاستِ غلیظہ میں سے اگر پتلی اور بہنے والی چیز کپڑے یا بدن پر لگ جائے تو اس کی کتنی مقدار معاف ہے؟

جواب: یہ اگر پھیلاؤ میں ایک روپیہ کے سکہ کے برابر یا اس سے کم ہو تو معاف ہے، اس کو دھوئے بغیر اسی کپڑے یا بدن میں نماز پڑھ لے تو نماز ہو جائے گی لیکن نہ دھونا اور اسی طرح نماز پڑھتے رہنا مکروہ اور برا ہے۔ اگر روپیہ سے زیادہ ہو تو معاف نہیں ہے، اس کو دھوئے بغیر نماز نہ ہوگی۔

سوال: اگر نجاستِ غلیظہ میں سے گاڑھی چیز کپڑے یا بدن کو لگ جائے تو اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: اس کا حکم یہ ہے کہ اگر وزن میں ساڑھے چار ماشہ یا اس سے کم ہو تو بغیر دھوئے نماز درست ہو جائے گی، لیکن دھو لینا بہتر ہے، چھوڑے رکھنا مکروہ ہے اور اگر اس مقدار سے زیادہ لگ جائے تو بغیر دھوئے نماز نہ ہوگی۔

سوال: نجاست خفیفہ اگر کپڑے یا بدن میں لگ جائے تو اس کے بارے میں کیا حکم ہے؟

جواب: اگر نجاستِ خفیفہ کسی کپڑے یا بدن میں لگ جائے تو کپڑے یا بدن کے جس

Marfat.com

حصہ میں لگی ہے، اس حصہ کی چوتھائی سے کم ہو تو معاف ہے اور اگر مکمل چوتھائی یا اس سے زائد ہو تو معاف نہیں ہے۔

سوال: مذکورہ جواب کو مثال دے کر سمجھایئے!

جواب: اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر آستین میں لگی ہے تو آستین کی چوتھائی سے کم ہو۔ اگر کلی میں لگی ہے تو کلی کی چوتھائی سے کم ہو، اگر دوپٹہ میں لگی ہو تو اس کی چوتھائی سے کم ہو تب معاف ہے۔ اگر پوری چوتھائی کے برابر ہے تو معاف نہیں ہے۔

اسی طرح اگر بدن کے کسی عضو میں لگ جائے تب بھی یہی حکم ہے، مثلاً: اگر ہاتھ میں لگ گئی تو ہاتھ کی چوتھائی سے کم ہو۔ اگر ٹانگ میں لگ گئی ہو تو ٹانگ کی چوتھائی سے کم ہو، تب معاف ہے۔ غرضیکہ جس عضو میں بھی لگ جائے اس کی چوتھائی سے کم ہو۔ اگر پوری چوتھائی پر لگ جائے تو معاف نہیں ہے، اس کا دھونا واجب ہے، بغیر دھوئے نماز درست نہ ہوگی۔

سوال: نجاستِ غلیظہ اگر پانی میں پڑ جائے تو کیا حکم ہے؟

جواب: نجاستِ غلیظہ اگر پانی میں پڑ جائے تو پانی نجس غلیظ ہو جاتا ہے، چاہے کم پڑے یا زیادہ۔

سوال: نجاستِ خفیفہ اگر پانی میں پڑ جائے تو کیا حکم ہے؟

جواب: نجاستِ خفیفہ اگر پانی میں پڑ جائے تو وہ پانی نجس خفیف ہو جاتا ہے، چاہے کم پڑے یا زیادہ۔

سوال: کپڑے میں نجس تیل لگ جائے تو اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: اگر تیل ہتھیلی کے گہراؤ کے برابر یعنی روپے سے کم ہے لیکن دو ایک دن میں پھیل کر زیادہ ہو گیا تو جب تک روپے سے زیادہ نہ ہو تو معاف ہے اور جب بڑھ جائے تو معاف نہیں ہے، اب اس کا دھونا واجب ہے، بغیر دھوئے نماز نہ ہوگی۔

سوال: مچھلی کے خون کے بارے میں کیا حکم ہے؟

Marfat.com

جواب: مچھلی کا خون ناپاک نہیں ہے۔ اگر لگ جائے تو کچھ حرج نہیں۔ اسی طرح مکھی، کھٹمل، مچھر کا خون بھی ناپاک نہیں ہے۔

سوال: اگر پیشاب کی چھینٹیں سوئی کی نوک کے برابر پڑ جائیں تو ان کا کیا حکم ہے؟

جواب: اگر دیکھنے سے دکھائی نہ دیں تو ان سے کچھ فرق نہیں پڑتا، دھونا واجب نہیں ہے لیکن دھو لینا بہتر ہے۔

سوال: جو نجاست گاڑھی اور جسم والی ہو۔ مثلاً: پاخانہ، خون وغیرہ اس سے کیسے پاکی حاصل ہوگی؟

جواب: ایسی نجاست چاہے بدن میں لگے یا کسی کپڑے میں یا کسی برتن میں، اس کا حکم یہ ہے کہ اس کو اتنا دھوئے کہ نجاست ختم ہو جائے اور دھبہ جاتا رہے، چاہے جتنی دفعہ میں ختم ہو جب نجاست ختم ہو جائے گی تو کپڑا پاک ہو جائے گا۔

سوال: اگر ایک ہی دفعہ میں دھونے سے ختم ہو جائے تو کیا کافی ہے؟

جواب: اگر ایک دفعہ میں دھونے سے ختم ہو جائے کپڑا وغیرہ پاک ہو جائیں گے لیکن دو مرتبہ اور دھو لینا بہتر ہے۔ اگر دو مرتبہ میں صاف ہوتی تو ایک مرتبہ اور دھوئے غرضیکہ تین مرتبہ پورا کر لینا بہتر ہے۔ (۱)

سوال: اگر ایسی نجاست ہے کہ کئی مرتبہ دھونے اور نجاست ختم ہو جانے پر بھی داغ دھبہ رہ گیا یا بدبو نہیں گئی تو اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: ایسی صورت میں اگر کچھ دھبہ وغیرہ رہ گیا، تب بھی کپڑا پاک ہو گیا۔ صابن وغیرہ لگا کر دھبہ چھڑانا اور بدبو ختم کرنا ضروری نہیں ہے۔

سوال: جس نجاست کا ظاہری وجود نہیں ہوتا جیسے پیشاب وغیرہ...... تو اس کے پاک

۱- اگر بہتے پانی مثلاً نلکے کے نیچے دھویا جائے تو اتنے دیر پانی کے نیچے رکھنا اور ملنا کہ نجاست بہہ جانے کا غالب گمان ہو، کافی ہے۔ تین مرتبہ دھونے کا حکم اس وقت ہے جب مگے لوٹے وغیرہ سے پانی بھر کر ڈالا جائے۔

Marfat.com

کرنے کا کیا طریقہ ہے؟

جواب: اگر پیشاب جیسی کوئی چیز لگ گئی جس کا جسم نہیں ہوتا تو اس کو تین مرتبہ دھوئے، ہر مرتبہ نچوڑے اور تیسری مرتبہ دھو کر اچھی طرح نچوڑے تب پاک ہوگا۔

سوال: اگر نجاست ایسی چیز پر لگی ہے جس کو نچوڑ نہیں سکتے تو اس کے پاک کرنے کا کیا طریقہ ہے؟

جواب: اگر نجاست ایسی چیز پر لگی ہے جس کو نچوڑ نہیں سکتے جیسے: تخت، زیور، مٹی یا چینی وغیرہ کے برتن، بوتل، جوتا وغیرہ تو ان کے پاک کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ ایک مرتبہ دھو کر رک جائے، جب پانی ٹپکنا بند ہو جائے تو پھر دوبارہ دھوئے اور پھر رک جائے، پھر جب پانی ٹپکنا بند ہو جائے تب پھر دھوئے۔ اس طرح تین مرتبہ کرنے سے وہ چیز پاک ہو جائے گی۔

سوال: اگر جوتے یا چمڑے کے موزے میں جسم والی نجاست لگ کر سوکھ جائے تو اس کے پاک کرنے کا کیا طریقہ ہے؟

جواب: جوتے یا چمڑے کے موزے وغیرہ میں اگر جسم والی نجاست لگ کر سوکھ جائے، جیسے: گوبر، پاخانہ، خون، منی وغیرہ تو اس کو زمین پر خوب گھس کر نجاست کو ختم کر دیا جائے تو وہ چیز پاک ہو جاتی ہے۔ ایسے ہی کھرچ ڈالنے سے بھی پاک ہو جاتی ہے۔

سوال: اگر سوکھی نہ ہو تو کیا حکم ہے؟

جواب: سوکھی نہ ہو تب بھی اگر اتنا رگڑے اور گھسے کہ نجاست کا نام و نشان باقی نہ رہے تو پاک ہو جائے گی۔

سوال: اگر پیشاب جیسی پتلی نجاست جوتے یا چمڑے کے موزے جیسی چیز میں لگ گئی تو اس کے پاک کرنے کا کیا طریقہ ہے؟

جواب: ایسی صورت میں دھونا ضروری ہے بغیر دھوئے پاک نہ ہوگا۔

Marfat.com

سوال: اگر بدن یا کپڑے میں منی لگ کر سوکھ گئی ہو تو ان کے پاک کرنے کا کیا طریقہ ہے؟
جواب: اگر سوکھ گئی تو اسے کھرچ کر خوب مَل ڈالنے سے پاک ہو جائیں گے اور اگر ابھی تک سوکھی نہ ہو تو دھونا ضروری ہے۔

سوال: شیشہ، چھری، چاقو، چاندی، سونے کے زیور، پھول، تانبے، لوہے، شیشے وغیرہ جیسی چیزیں اگر ناپاک ہو جائیں تو ان کے پاک کرنے کا کیا طریقہ ہے؟
جواب: ان کے پاک کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ خوب پونچھ لے اور رگڑ دے یا مٹی سے مانجھ ڈالے۔ اگر ان پر نقش بنے ہوئے ہوں تو چونکہ نجاست ان نقوش میں سرایت کر جائے گی اور پونچھنے اور رگڑنے سے بھی مکمل طور پر نہ نکلے گی اس لیے ان کا دھونا ضروری ہے، بغیر دھوئے پاک نہ ہوں گے۔

سوال: اگر زمین پر نجاست پڑ گئی تو اس کا کیا حکم ہے؟
جواب: اگر زمین پر نجاست پڑ گئی اور پھر ایسی سوکھ گئی کہ نجاست کا نشان بالکل جاتا رہا نہ تو نجاست کا دھبہ باقی ہے نہ ہی بدبو آتی ہے تو اس طرح سوکھ جانے سے زمین پاک ہو جاتی ہے۔

سوال: کیا ایسی زمین سے تیمّم کرنا درست ہے؟
جواب: ایسی زمین سے تیمّم کرنا درست نہیں ہے۔ ہاں! البتہ ایسی زمین پر نماز پڑھنا درست ہے۔

سوال: جو اینٹیں یا پتھر، چونا یا گارے وغیرہ سے زمین پر خوب جما دیے گئے ہوں ان پر نجاست پڑ جائے تو پاک کرنے کی کیا صورت ہوگی؟
جواب: اگر اس طرح جما دیے گئے ہیں کہ کھودے بغیر وہاں سے جدا نہ ہو سکیں تو ان کا حکم وہی ہے جو زمین پر نجاست پڑ جانے کا ہے کہ سوکھ جانے اور نجاست کا نشان نہ رہنے سے پاک ہو جائیں گے۔

Marfat.com

سوال: اگر شہد، شیرہ، گھی یا تیل ناپاک ہو گئے تو ان کے پاک کرنے کا کیا طریقہ ہے؟

جواب: مثال کے طور پر اگر تیل ناپاک ہو گیا ہے تو جتنا یہ ناپاک تیل ہے، اتنا یا اس سے زیادہ اس میں پانی شامل کریں اور اسے پکنے کے لیے رکھ دیں۔ جب یہ پانی پک پک کر ختم ہو جائے تو اور پانی ڈال دیں اور پکائیں اس طرح تین مرتبہ کرنے سے پاک ہو جائے گا۔

سوال: کیا اس طریقہ کے علاوہ ان کو پاک کرنے کا کوئی دوسرا طریقہ بھی ہے؟

جواب: جی ہاں! ایک طریقہ اور ہے وہ یہ کہ جتنا گھی یا تیل ہے، اتنا ہی پانی ڈال کر ہلائیں۔ جب نجاست پانی کے اوپر آ جائے تو کسی طرح سے اوپر سے اسے اُٹھا لیں، اس طرح تین مرتبہ پانی ملا کر اُٹھا لیں تو پاک ہو جائے گا۔

سوال: گھی اگر جم گیا تو اب کیا کریں؟

جواب: گھی اگر جم گیا ہے تو اب پانی ڈال کر اسے آگ پر رکھ دیں جب پگھل جائے تو اس نجاست کو نکال لیں۔

سوال: پیر دھو کر ناپاک زمین پر چلی یعنی گیلے پاؤں کے ساتھ اور ناپاک مٹی پیروں کے ساتھ لگ گئی تو اب کیا حکم ہے؟

جواب: ایسی صورت میں اگر پیر کا نشان زمین پر بن گیا تو پیر ناپاک نہ ہوگا، ہاں! اگر پیر کے پانی سے زمین اتنی بھیگ گئی کہ زمین کی کچھ مٹی یا ناپاک پانی پیر کے ساتھ لگ گیا تو پیر ناپاک ہو جائے گا۔

سوال: اگر ناپاک مہندی ہاتھوں، پیروں میں لگا دی تو اب نجاست کیسے زائل ہو گی؟

جواب: تین مرتبہ اس طرح دھو لیا جائے کہ صاف پانی گرنے لگے، ہاتھ، پیر پاک ہو جائیں گے۔

سوال: اگر ناپاک سرمہ یا کاجل آنکھوں میں لگا لیا تو اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: اس کا پونچھنا اور دھونا واجب نہیں ہے۔ ہاں! اگر پھیل کر آنکھ کے باہر نکل آیا تو

Marfat.com

اب پونچھنا اور دھونا واجب ہو جائے گا۔ یعنی اس جگہ کا دھونا نماز کے لیے ضروری ہو گا جو آنکھ کے باہر ہے۔

سوال: اگر ناپاک تیل سر میں ڈال لیا یا بدن پر لگا لیا تو کیا حکم ہے؟

جواب: تین مرتبہ دھونے سے پاک ہو جائے گا۔ صابن، شیمپو لگا کر تیل کا چھڑانا واجب نہیں ہے۔

سوال: اگر نجس پانی میں بھیگا کپڑا پاک کپڑے کے ساتھ لپیٹ کر رکھ دیا تو پاک کپڑے کا کیا حکم ہو گا؟

جواب: ایسی صورت میں اگر ناپاک کپڑے کی تری یعنی نمی پاک کپڑے میں آ گئی لیکن نہ تو اس میں نجاست کا کچھ رنگ آیا نہ بدبو آئی، مگر پاک کپڑا اتنا بھیگ گیا ہو کہ نچوڑنے سے ایک آدھ قطرہ ٹپک پڑے یا نچوڑتے وقت ہاتھ بھیگ جائیں تو پاک کپڑا بھی نجس شمار ہو گا ورنہ نہیں۔

سوال: دو تہہ کا ایک کپڑا ہے اس کی ایک تہہ ناپاک ہے اور دوسری پاک ہے تو کیا اس پر نماز پڑھنا درست ہے؟

جواب: اگر دونوں تہیں سلی ہوئی نہ ہوں تو پاک تہہ پر نماز پڑھنا درست ہے اور اگر سلی ہوئی ہوں تو پاک تہہ پر بھی نماز پڑھنا درست نہیں ہے۔

Marfat.com

حیض اور استحاضہ کا بیان

سوال: حیض کسے کہتے ہیں؟

جواب: ہر مہینے بالغ عورت کو جو خون آتا ہے اسے "حیض کہتے ہیں۔ بشرطیکہ وہ بیمار،[۱] حاملہ یا بہت معمر نہ ہو۔

سوال: حیض کی کم سے کم اور زیادہ سے زیادہ مدت کتنی ہے؟

جواب: حیض کی کم سے کم مدت تین دن تین رات ہے۔ اگر تین دن تین رات سے ذرا بھی کم ہوا تو وہ حیض نہیں استحاضہ ہے۔ حیض کی زیادہ سے زیادہ مدت دس دن دس راتیں ہیں اگر اس سے ذرا بھی زائد ہو گیا تو وہ زائد حیض نہیں، استحاضہ ہے۔

سوال: استحاضہ کسے کہتے ہیں؟

جواب: بیماری وغیرہ کی وجہ سے جو خون آتا ہے اسے "استحاضہ" کہتے ہیں۔ اسی طرح حیض ونفاس کے اصل خون سے پہلے اور بعد میں جو زائد خون آتا ہے اسے "استحاضہ" کہتے ہیں۔

سوال: حیض کی مدت میں ایک رنگ کا خون آتا ہے یا مختلف رنگوں کا؟

جواب: سرخ، زرد، سبز، خاکی یعنی مٹیالا اور سیاہ رنگ حیض میں آ سکتا ہے۔ جو کپڑا یا گدی وغیرہ رکھی ہو، جب تک وہ سفید دکھائی نہ دے حیض ہے اور جب بالکل سفید دکھائی دے کہ جیسی رکھی تھی ویسی ہی ہے تو اب حیض سے پاک ہو گئی۔

سوال: حیض کی ابتدائی اور انتہائی عمر کیا ہے؟

۱- یعنی اسے خون آنے کی بیماری مثلاً نیکوریا وغیرہ نہ ہو۔

Marfat.com

جواب: حیض کی ابتدائی عمر نو برس ہے۔ نو برس سے پہلے کسی کو حیض نہیں آتا اور انتہائی عمر پچپن برس ہے اور یہ عام طور پر ایک معمول ہے لیکن اس کے بعد آنا بھی ممکن ہے۔ اس لیے اگر پچپن برس کے بعد خون آ جائے تو اگر خوب سرخ یا سیاہ ہو تو حیض ہے اور اگر اس کے علاوہ ہو تو استحاضہ ہے اور یہ جب ہے کہ پہلے سے اس رنگ کا خون آنے کی عادت نہ ہو، اگر حیض کے زمانہ میں بھی اس عورت کو یہ رنگ آیا کرتے تھے تو یہ حیض ہی سمجھا جائے گا۔

سوال: اگر کسی کی عادت تین دن یا چار دن حیض آنے کی ہے پھر کسی ماہ میں زیادہ آ گیا تو اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: ایسی صورت میں جب تک دس دن سے نہ بڑھ جائے، سب حیض ہے اور اگر دس دن سے بھی بڑھ گیا تو جتنے دن پہلے سے عادت ہے وہ حیض ہے باقی سب استحاضہ ہے۔

سوال: اس مسئلہ کو مثال دے کر وضاحت سے سمجھائیے۔

جواب: اس کی مثال یہ ہے کہ کسی کو تین دن حیض آنے کی عادت ہے لیکن کسی مہینہ میں نو دن یا دس دن رات خون آ گیا تو وہی تین دن تو حیض کے ہیں۔ باقی دنوں کا خون سب استحاضہ ہے۔

سوال: ان دنوں کی نمازوں کا کیا حکم ہے؟

جواب: دس دن رات تک تو نماز نہ پڑھے کہ اندیشہ ہے حیض ہو لیکن جیسے ہی دس دن دس رات سے بڑھے، فوراً پاک ہو کر نماز پڑھے اور تین دن تین رات کے علاوہ باقی دنوں کی قضا پڑھے اور یہ قضا پڑھنا اس پر واجب ہے۔

سوال: ایک عورت ہے جس کی کوئی عادت مقرر نہیں ہے، کبھی چار دن خون آتا ہے، کبھی سات دن، اس طرح بدلتا رہتا ہے تو اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: ایسی عورت کے لیے یہ سب حیض شمار ہوگا۔

سوال: ایسی عورت کو اگر کبھی دس دن سے بھی بڑھ جائے تو کیا حکم ہے؟

جواب: ایسی صورت میں دیکھا جائے گا کہ اس سے پہلے مہینہ میں کتنے دن حیض آیا تھا؟ بس اتنے دن حیض کے شمار کریں گے اور باقی سب استحاضہ ہے۔ ان دنوں کی نماز روزہ کی قضا واجب ہوگی۔

سوال: اگر کسی لڑکی کو پہلی مرتبہ خون آیا تو اس کے بارے میں کیا احکام ہیں؟

جواب: ایسی صورت میں اگر دس دن سے کم ہو تو سب حیض ہے، اگر دس دن ہو تو بھی سب حیض ہے اور اگر دس دن سے بڑھ گیا تو دس دن حیض ہے اور جو بڑھ گیا وہ استحاضہ ہے۔ اگر یہ مہینوں چلتا رہا یعنی برابر کئی مہینے تک جاری رہا تو جس تاریخ کو شروع ہوا ہر مہینہ میں اسی تاریخ سے لے کر دس دن تک حیض شمار کریں گے اور باقی بیس دن استحاضہ شمار ہوگا۔

سوال: دو حیض کے درمیان میں پاک رہنے کی کم سے کم اور زیادہ سے زیادہ مدت کتنی ہے؟

جواب: دو حیض کے درمیان پاک رہنے کی کم سے کم مدت پندرہ دن ہے اور زیادہ کی کوئی مدت مقرر نہیں، سالوں تک بھی ہوسکتی ہے، چنانچہ اگر کسی کو حیض آنا بند ہو جائے تو جتنے مہینے تک نہ آئے وہ پاک رہے گی۔

سوال: اگر کسی کو ایک یا دو دن خون آیا، پھر پندرہ دن پاک رہی، پھر ایک یا دو دن خون آ گیا تو اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: ایسی صورت میں پندرہ دن سے پہلے اور بعد میں ایک دو دن جو خون آیا وہ حیض شمار نہ ہوگا بلکہ یہ استحاضہ ہے۔

سوال: اگر ایک دو دن خون آیا پھر پندرہ دن سے کم پاک رہی پھر ایک دو دن خون آیا تو اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: ایسی صورت میں جن دنوں پاک رہی، ان کا کچھ اعتبار نہیں ہے بلکہ یوں سمجھیں گے کہ گویا برابر اتنے دن خون جاری رہا۔ اب اس کی جتنے دن کی عادت ہے، وہ تو حیض ہے باقی سب استحاضہ ہے۔

سوال: حمل کے زمانہ میں اگر خون آ جائے تو اس کا کیا حکم ہے؟

Marfat.com

جواب: ایسی حالت میں اگر خون آجائے تو وہ حیض نہیں بلکہ استحاضہ ہے، یہاں تک کہ بچہ نکلنے سے پہلے پہلے جو خون آتا ہے، وہ بھی استحاضہ کہلاتا ہے اور پیدا ہونے کے بعد جو خون آتا ہے، وہ نفاس کہلاتا ہے۔

Marfat.com

حیض کے احکام

سوال: حیض کے زمانہ میں نماز روزہ کا کیا حکم ہے؟

جواب: اس زمانہ میں نماز پڑھنا اور روزہ رکھنا جائز نہیں ہے، ہاں البتہ اتنا فرق ہے کہ نماز تو بالکل معاف ہو جاتی ہے، پاک ہونے کے بعد قضا پڑھنا واجب نہیں لیکن روزہ بالکل معاف نہیں ہوتا، پاک ہونے کے بعد قضا کرنا واجب ہے۔

سوال: اگر کسی کو نماز پڑھتے ہوئے حیض آ گیا تو کیا حکم ہے؟

جواب: اگر فرض نماز پڑھتے ہوئے ایسا ہوا تو نماز چھوڑ دے، یہ نماز بالکل معاف ہوگئی۔ اس کی قضا پڑھنا بھی واجب نہیں ہے۔ اگر نفل یا سنت میں ایسی صورت پیش آ گئی تو نماز ختم کر دے لیکن پاک ہونے کے بعد اس کی قضا پڑھنا واجب ہے۔

سوال: اگر کسی کو روزہ کی حالت میں حیض آ گیا تو کیا حکم ہے؟

جواب: اگر آدھا دن گزرنے کے بعد بھی ایسی صورت پیش آ گئی تو وہ روزہ ٹوٹ گیا، چاہے فرض ہو یا نفل، پاک ہونے کے بعد قضا رکھے۔

سوال: ابھی تک نماز نہیں پڑھی تھی کہ نماز کے بالکل آخری وقت میں حیض آ گیا تو اس نماز کا کیا حکم ہے؟

جواب: ایسی صورت میں نماز معاف ہوگئی قضا پڑھنا واجب نہیں۔

سوال: حیض کے زمانہ میں میاں بیوی کے تعلق کی کیا حد ہے؟

جواب: خاص تعلق یعنی صحبت کرنا تو جائز نہیں ہے اور یہ کہ عورت کے ناف سے لے کر

Marfat.com

گھٹنے تک کا جسم مرد کے کسی عضو سے مس نہ ہو، اس کے علاوہ باقی باتیں درست ہیں، جیسے: کھانا پینا، لیٹنا وغیرہ۔

سوال: کسی کی عادت پانچ دن یا نو دن ہے، اب عادت کے مطابق خون بند ہو گیا تو کیا اس کے لیے صحبت کرنا درست ہے؟

جواب: ایسی صورت میں جب تک غسل نہ کرے صحبت درست نہیں ہے اور اگر غسل نہ کیا ہو تو خون بند ہونے کے بعد ایک نماز کا وقت گزر جائے کہ ایک نماز کی قضا اس کے ذمہ واجب ہو جائے تب تو صحبت درست ہے اس سے پہلے درست نہیں ہے۔

سوال: اگر عادت پانچ دن کی تھی اور خون چار دن آ کر بند ہو گیا تو نماز اور صحبت کے بارے میں کیا حکم ہے؟

جواب: ایسی صورت میں غسل کر کے نماز پڑھنا واجب ہے لیکن جب تک پانچ دن پورے نہ ہو جائیں، صحبت کرنا درست نہیں ہے کیونکہ اندیشہ ہے کہ خون پھر نہ آ جائے۔

سوال: اگر ایک دو دن خون آ کر بند ہو گیا تو اس کے بارے میں کیا حکم ہے؟

جواب: ایسی صورت میں غسل کرنا واجب نہیں ہے، وضو کر کے نماز پڑھے لیکن ابھی تعلق قائم کرنا درست نہیں ہے۔ اگر پندرہ دن سے پہلے دوبارہ آ جائے تو سمجھا جائے کہ وہ حیض کا زمانہ تھا، اب عادت دیکھ کر جتنے دن حیض کے ہوں وہ نکال کر باقی دن کی نماز، روزہ قضا کرے اور اگر پندرہ دن گزر گئے اور خون نہیں آیا تو وہ ایک دو دن استحاضہ کے سمجھے اور جو نمازیں ان دنوں چھوڑی تھیں ان کی قضا پڑھے۔

سوال: اگر حیض بالکل نماز کے آخری وقت میں بند ہوا تو کیا حکم ہے؟

جواب: اگر دس دن سے کم آیا اور ایسے وقت بند ہوا کہ نماز کا وقت بالکل تنگ ہے کہ جلدی اور پھرتی سے غسل کے فرائض ادا کر کے غسل کر کے اتنا وقت باقی رہتا ہے کہ جس میں صرف ایک مرتبہ اللہ اکبر کہہ کر نیت باندھ سکتی ہے، اس سے زیادہ کچھ نہیں پڑھ سکتی، تب بھی نماز اس پر واجب ہو گئی، قضا پڑھنا پڑے گی۔ اگر اس سے بھی کم وقت ہو تو نماز پڑھنا

معاف ہے، قضا پڑھنا واجب نہ ہوگی۔ اگر دس دن پورے آیا ہو تو اب اگر وقت صرف اتنا ہے کہ بس ایک مرتبہ اللہ اکبر کہہ سکتی ہے، غسل کرنے کی بھی گنجائش نہیں ہے تو بھی نماز واجب ہو جائے گی اور قضا پڑھنا پڑے گی۔

سوال: اگر رمضان شریف میں رات کو پاک ہوئی تو کیا حکم ہے؟

جواب: ایسی صورت میں اگر پورے دس دن تک حیض آیا ہو اور ایسے وقت میں پاک ہوئی ہو کہ صرف اللہ اکبر بھی نہیں کہہ سکتی کہ سحری کا وقت ختم ہو گیا تب بھی صبح کا روزہ واجب ہے۔ چاہیے کہ نیت کر لے اور صبح کو غسل کر لے۔ اگر دس دن سے کم حیض آیا اور ایسے وقت پاک ہوئی کہ صرف فرائضِ غسل ادا کر کے غسل تو کر لے گی لیکن روزہ کا وقت ختم ہونے سے پہلے اللہ اکبر نہیں کہہ سکتی تب بھی روزہ واجب ہوگا۔ اگر غسل نہ کیا ہو تو چاہیے کہ نیت کر لے اور صبح کو غسل کر لے۔ اگر دس دن کم آیا اور ایسے وقت بند ہوا کہ پھرتی سے غسل کرنے کا بھی وقت نہیں ہے تو روزہ رکھنا جائز نہیں ہے لیکن سارا دن روزہ داروں کی طرح رہے اور پھر اس کے بعد قضا رکھے۔

تنبیہ: معلّمہ صاحبہ یہاں دس دن اور دس دن سے کم کے فرق کو خوب اچھی طرح واضح کر کے سمجھائیں۔

Marfat.com

نفاس کا بیان

سوال: نفاس کسے کہتے ہیں اور اس کی کم سے کم اور زیادہ سے زیادہ مدت کیا ہے؟

جواب: بچہ پیدا ہو جانے کے بعد جو خون آتا ہے اس کو ''نفاس'' کہتے ہیں۔ اس کی زیادہ سے زیادہ مدت چالیس دن ہے اور کم کی کوئی مقدار متعین نہیں ہے اگر ایک آدھ گھنٹہ بھی خون آکر بند ہو جائے تو وہ بھی نفاس ہے۔

سوال: اگر بچہ پیدا ہونے کے بعد کسی کو بالکل خون نہ آیا تو کیا اس پر بھی غسل واجب ہوتا ہے؟

جواب: جی ہاں! ایسی صورت میں بھی غسل واجب ہوتا ہے؟

سوال: اگر آدھا یا آدھے سے کم یا آدھے سے زیادہ بچہ نکل آیا لیکن پورا نہیں نکلا تو اس وقت جو خون آئے، اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: ایسی صورت میں جو خون آئے وہ نفاس کے حکم میں ہے اور اگر آدھے سے کم نکلا، اس وقت جو خون آیا وہ استحاضہ کے حکم میں ہے۔ اگر ہوش و حواس باقی ہوں اور نماز کا وقت ہو جائے تو اس وقت بھی نماز پڑھے، اگرچہ اشارہ ہی سے کیوں نہ ہو، قضا نہ کرے ورنہ گناہ گار ہوگی۔

سوال: ایسی صورت میں اگر بچہ کے ضائع ہو جانے کا ڈر ہو تو کیا کرے؟

جواب: اگر کوئی ایسا اندیشہ ہو تو اس وقت نہ پڑھے بعد میں قضا کر لے۔

سوال: اگر کسی کا حمل گر گیا اور اس کے بعد خون نکلا تو اس کا کیا حکم ہے؟

Marfat.com

جواب: ایسی صورت میں اگر بچہ کا ایک آدھ عضو بن گیا ہو تو اس کے بعد آنے والا خون نفاس کے حکم میں ہے اور اگر بچہ کا کوئی عضو نہیں بنا بس گوشت ہی گوشت ہے تو اس کے بعد نکلنے والا خون نفاس نہیں ہے اگر وہ خون حیض بن سکے تو حیض ہے یعنی مدت و عادت دیکھنے کے بعد اور اگر حیض نہ بن سکے تو استحاضہ ہے۔

سوال: اگر خون چالیس دن سے بڑھ گیا تو اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: اگر پہلا بچہ ہے تو ایسی صورت میں چالیس دن نفاس کے ہیں اور جتنا زیادہ آیا ہے وہ استحاضہ ہے۔ فوراً نہا دھو کر نماز پڑھنا شروع کردے بند ہونے کا انتظار نہ کرے۔ اگر یہ پہلا بچہ نہیں ہے اس سے پہلے بھی یہ معاملہ پیش آچکا ہے تو اپنی عادت کو دیکھے کہ پہلے کتنے دن نفاس آیا تھا؟ جتنے دن نفاس کی عادت ہو اتنے دن نفاس کے شمار کرے، باقی استحاضہ ہے۔

سوال: اگر کسی کی عادت تیس دن نفاس آنے کی ہے اور اب کی بار تیس دن پر بھی بند نہ ہوا تو کیا حکم ہے؟

جواب: ایسی صورت میں ابھی غسل نہ کرے بلکہ انتظار کرے اگر چالیس دن پر بند ہو گیا تو یہ سب نفاس ہے اور اگر چالیس دن سے بڑھ گیا تو تیس دن نفاس کے ہیں، باقی سب استحاضہ ہے۔ اب غسل کر کے ان دس دن کی نماز روزہ قضا کرے۔

Marfat.com

حیض، نفاس اور جنابت کے احکام

سوال: نفاس کی حالت میں نماز روزہ کا کیا حکم ہے؟

جواب: نماز تو بالکل معاف ہے، روزہ کی بعد میں قضا کرنا ہوگی۔

سوال: جس مرد وعورت پر غسل کرنا واجب ہو، ان کے لیے کون سے اعمال جائز نہیں؟

جواب: جس مرد وعورت پر غسل واجب ہو، جیسے: جُنبی اور جس عورت پر غسل واجب ہو جیسے حیض ونفاس والی تو ان کو مسجد میں جانا، کعبہ شریف کا طواف کرنا، کلام مجید پڑھنا اور کلام مجید کا چھونا جائز نہیں ہے۔

سوال: اگر کلام مجید جزدان میں یا کسی رومال وغیرہ میں ہو تو غسل واجب ہونے کی حالت میں اس کے اُٹھانے کا کیا حکم ہے؟

جواب: قرآن کریم کسی جزدان میں ہو یا رومال میں یا کسی کپڑے وغیرہ میں لپٹا ہوا ہو تو اگر یہ چیزیں جلد کے ساتھ سلی ہوئی ہوں تو چھونا اور اُٹھانا درست نہیں ہے اور اگر جلد کے ساتھ سلی ہوئی نہ ہوں بلکہ الگ کرنے یا اُتارنے سے اُتارا جاسکتا ہو تو ان کے ساتھ قرآن پاک کا چھونا اور اُٹھانا درست ہے۔

سوال: جس کا وضو نہ ہو کیا اس کو کلام مجید اُٹھانا یا پڑھنا درست ہے؟

جواب: وضو نہ ہونے کی صورت میں چھونا تو درست نہیں، البتہ زبانی پڑھنا درست ہے۔

سوال: جس کتبے، سکّے طشتری، تعویذ یا کسی چیز میں قرآن پاک کی کوئی آیت لکھی ہوئی ہو تو اس حالت میں اس کو چھونے کا کیا حکم ہے؟

جواب: اس حالت میں ان لوگوں کے لیے ان سب چیزوں کا چھونا درست نہیں ہے۔ البتہ اگر کسی تھیلی، کیس وغیرہ میں رکھے ہوں تو اس تھیلی کو رو غیرہ کو چھونا اور اُٹھانا درست ہے۔

سوال: کیا ایسے لوگوں کو کرتے کے دامن یا دوپٹہ کے آنچل سے قرآن پاک پکڑنا درست ہے؟

جواب: درست نہیں ہے، البتہ اگر بدن سے الگ کوئی کپڑا ہو، جیسے: رومال وغیرہ تو اس سے پکڑ کر اُٹھانا یا چھونا درست ہے۔

سوال: ایسی حالت میں قرآن پاک پڑھنے کے بارے میں کیا حکم ہے؟

جواب: ایسی حالت میں قرآن پاک پڑھنے کی اجازت نہیں ہے۔ نہ زبانی نہ ہی دیکھ کر۔ پوری آیت پڑھنا تو بالکل جائز نہیں ہے لیکن اگر پوری آیت نہ پڑھے بلکہ آیت کا ذرا سا ٹکڑا یا آدھی آیت پڑھے تو جائز ہے لیکن وہ آدھی آیت بھی اتنی بڑی نہ ہو کہ کسی چھوٹی آیت کے برابر ہو جائے۔

سوال: قرآن پاک کی ایسی آیات کہ جن میں دُعا کا مضمون ہے ان کو ایسی حالت میں پڑھنے کا کیا حکم ہے؟

جواب: اگر سورۂ فاتحہ پوری دُعا کی نیت سے پڑھے یا اور کوئی آیات کہ جن میں دُعا کا مضمون ہے ان کو دُعا کی نیت سے پڑھے، تلاوت کے ارادہ سے نہ پڑھے تو جائز ہے...... جیسے ربنا اٰتنا فی الدنیا حسنة...... اور ربنا لا تؤاخذنا...... وغیرہ۔

سوال: ایسی حالت میں دُعائے قنوت کا پڑھنا کیسا ہے؟

جواب: جائز ہے۔

سوال: اگر کوئی عورت قرآن پاک پڑھاتی ہے تو اس حالت میں وہ کیا کرے؟

جواب: ایسی حالت میں اس کے لیے ہجے کروانا درست ہے اور رواں کرواتے وقت پوری آیت پڑھنا جائز نہیں ہے بلکہ ایک ایک، دو دو لفظ کے بعد سانس توڑ دیا کرے اور

Marfat.com

کاٹ کاٹ کر آیت کا رواں کروائے۔

سوال: ایسی حالت میں کلمہ، درود شریف پڑھنا، اللہ تعالیٰ کا نام لینا، استغفار پڑھنا یا کوئی وظیفہ پڑھنا کیسا ہے؟

جواب: یہ سب چیزیں پڑھنا جائز ہے، منع نہیں ہے۔

سوال: اگر کسی پر کسی وجہ سے غسل واجب تھا اور ابھی غسل نہ کر پائی تھی کہ حیض آ گیا تو اب کیا حکم ہے؟

جواب: ایسی صورت میں اس پر غسل واجب نہیں رہا، جب حیض سے پاک ہو جائے تب غسل کر لے۔ ایک ہی غسل دونوں کی طرف سے کافی ہو جائے گا۔

مسئلہ: حیض کے دنوں میں مستحب ہے کہ نماز کے وقت وضو کر کے کسی پاک جگہ تھوڑی دیر بیٹھ کر اللہ اللہ کر لیا کرے تا کہ نماز کی عادت چھوٹ نہ جائے اور پاک ہو جانے کے بعد نماز سے جی نہ گھبرائے۔

تنبیہ: معلّمہ صاحبہ ان مسائل کو خوب وضاحت سے اچھی طرح ذہن نشین کرائیں کہ خواتین ان مسائل سے اکثر ناواقف ہوتی ہیں اور پوچھنے میں شرم کرتی ہیں۔

Marfat.com

نماز کا بیان

نماز کے اوقات:

اللہ تبارک وتعالیٰ نے پانچ نمازیں مسلمانوں پر فرض فرمائی ہیں اور اس میں کسی مسلمان کا اختلاف نہیں ہے کہ جو ان کو فرض نہ مانے، وہ کافر ہو جاتا ہے۔ ان پانچوں نمازوں کے اوقات شریعت نے متعین کر دیے ہیں۔

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کو بے وقت یعنی اس کے مستحب وقت کے بعد پڑھنے والوں کے بارے میں ارشاد فرمایا کہ یہ منافق کی نماز ہے کہ بیٹھے بیٹھے سورج کا انتظار کرتا رہتا ہے اور جب سورج پیلا پڑ جائے تو کھڑے ہو کر (جلدی جلدی مرغ کی طرح) چار ٹھونگیں مار لیتا ہے اور اللہ کو ان (سجدوں) میں بس ذرا سا یاد کرتا ہے۔

فرض نمازوں کا وقت:

سوال: فجر کا وقت کب شروع ہوتا ہے اور کب ختم ہوتا ہے؟

جواب: فجر کا وقت صبح صادق ہوتے ہی شروع ہو جاتا ہے اور سورج کا طلوع شروع ہونے تک باقی رہتا ہے یعنی جب آفتاب طلوع ہونا شروع ہوتا ہے تو نماز فجر کا وقت ختم ہو جاتا ہے۔

سوال: ظہر کا وقت کب شروع ہوتا ہے اور کب ختم ہوتا ہے؟

جواب: ظہر کا وقت سورج ڈھل جانے کے بعد سے شروع ہو جاتا ہے اور جب تک ہر چیز کا سایہ اس کے اصلی سایہ کے علاوہ دوگنا نہ ہو جائے، باقی رہتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ ہر

Marfat.com

چیز کا سایہ جو عین زوال کے وقت ہوتا ہے، اس کو چھوڑ کر جب سایہ اس چیز سے دوگنا یعنی ڈبل ہو جائے تو اس وقت نماز ظہر کا وقت ختم ہو جاتا ہے۔

سوال: نمازِ عصر کا وقت کب شروع ہوتا ہے اور کب ختم ہوتا ہے؟

جواب: نمازِ ظہر کا وقت ختم ہونے کے بعد نمازِ عصر کا وقت شروع ہو جاتا ہے اور سورج چھپنے تک باقی رہتا ہے لیکن جب سورج زرد پڑ جائے تو نمازِ عصر کا مکروہ وقت شروع ہو جاتا ہے۔(۱)

سوال: نمازِ مغرب کا وقت کب شروع اور کب ختم ہوتا ہے؟

جواب: جب سورج چھپ جائے تو مغرب کا وقت شروع ہو جاتا ہے جو سرخ روشنی (جسے "شفق احمر" کہتے ہیں) غائب ہونے تک باقی رہتا ہے۔

سوال: گھنٹوں کے اعتبار سے بتائیے کہ تقریباً کتنے وقت تک نمازِ مغرب کا وقت رہتا ہے؟

جواب: گھنٹوں کے اعتبار سے تعیین ممکن نہیں۔ گھٹتا بڑھتا رہتا ہے۔ البتہ پاکستان کے علاقوں میں گھنٹہ بھر تو رہتا ہی ہے(۲) لہٰذا تھوڑی بہت دیر ہو جائے تو نماز کو قضا سمجھ کر چھوڑ نہ دینا چاہیے۔

سوال: نمازِ عشاء کا وقت کب شروع اور کب ختم ہوتا ہے؟

جواب: نمازِ مغرب کا وقت ختم ہوتے ہی عشاء کا وقت شروع ہو جاتا ہے اور صبح صادق تک باقی رہتا ہے لیکن آدھی رات کے بعد عشاء کا وقت مکروہ ہو جاتا ہے۔

تنبیہ: معلّمہ صاحبہ طالبات کو تنبیہ کرے کہ ان اوقات میں سے اول وقت میں نماز پڑھنے کی ہر ممکن کوشش کریں اور یہ کہ ان اوقات کے اندر اندر نماز ضرور ادا کریں۔ اکثر

۱- محتاط اندازے کے مطابق ایسا غروب سے تقریباً سولہ منٹ پہلے ہوتا ہے۔ (احسن الفتاویٰ: ۱۴۳/۲)

۲- دیکھیے: احسن الفتاویٰ: ۱۳۶/۲

Marfat.com

خواتین نماز صرف اس وجہ سے قضا کر دیتی ہیں کہ وہ سمجھتی ہیں کہ اذان کے ایک ڈیڑھ گھنٹہ بعد نماز کا وقت ختم ہو جاتا ہے۔ انہیں اچھی طرح آگاہ کیا جائے کہ جب تک دوسری نماز کا وقت شروع نہ ہو جائے نماز قضا نہیں ہوتی۔

ممنوع اوقات:

سوال: کچھ ایسے اوقات بھی ہیں جن میں کوئی نماز صحیح نہ ہو؟

جواب: جی ہاں! تین اوقات ایسے ہیں کہ جن میں کوئی نماز بھی صحیح نہیں ہوتی۔ نہ فرض نہ نفل۔ وہ اوقات یہ ہیں:

(۱) سورج نکلنے کے وقت۔

(۲) بالکل دوپہر کے وقت۔

(۳) سورج غروب ہونے کے وقت۔

ہاں البتہ اگر اس دن کی عصر کی نماز نہ پڑھی ہو اور سورج غروب ہونے لگے تو نماز عصر ادا کر سکتے ہیں۔

سوال: کیا ان تین اوقات کے علاوہ بھی کوئی ممنوع وقت ہے؟

جواب: دو وقت ایسے ہیں جن میں صرف نفل نماز نہیں پڑھ سکتے، البتہ قضا نماز، سجدۂ تلاوت وغیرہ ان میں بھی درست ہے۔[1] وہ دو وقت یہ ہیں:

(۱) فجر کا وقت شروع ہونے سے لے کر ختم ہونے تک، اس میں نفل نماز درست نہیں۔[2] صرف فجر کی دو سنتیں پڑھیں۔

(۲) عصر کی نماز کے بعد سورج غروب ہونے تک۔

سوال: فجر کی نماز میں دیر ہو گئی اور وقت صرف اتنا باقی ہے کہ اس میں صرف دو رکعت

۱- گویا فرض نماز کے لیے ممنوع وقت تین ہیں اور نفل کے لیے پانچ، تین پچھلے سوال والے اور دو یہ۔

۲- البتہ اگر تہجد پڑھ رہی تھی کہ فجر کا وقت شروع ہو گیا تو اس کو پورا کرنا بہتر ہے۔ (فتاویٰ شامیہ: ۱/۳۷٤)

Marfat.com

پڑھنے کی گنجائش ہے، ایسی صورت میں کیا کرے، سنت پڑھے کہ فرض؟

جواب: ایسی صورت میں جلدی سے فرض ادا کرے، سنت نہ پڑھے۔ جب سورج نکل کر ذرا روشنی ہو جائے، تب سنت پڑھ لے۔

سوال: فجر کی نماز پڑھتے ہوئے اگر سورج نکل آیا تو نماز ہو جائے گی یا دوبارہ پڑھے؟

ایسی صورت میں فجر ادا نہیں ہوئی، سورج نکلنے کے بعد ذرا روشنی ہو جائے تو قضا پڑھے۔

سوال: اگر عصر کی نماز پڑھتے ہوئے سورج غروب ہو جائے تو یہ نماز ہوئی یا نہیں؟

جواب: ایسی نماز ہوگئی۔ اب قضا پڑھنے کی ضرورت نہیں ہے۔

Marfat.com

نماز کے فرائض اور واجبات

سوال: نماز کے فرائض کتنے ہیں؟

جواب: نماز کے چودہ فرض ہیں۔ ان میں سے سات ایسے ہیں کہ جن کا نماز سے پہلے ہونا ضروری ہے، ان کو ''شرائط نماز'' کہتے ہیں اور سات فرائض ایسے ہیں جو نماز کے اندر ہونا ضروری ہیں، ان کو ''ارکانِ نماز'' کہتے ہیں۔

سوال: نماز کی شرائط بتایئے۔

جواب: (۱) بدن کا پاک ہونا (۲) کپڑوں کا پاک ہونا (۳) نماز کی جگہ کا پاک ہونا (٤) ستر چھپانا یعنی مردوں کو ناف سے گھٹنوں تک اور عورتوں کو چہرے، ہتھیلیوں اور قدموں کے علاوہ تمام بدن کا ڈھانکنا (۵) نماز کا وقت ہونا۔ (٦) قبلہ کی طرف رُخ کرنا۔ (۷) نماز کی نیت کرنا۔

سوال: نماز کے اندر والے فرائض (ارکانِ نماز) بیان کیجیے۔

جواب: (۱) تکبیر تحریمہ (۲) قیام یعنی کھڑا ہونا (۳) قرأت یعنی ایک بڑی آیت (جو مقدار میں کم از کم تین چھوٹی آیتوں کے برابر ہو) یا تین چھوٹی آیتیں یا ایک چھوٹی سورت پڑھنا (٤) رکوع (۵) سجدہ (٦) قعدۂ اخیرہ (۷) اپنے ارادہ سے نماز ختم کرنا۔

تنبیہ: معلمہ صاحبہ ان فرائض کو ترتیب وار یاد کروائیں اور ہر ایک کی وضاحت کریں۔

سوال: ان فرائض کا کیا حکم ہے؟

جواب: اگر ان فرائض میں سے کوئی فرض بھی جان بوجھ کر یا بھول کر رہ جائے تو سجدۂ

Marfat.com

سہو کرنے سے بھی نماز نہ ہوگی۔

سوال: نماز کے واجبات بیان کیجیے۔

جواب: (۱) سورۃ الفاتحہ پڑھنا۔ (۲) سورہ فاتحہ کے ساتھ کوئی سورت ملانا۔ (۳) فرضوں کی پہلی دو رکعتوں میں قراءت کرنا۔ (٤) سورۂ فاتحہ کو سورت سے پہلے پڑھنا۔ (۵) رکوع کرکے سیدھا کھڑا ہونا۔ (٦) دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنا۔ (۷) پہلا قعدہ کرنا۔ (۸) التحیات پڑھنا۔ (۹) لفظ سلام کے ساتھ نماز ختم کرنا۔ (۱۰) وتر میں دُعائے قنوت پڑھنا۔ (۱۱) دُعائے قنوت سے پہلے تکبیر کہنا۔

تنبیه: یہاں صرف خواتین کے بارے میں واجبات لکھے گئے ہیں۔

سوال: ان واجبات میں سے کوئی واجب چھوٹ گیا تو کیا حکم ہے؟

جواب: ان میں سے اگر کوئی واجب بھولے سے چھوٹ جائے تو سجدۂ سہو کرنا واجب ہوگا۔ اگر قصداً کسی واجب کو چھوڑ دیا تو دوبارہ نماز پڑھنا واجب ہے، سجدۂ سہو کرنے سے بھی کام نہ چلے گا۔

بدن چھپانا:

سوال: اگر دوپٹہ یا جسم پر موجود کوئی اور کپڑا باریک ہو کہ اس میں سے جسم جھلکتا ہو تو کیا نماز ہو جائے گی؟

جواب: اگر دوپٹہ یا جسم پر موجود کوئی اور کپڑا اتنا باریک ہو کہ اس میں سے جسم جھلکتا ہو تو نماز نہ ہوگی۔

سوال: اگر نماز پڑھتے ہوئے اچانک کوئی عضو جس کا ڈھانکنا نماز میں فرض ہے کھل گیا مثلاً: سر سے دوپٹہ سرک گیا تو اس کا حکم کیا ہے؟

جواب: اگر نماز پڑھتے ہوئے اچانک ایسا کوئی عضو کہ جس کو نماز میں ڈھانکنا فرض ہے، کھل گیا تو اگر چوتھائی برابر کھلا اور تین مرتبہ سبحان اللہ کہنے کے بقدر کھلا رہا تب تو نماز ٹوٹ

Marfat.com

جائے گی، دوبارہ پڑھنا ضروری ہے۔ اگر اتنی دیر نہیں لگی، کھلتے ہی ڈھک لیا تو نماز ہوگئی۔

مثال کے طور پر: چوتھائی پنڈلی یا چوتھائی ران یا چوتھائی بازو کھل گیا یا جیسے: کان کا چوتھائی یا چوتھائی سر یا چوتھائی پیٹ، چوتھائی پیٹھ، چوتھائی گردن، چوتھائی سینہ، چوتھائی چھاتی وغیرہ۔

بدن اور کپڑوں کا پاک کرنا:

سوال: اگر بدن یا کپڑے پر کچھ نجاست لگی ہے لیکن پانی کہیں نہیں ملتا تو کیا کرے؟

جواب: ایسی مجبوری کی صورت میں معافی ہے، اسی نجاست کے ساتھ نماز پڑھ لے یعنی اگر ایک میل شرعی کے اندر اندر پانی نہ ملے تو یہ شرعی مجبوری ہے بغیر دھوئے نجاست کے ساتھ نماز پڑھ لے، ہو جائے گی۔

سوال: اگر کوئی سفر میں ہے اور اس کے پاس تھوڑا سا پانی ہے۔ بدن یا کپڑے وغیرہ میں نجاست بھی لگی ہے اور وضو کی بھی ضرورت ہے۔ اگر نجاست دھوتے ہیں تو وضو کے لیے پانی نہیں بچتا اور اگر وضو کرتی ہے تو نجاست سے پاک نہیں ہو سکتی، اس صورت میں کیا کرے؟

جواب: ایسی صورت میں اس پانی سے نجاست دھو ڈالے پھر وضو کے لیے تیمّم کر لے۔

نماز کے وقت کا دھیان رکھنا:

سوال: کسی نے ظہر کی نماز پڑھی لیکن جب پڑھ چکی تو معلوم ہوا کہ جس وقت نماز پڑھی تھی اس وقت ظہر کا وقت نہیں رہا تھا بلکہ عصر کا وقت آ گیا تھا تو اب کیا حکم ہے؟

جواب: ایسی صورت میں قضا پڑھنا واجب نہیں ہے بلکہ وہی نماز جو پڑھی ہے قضا میں آ جائے گی اور ایسا سمجھیں گے گویا قضا پڑھی تھی۔

سوال: اگر کسی نے وقت آنے سے پہلے نماز پڑھ لی تو ہوئی یا نہیں؟

جواب: ایسی صورت میں نماز نہیں ہوئی۔ وقت آنے پر دوبارہ پڑھے۔ چاہے جان بوجھ کر پڑھی ہو یا بھولے سے۔

Marfat.com

نیت کرنا:

سوال: کیا نماز کے لیے زبان سے نیت کرنا ضروری ہے؟

جواب: نیت دل کے ارادہ کو کہتے ہیں، زبان سے الفاظ کو ادا کرنا ضروری نہیں ہے۔ (ہاں! اگر کوئی کہہ لے تو کچھ حرج بھی نہیں ہے) بلکہ دل میں جب اتنا سوچ لے کہ میں آج ظہر کی فرض نماز پڑھتی ہوں اور اگر سنت پڑھنا ہے تو یہ سوچ لے کہ ظہر کی سنت پڑھتی ہوں۔ بس اتنا خیال کر کے اللہ اکبر کہہ کر ہاتھ باندھ لے تو نماز ہو جائے گی۔

سوال: لوگ جو نماز میں لمبی چوڑی نیت کرتے ہیں اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: لوگ جو لمبی چوڑی نیت کرتے ہیں۔ مثلاً: چار رکعت نماز وقت ظہر، منہ میرا کعبہ شریف کی طرف وغیرہ...... یہ سب کچھ کہنا کوئی ضروری نہیں ہے۔ اگر زبان سے نیت کہنا چاہے تو اتنا کہہ لینا کافی ہے کہ نیت کرتی ہوں میں آج کے ظہر کے فرض کی، اللہ اکبر۔ یا نیت کرتی ہوں ظہر کی سنتوں کی، اللہ اکبر۔

سوال: اگر دل میں تو ارادہ کیا کہ ظہر کی نماز پڑھتی ہوں لیکن ظہر کی جگہ زبان سے عصر کا لفظ نکل گیا، اس طرح بھولے سے چار کی بجائے چھ رکعت یا تین رکعت زبان سے نکل گیا تو نماز کا کیا ہوگا؟

جواب: ایسی صورت میں نماز ہو جائے گی۔

سوال: اگر کوئی رکوع سے کھڑی ہو کر **سمع اللہ لمن حمدہ، ربنا لک الحمد** یا رکوع میں **سبحان ربی العظیم** نہ پڑھے یا سجدہ میں **سبحان ربی الاعلیٰ** نہ پڑھے یا اخیر کی بیٹھک میں التحیات کے بعد درود شریف نہ پڑھے تو نماز درست ہو جائے گی؟

جواب: ایسی صورت میں نماز تو ہو جائے گی لیکن سنت کے خلاف ہے۔ ثواب کم ہو جائے گا۔ اسی طرح اگر درود شریف کے بعد کوئی دُعا نہ پڑھی صرف درود شریف پڑھ کر سلام پھیر دیا تب بھی نماز درست تو ہو جائے گی لیکن ایسا کرنا سنت کے خلاف ہے۔

Marfat.com

سوال: نیت باندھتے وقت ہاتھوں کو کاندھوں تک اُٹھانے کا کیا حکم ہے؟

جواب: خواتین کو کاندھوں تک ہاتھ اُٹھانا سنت ہے، نہ اُٹھایا تو نماز خلافِ سنت ہوگی۔

چند اہم مسائل:

سوال: کیا ہر رکعت میں بسم اللہ پڑھنا ضروری ہے؟

جواب: ہر رکعت میں بسم اللہ پڑھ کر سورۂ فاتحہ پڑھے اور جب سورۂ فاتحہ کے ساتھ کوئی سورت ملائے تو پہلے بسم اللہ پڑھ لے۔ یہ بہتر ہے ضروری نہیں ہے۔ اگر نہ پڑھے تو نماز ہو جائے گی۔

سوال: سجدہ میں ناک اور ماتھا زمین پر رکھنے کے بارے میں کیا حکم ہے؟

جواب: سجدہ کرتے ہوئے اگر ناک اور ماتھا دونوں زمین پر نہ ٹیکے بلکہ صرف ماتھا رکھ دے اور ناک نہ رکھے تو بھی نماز درست ہے اور اگر ماتھا زمین پر نہیں رکھا، صرف ناک رکھا تو نماز نہیں ہوئی۔ خواہ جان بوجھ کر ایسا ہو یا بھول گئی ہو البتہ اگر کوئی مجبوری ہو تو فقط ناک لگانا بھی درست ہے۔ خلاصہ یہ کہ سجدے میں دونوں کو زمین پر رکھے۔

سوال: اگر رکوع کرنے کے بعد اچھی طرح سے کھڑی نہیں ہوئی، ذرا سا سر اُٹھا کر سجدہ میں چلی گئی تو نماز درست ہو جائے گی؟

جواب: ایسی صورت میں نماز نہیں ہوئی، دوبارہ پڑھنا واجب ہے۔

سوال: اگر دونوں سجدوں کے درمیان اچھی طرح نہ بیٹھی، ذرا سا سر اُٹھا کر فوراً دوسرے سجدہ میں چلی گئی تو کیا حکم ہے؟

جواب: ایسی صورت میں اگر ذرا سا سر اُٹھایا ہو تو ایک ہی سجدہ ہوا، دونوں سجدے ادا نہیں ہوئے اور نماز بالکل نہیں ہوئی، دوبارہ نماز پڑھنا ضروری ہے۔ اگر بھول کر ایسا کیا تو سجدۂ سہو کر لے۔

سوال: اگر فوم کے گدے پر یا روئی کی کسی چیز پر سجدہ کرے تو کیا حکم ہے؟

جواب: ایسی صورت میں سر کو خوب دبا کر سجدہ کرے۔ اتنا دبائے کہ اس سے زیادہ نہ دب سکے۔ اگر اوپر اوپر ذرا سا اشارہ سے سر رکھ دیا دبایا نہیں تو سجدہ ادا نہیں ہوا، چاہے جان کر ایسا کیا ہو یا بھول کر۔

سوال: چار فرض پڑھتے ہوئے اگر آخری دو رکعتوں میں سورۂ فاتحہ کے بعد کوئی سورت بھی پڑھ گئی تو کیا نماز میں کوئی نقصان آئے گا؟

جواب: ایسی صورت میں نماز میں کوئی نقصان نہیں آئے گا نماز بالکل صحیح ہے۔

سوال: نماز میں سورۂ فاتحہ اور کوئی سورت وغیرہ پڑھنے میں عورت کی آواز کتنی ہونی چاہیے؟

جواب: نماز میں عورت ساری چیزیں آہستہ اور چپکے سے پڑھے، مگر اتنی آواز سے کہ اپنے کان سن سکیں۔ اگر اپنی آواز خود اپنے آپ کو بھی سنائی نہ دے گی تو نماز نہ ہوگی۔

سوال: نماز پڑھنے کے لیے کوئی سورت مقرر کر لینا کیسا ہے؟

جواب: نماز کے لیے کوئی خاص سورت مقرر نہ کرنا چاہیے بلکہ جو جی میں آئے پڑھ لے۔ سورت کو مقرر کرنا مکروہ ہے۔ ہاں! اگر کبھی کبھی وہ سورتیں جو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں پڑھی ہیں، پڑھ لیا کرے تو یہ مستحب ہے، مکروہ نہیں۔

سوال: کسی رکعت میں لمبی سورت اور کسی میں چھوٹی سورت پڑھنے کا کیا حکم ہے؟

جواب: دوسری رکعت میں پہلی رکعت سے زیادہ لمبی سورت نہ پڑھنا بہتر ہے، اگر پڑھ لیا تو مکروہ ہے۔

خواتین کی جماعت:

سوال: عورتوں کے لیے جماعت سے نماز پڑھنے کے بارے میں کیا حکم ہے؟

جواب: خواتین اپنی اپنی نماز الگ الگ پڑھیں، جماعت نہ کرائیں۔ عورتوں کی جماعت مکروہ ہے۔ البتہ گھر کے محرم افراد کسی وجہ سے گھر میں جماعت کر رہے ہوں تو ان کے ساتھ جماعت میں شامل ہونے میں کوئی حرج نہیں لیکن ایسی صورتحال میں مردوں کے بالکل پیچھے کھڑا ہونا ضروری ہے۔ برابر ہرگز نہ کھڑی ہوں۔

Marfat.com

سوال: عورتوں کے لیے مسجد جانا کیسا ہے؟

جواب: ممنوع ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ''حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام یہ کچھ دیکھتے جو آج کے زمانے کی عورتیں کر رہی ہیں تو ضرور ان کو مسجد جانے سے روک دیتے جیسا کہ بنی اسرائیل کی عورتوں کو روک دیا گیا تھا۔'' جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اپنے زمانے کی خواتین کے بارے میں ایسا فرما رہی ہیں تو آج کے زمانے میں اس کی اجازت کتنے فتنوں کا ذریعہ ہوگی؟ یہ سمجھنا مشکل نہیں۔

سوال: اگر گھر کے مردوں کی جماعت کسی وجہ سے چھوٹ جائے اور وہ گھر میں جماعت کرائیں تو کیا خواتین اس میں شریک ہو سکتی ہیں؟

جواب: اگر کوئی عورت اپنے گھر میں اپنے محرم کے ساتھ جماعت میں شامل ہونا چاہے تو شریک ہو سکتی ہے لیکن اس کے برابر کھڑی نہ ہو بلکہ بالکل پیچھے رہے، ورنہ عورت کی نماز بھی خراب ہوگی اور مرد کی بھی برباد ہو جائے گی۔

☆........☆........☆

سوال: نماز پڑھتے ہوئے اپنی نگاہوں کو کہاں رکھے؟

جواب: جب نماز میں کھڑی ہو تو اپنی نگاہ سجدہ کی جگہ پر رکھے۔ رکوع میں جائے تو پیروں پر نگاہ رکھے۔ سجدہ کرے تو ناک پر نگاہ رکھے۔ تشہد کی حالت میں گود میں نگاہ رکھے اور سلام پھیرتے وقت کندھوں پر۔ یہ عمل مستحب ہے۔

سوال: اگر نماز میں جمائی وغیرہ آجائے تو کیا کرے؟

جواب: جمائی آئے تو منہ کو خوب زور سے بند کر لے۔ اگر کسی طرح نہ رُکے تو نچلے ہونٹ کے ایک کنارہ کو دانتوں تلے دبا لے۔ جمائی کے لیے منہ نہ کھولنا پڑے گا۔ اگر گلے یا سینے میں سوزش ہو اور کھانسی آئے تو جہاں تک ہو سکے کھانسی کو روکے۔ نہ رُکے تو جتنا ہو سکے آواز کم رکھے۔

قرآن شریف پڑھنے کا بیان

سوال: تجوید سے قرآن پاک پڑھنے کا شریعت میں کیا درجہ ہے؟

جواب: قرآن پاک کو تجوید کے ساتھ پڑھنا واجب ہے۔ ہر حرف کو ٹھیک ٹھیک پڑھے۔ ہمزہ اور عین میں جو فرق ہے۔ اسی طرح ''حا'' اور ''ھا'' میں، ''ذال''، ''ظا''، ''ضاد'' اور ''سین''، ''صاد'' اور ''ثا'' میں جو فرق ہے اس کا خیال رکھے اور ہر لفظ کی صحیح ادائیگی کرے۔ ایک حرف کی جگہ دوسرا حرف نہ پڑھے۔

سوال: اگر کسی سے کوئی حرف نہیں نکلتا تو وہ کیا کرے؟

جواب: اگر کسی سے کوئی حرف نہیں نکلتا، جیسے: ''ھا'' کو ''حا'' یا ''حا'' کو ''ھا'' پڑھتی ہے یا عین کی ادائیگی نہیں کرسکتی یا ''ثا''، سین اور ''صاد'' میں فرق کر کے نہیں پڑھ سکتی تو اس پر لازم ہے کہ صحیح پڑھنے کی مشق کرے۔ اگر صحیح پڑھنے کی مشق نہ کرے گی تو گناہ ہوگا اور اس کی نماز درست نہ ہوگی۔ ہاں! اگر محنت کے باوجود درست نہ ہو تو معذوری ہے۔

سوال: اگر ایک رکعت میں ایک سورت پڑھی، پھر دوسری رکعت میں بھی وہی سورت دوبارہ پڑھ لی تو کیا حکم ہے؟

جواب: کوئی حرج تو نہیں ہے لیکن بلا ضرورت ایسا کرنا بہتر نہیں ہے۔

سوال: اگر ایک سورت شروع کی، پھر اس کو چھوڑ کر دوسری سورت شروع کر دی تو کیا حکم ہے؟

جواب: اس طرح کرنا مکروہ ہے۔

سوال: جس کو نماز بالکل نہ آتی ہو یا نئی مسلمان ہوئی ہو تو وہ کیا کرے؟

جواب: ایسی صورت میں وہ سب جگہ ''سبحان اللہ، سبحان اللہ وبحمدہ'' وغیرہ پڑھتی رہے، فرض ادا ہو جائے گا لیکن نماز مسلسل سیکھتی رہے۔ اگر نماز سیکھنے میں کوتاہی کرے گی تو گناہ گار ہوگی۔

Marfat.com

خواتین کا طریقۂ نماز(۱)

نماز شروع کرنے سے پہلے:

یہ باتیں یاد رکھیے اور ان پر عمل کا اطمینان کر لیجیے:

(۱) آپ کا رُخ قبلہ کی طرف ہونا ضروری ہے۔

(۲) آپ کو سیدھا کھڑا ہونا چاہیے اور آپ کی نظر سجدے کی جگہ پر ہونی چاہیے۔ گردن کو جھکا کر ٹھوڑی سینے سے لگا لینا مکروہ ہے اور بلا وجہ سینے کو جھکا کر کھڑا ہونا بھی درست نہیں، لہٰذا اس طرح سیدھی کھڑی ہوں کہ نظر سجدے کی جگہ پر رہے۔

(۳) آپ کے پاؤں کی اُنگلیوں کا رُخ بھی قبلے کی جانب رہے اور دونوں پاؤں سیدھے قبلے رُخ رہیں (پاؤں کو دائیں بائیں ترچھا رکھنا خلافِ سنت ہے) دونوں پاؤں قبلہ رخ ہونے چاہییں۔

(٤) دونوں پاؤں کے درمیان مناسب فاصلہ (مثلاً چار انگلی جتنا) ہونا چاہیے۔ نہ بہت زیادہ نہ بہت کم۔

(۵) کسی موٹی اور بڑی چادر سے اپنے سارے جسم کو اچھی طرح ڈھانپ لیں جس میں سر، سینہ، بازو باہیں، پنڈلیاں مونڈھے، گردن وغیرہ سب ڈھکے رہیں۔ ہاں اگر چہرہ یا قدم یا گٹوں تک ہاتھ کھلے رہیں تو نماز ہو جائے گی، کیونکہ یہ تینوں چیزیں ستر سے مستثنیٰ ہیں اور اگر یہ بھی ڈھکی رہیں تب بھی نماز ہو جائے گی۔

۱- ماخوذ از ''خواتین کی نماز'' مفتی عبدالرؤف سکھروی صاحب دامت برکاتہم

Marfat.com

(٦) نماز کے لیے ایسا باریک دوپٹہ استعمال کرنا جس میں سر، گردن، حلق اور حلق کے نیچے کا بہت سا حصہ نظر آتا رہے، اسی طرح بازو، کہنیاں اور کلائیاں نہ چھپیں یا پنڈلیاں کھلی رہیں تو ایسی صورت میں نماز بالکل نہیں ہوگی، لہٰذا نماز کے دوران سارے جسم کو چھپانے کا خاص اہتمام کریں۔ اس مقصد کے لیے موٹا دوپٹہ استعمال کریں۔

(٧) اگر نماز کے دوران چہرے، ہاتھ اور پاؤں کے سوا جسم کا کوئی عضو بھی چوتھائی کے برابر اتنی دیر کھلا رہ گیا جس میں تین مرتبہ "سبحان ربی العظیم" کہا جا سکے تو نماز ہی نہیں ہوگی اور اس سے کم کھلا رہ گیا تو نماز ہو جائے گی مگر گناہ ہوگا۔

نماز شروع کرتے وقت:

(١) دل میں نیت کرلیں کہ میں فلاں نماز پڑھ رہی ہوں، زبان سے نیت کے الفاظ کہنا ضروری نہیں۔

(٢) دونوں ہاتھ دوپٹے سے باہر نکالے بغیر کندھوں تک اس طرح اُٹھائیں کہ ہتھیلیوں کا رُخ قبلہ کی طرف ہو اور اُنگلیاں اوپر کی طرف سیدھی ہوں۔ خواتین کانوں تک ہاتھ نہ اُٹھائیں۔

(٣) مذکورہ بالا طریقہ پر ہاتھ اُٹھاتے وقت اللہ اکبر کہیں دونوں ہاتھ سینے پر بغیر حلقہ بنائے اس طرح رکھیں کہ داہنے ہاتھ کی ہتھیلی بائیں ہاتھ کی پشت پر آجائے۔ خواتین کو مردوں کی طرح ناف پر ہاتھ نہ باندھنے چاہییں۔

کھڑے ہونے کی حالت میں:

(١) اکیلے نماز پڑھنے کی حالت میں پہلی رکعت میں پہلے "سبحانک اللّٰھم" آخر تک پڑھیں، اس کے بعد "اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم" پڑھیں اس کے بعد "بسم اللہ الرحمن الرحیم" پڑھیں۔ اس کے بعد سورۂ فاتحہ پڑھیں اور جب "ولا الضالین" کہیں اس بعد فوراً آمین کہیں، اس کے بعد "بسم اللہ الرحمن الرحیم" پڑھ کر کوئی سورت پڑھیں یا کہیں سے بھی تین آیتیں پڑھیں۔

Marfat.com

(۲) اگر اتفاقاً امام کے پیچھے ہوں تو صرف ''سبحانک اللّٰھم'' پڑھ کر خاموش ہو جائیں اور امام کی قراءت کو دھیان لگا کر سنیں۔ اگر امام زور سے نہ پڑھ رہا ہو تو زبان، بلائے بغیر دل ہی دل میں سورۂ فاتحہ کا دھیان کیے رکھیں۔

(۳) جب خود قراءت کر رہی ہوں تو سورۂ فاتحہ پڑھتے وقت بہتر یہ ہے کہ ہر آیت پر رُک کر سانس توڑیں، پھر دوسری آیت پڑھیں۔ کئی کئی آیتیں ایک سانس میں نہ پڑھیں۔ مثلاً: ''الحمد للّٰہ رب العالمین'' پر سانس توڑ دیں پھر ''الرحمن الرحیم'' پر پھر ''ملک یوم الدین'' پر۔ اسی طرح پوری پوری سورۂ فاتحہ پڑھیں لیکن اس کے بعد کی قراءت میں ایک سانس میں ایک سے زیادہ آیتیں بھی پڑھ لیں تو کوئی حرج نہیں اور خواتین کو ہر نماز میں الحمد شریف اور سورت وغیرہ ساری چیزیں آہستہ پڑھنی چاہییں۔

(٤) بغیر کسی ضرورت کے جسم کے کسی حصہ کو حرکت نہ دیں۔ جتنے سکون کے ساتھ کھڑی ہوں اتنا ہی بہتر ہے۔ اگر کھجانے وغیرہ کی ضرورت ہو تو صرف ایک ہاتھ استعمال کریں اور وہ بھی سخت ضرورت کے وقت اور کم سے کم۔

(۵) جسم کا سارا زور ایک پاؤں پر دے کر دوسرے پاؤں کو اس طرح چھوڑ دینا کہ اس میں خم آ جائے نماز کے اُدب کے خلاف ہے، اس سے پرہیز کریں یا تو دونوں پاؤں پر برابر زور دیں یا ایک پاؤں پر زور دیں تو اس طرح کہ دوسرے پاؤں میں خم پیدا نہ ہو۔

(٦) جمائی آنے لگے تو اس کو روکنے کی پوری کوشش کریں۔ ورنہ نچلے ہونٹ کے کنارے کو دو دانتوں تلے دبا لیں۔ جمائی منہ کھولے بغیر ختم ہو جائے گی۔

(۷) کھڑے ہونے کی حالت میں نظریں سجدہ کی جگہ پر رکھیں۔ اِدھر اُدھر یا سامنے دیکھنے سے پرہیز کریں۔

رکوع میں:

رکوع میں جاتے وقت ان باتوں کا خیال رکھیں:

(۱) جب قیام سے فراغت ہو جائے تو رکوع کرنے کے لیے ''اللّٰہ اکبر'' کہیں۔

Marfat.com

جس وقت رکوع کرنے کے لیے جھکیں اسی وقت تکبیر کہنا بھی شروع کردیں اور رکوع میں جاتے ہی تکبیر ختم کردیں۔

(۲) خواتین رکوع میں معمولی جھکیں کہ دونوں ہاتھ گھٹنوں تک پہنچ جائیں۔ مردوں کی طرح خوب اچھی طرح نہ جھکیں۔

(۳) خواتین گھٹنوں پر ہاتھ کی اُنگلیاں ملا کر رکھیں۔ مردوں کی طرح کشادہ کرکے گھٹنوں کو نہ پکڑیں اور گھٹنوں کو (ذرا آگے) کو جھکالیں اور اپنی کہنیاں بھی پہلو سے خوب ملا کر رکھیں۔

(٤) کم از کم اتنی دیر رکوع میں رُکیں کہ اطمینان سے تین مرتبہ "سبحان ربی العظیم" کہا جاسکے۔

(۵) رکوع کی حالت میں نظریں پاؤں کی طرف ہونی چاہییں۔

(٦) دونوں پاؤں پر زور برابر رہنا چاہیے اور دونوں پاؤں کے ٹخنے ایک دوسرے سے ملا کر رکھنے چاہییں۔

رکوع سے کھڑے ہوتے وقت:

(۱) رکوع سے کھڑے ہوتے وقت اس قدر سیدھی ہوجائیں کہ جسم میں کوئی خم باقی نہ رہے۔

(۲) اس حالت میں بھی نظر سجدے کی جگہ پر رہنی چاہیے۔

(۳) بعض خواتین کھڑے ہوتے وقت کھڑی ہونے کی بجائے کھڑے ہونے کا صرف اشارہ کردیتی ہیں اور جسم کے جھکاؤ کی حالت ہی میں سجدے کے لیے چلی جاتی ہیں۔ ان کے ذمے نماز کا لوٹا واجب ہوجاتا ہے، لہٰذا اس سے سختی کے ساتھ پرہیز کریں۔ جب تک سیدھے ہونے کا اطمینان نہ ہوجائے، سجدے میں نہ جائیں۔

سجدے میں جاتے وقت:

سجدے میں جاتے وقت اس طریقہ کا خیال رکھیں کہ:

Marfat.com

(۱) خواتین سینہ آگے کو جھکا کر سجدے میں جائیں۔ پہلے اپنے گھٹنے زمین پر رکھیں، گھٹنوں کے بعد پہلے ہاتھ زمین پر رکھیں پھر ناک، پھر پیشانی۔

(۲) سجدے میں خواتین خوب سمٹ کر اور دبک کر اس طرح سجدہ کریں کہ پیٹ رانوں سے بالکل مل جائے۔ بازو بھی پہلوؤں سے ملے ہوئے ہوں۔ نیز پاؤں کو کھڑا کرنے کی بجائے انہیں دائیں طرف نکال کر بچھا دیں، جہاں تک ہو سکے اُنگلیوں کا رُخ قبلہ کی طرف رکھیں۔

(۳) خواتین کو کہنیوں سمیت پوری بانہیں بھی زمین پر رکھ دینی چاہییں۔

(٤) سجدے کی حالت میں کم از کم اتنی دیر گزاریں کہ تین مرتبہ "سبحان ربی الاعلیٰ" اطمینان کے ساتھ کہہ سکیں، پیشانی ٹیکتے ہی فوراً اُٹھالینا منع ہے۔

دونوں سجدوں کے درمیان:

(۱) ایک سجدے سے اُٹھ کر اطمینان سے بیٹھ جائیں، پھر دوسرا سجدہ کریں۔ ذرا سا سر اُٹھا کر سیدھے ہوئے بغیر دوسرا سجدہ کر لینا گناہ ہے اور اس طرح کرنے سے نماز کا لوٹانا واجب ہو جاتا ہے۔

(۲) خواتین پہلے سجدہ سے اُٹھ کر بائیں کولہے پر بیٹھیں اور دونوں پاؤں دائیں طرف کو نکال دیں اور دائیں پنڈلی کو بائیں پنڈلی پر رکھیں اور دونوں ہاتھ رانوں پر رکھ لیں اور اُنگلیاں خوب ملا کر رکھیں۔

(۳) بیٹھنے کے وقت نظریں اپنی گود کی طرف ہونی چاہییں۔

(٤) اتنی دیر بیٹھیں کہ اس میں کم از کم ایک مرتبہ "سبحان اللہ" کہا جا سکے اور اگر اتنی دیر بیٹھیں کہ اس میں "اللھم اغفرلی، وارحمنی، واسترنی، واجبرنی، واھدنی، وارزقنی" پڑھا جا سکے تو بہتر ہے لیکن فرض نمازوں میں یہ پڑھنے کی ضرورت نہیں، نفلوں میں پڑھ لینا بہتر ہے۔

Marfat.com

دوسرا سجدہ اور اس سے اُٹھنا:

(۱) دوسرے سجدے میں بھی اس طرح جائیں کہ پہلے دونوں ہاتھ زمین پر رکھیں پھر ناک، پھر پیشانی۔

(۲) سجدے کی ہیئت وہی چاہیے جو پہلے سجدے میں بیان کی گئی۔

(۳) سجدے سے اُٹھتے وقت پہلے پیشانی زمین سے اُٹھائیں پھر ناک، پھر ہاتھ، پھر گھٹنے۔

(٤) اُٹھتے وقت زمین کا سہارا نہ لینا بہتر ہے لیکن اگر جسم بھاری ہو یا بیماری یا بڑھاپے کی وجہ سے مشکل ہو تو سہارا لینا بھی جائز ہے۔

(۵) اُٹھنے کے بعد ہر رکعت کے شروع میں سورۂ فاتحہ سے پہلے "بسم اللہ الرحمن الرحیم" پڑھیں۔

قعدہ میں:

(۱) قعدے میں بیٹھنے کا طریقہ وہی ہوگا جو سجدوں کے بیچ میں بیٹھنے کا ذکر کیا گیا ہے۔

(۲) التحیات پڑھتے وقت جب "اشھد ان لا" پر پہنچیں تو شہادت کی اُنگلی اُٹھا کر اشارہ کریں اور "الا اللہ" پر گرا دیں۔

(۳) اشارے کا طریقہ یہ ہے کہ بیچ کی اُنگلی اور انگوٹھے کو ملا کر حلقہ بنائیں۔ چھنگلی اور اس کے برابر والی اُنگلی کو بند کر لیں اور شہادت کی اُنگلی کو اس طرح اُٹھائیں کہ اُنگلی قبلہ کی طرف جھکی ہوئی ہو، بالکل سیدھی آسمان کی طرف نہ اُٹھانی چاہیے۔

(٤) "الا اللہ" کہتے وقت شہادت کی اُنگلی تو نیچے کر لیں لیکن باقی اُنگلیوں کی جو ہیئت اشارے کے وقت بنائی تھی اس کو آخر تک برقرار رکھیں۔

سلام پھیرتے وقت:

(۱) دونوں طرف سلام پھیرتے وقت گردن کو اتنا موڑیں کہ پیچھے کوئی عورت بیٹھی ہو تو اس کو آپ کے رُخسار نظر آ جائیں۔

Marfat.com

(۲) سلام پھیرتے وقت نظریں کندھے کی طرف ہونی چاہییں۔

جب دائیں طرف گردن پھیر کر "السلام علیکم ورحمۃ اللہ" کہیں تو یہ نیت کریں کہ دائیں طرف جو فرشتے ہیں ان کو سلام کر رہی ہوں اور بائیں طرف سلام پھیرتے وقت بائیں طرف موجود فرشتوں کو سلام کرنے کی نیت کریں۔

دُعا کا طریقہ:

دُعا کا طریقہ یہ ہے کہ دونوں ہاتھ اتنے اُٹھائے جائیں کہ وہ سینے کے سامنے آجائیں۔ دونوں ہاتھوں کے درمیان معمولی سا فاصلہ ہو۔ نہ ہاتھوں کو بالکل ملائیں اور نہ دونوں کے درمیان فاصلہ رکھیں۔

دُعا کرتے وقت ہاتھوں کے اندرونی حصے کو چہرے کے سامنے رکھیں۔

مرد اور عورت کی نماز کا فرق:

عورتوں کی نماز بنیادی طور پر ویسی ہی ہے جیسی مردوں کی، بس چند چیزوں میں مرد اور عورت کی نماز میں فرق ہے۔ وہ نیچے لکھی جاتی ہیں۔

(۱) تکبیر تحریمہ کے وقت مَردوں کو چادر وغیرہ سے ہاتھ نکال کر کانوں تک اُٹھانا چاہیے اور عورتوں کو ہر حال میں بغیر ہاتھ نکالے ہوئے کندھوں تک اُٹھانا چاہیے۔

(۲) تکبیر تحریمہ کے بعد مردوں کو ناف کے نیچے ہاتھ باندھنا چاہیے اور عورتوں کو سینے پر۔

(۳) مردوں کو دائیں ہاتھ کی چھوٹی اُنگلی اور انگوٹھے کا حلقہ بنا کر بائیں ہاتھ کی کلائی کو پکڑنا اور باقی تین اُنگلیوں کو بائیں کلائی پر بچھا دینا چاہیے اور عورتوں کو دائنی ہتھیلی بائیں ہتھیلی کی پشت پر رکھنا چاہیے۔ مردوں کی طرح حلقہ بنا کر بائیں ہاتھ کو نہ پکڑنا چاہیے۔

(٤) مردوں کو رکوع میں اچھی طرح جھکنا چاہیے کہ سر اور پشت برابر ہو جائیں اور عورتوں کو صرف اس قدر جھکنا چاہیے کہ جس سے ان کے ہاتھ گھٹنوں تک پہنچ جائیں۔

(۵) مردوں کو رکوع میں اُنگلیاں کشادہ کر کے گھٹنوں کو پکڑنا چاہیے اور عورتوں کو بغیر کشادہ کیے ہوئے ملا کر رکھنا چاہیے۔

Marfat.com

(٦) مردوں کو حالت رکوع میں کہنیاں پہلو سے علیحدہ رکھنی چاہییں اور عورتوں کو ملی ہوئی رکھنی چاہییں۔

(۷) مردوں کو سجدے میں پیٹ کو رانوں سے اور بازو کو بغل سے جدا رکھنا چاہیے اور عورتوں کو ملا کر رکھنا چاہیے۔

(۸) سجدے میں مردوں کی کہنیاں زمین سے اُٹھی ہوئی ہوں اور عورتوں کی کہنیاں زمین پر بچھی ہوئی ہوں۔

(۹) مردوں کو سجدے میں دونوں پاؤں اُنگلیوں کے بل کھڑے رکھنے چاہییں مگر عورتیں دونوں پاؤں داہنی طرف کو نکال دیں۔

(۱۰) مردوں کو بیٹھنے کی حالت میں بائیں پاؤں پر بیٹھنا چاہیے اور داہنے پاؤں کو اُنگلیوں کے بل کھڑا رکھنا چاہیے اور عورتوں کو دونوں پاؤں داہنی طرف نکال کر بیٹھنا چاہیے۔

(۱۱) عورتوں کو کسی وقت بلند آواز سے قراءت کرنے کا اختیار نہیں بلکہ وہ ہر وقت آہستہ آواز سے قراءت کریں اور مردوں کے لیے بعض حالات میں زور سے قراءت پڑھنا واجب ہے اور بعض حالات میں جائز ہے۔

Marfat.com

نماز کو فاسد یا مکروہ بنانے والے کام

نماز کو فاسد کرنے والی چیزیں:

سوال: نماز کن کن باتوں سے فاسد ہو جاتی ہیں؟

جواب: درج ذیل چیزوں سے نماز فاسد ہو جاتی ہے، یعنی ٹوٹ جاتی ہے:

(۱) بات کرنا خواہ تھوڑی ہو یا بہت، جان بوجھ کر ہو یا بھول کر۔

(۲) سلام کرنا یا سلام کا جواب دینا۔

(۳) چھینکنے والے کے جواب میں یَرْحَمُکَ اللّٰه کہنا۔

(٤) دُکھ درد یا رنج کی خبر سن کر "اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ" پڑھنا۔ چاہے آدھا پڑھے یا پورا یا تھوڑا سا۔ یا اچھی خبر سن کر "الحمدلله" کہنا۔ یا عجیب خبر سن کر "سُبْحَانَ اللّٰه" کہنا۔

(۵) دکھ یا تکلیف کی وجہ سے آہ، اوہ یا اُف کہنا۔

(٦) قرآن پاک دیکھ کر پڑھنا۔

(۷) سورۂ فاتحہ یا کسی سورت میں ایسی غلطی کرنا جس سے نماز فاسد ہو جاتی ہے۔

(۸) عمل کثیر یعنی کوئی ایسا فعل کرنا جسے دیکھنے والا سمجھے کہ یہ شخص نماز نہیں پڑھ رہا ہے۔ مثلاً: دونوں ہاتھوں سے کوئی کام کرنا۔

(۹) جان بوجھ کر یا بھول کر کچھ کھانا پینا۔

(۱۰) قبلہ سے سینہ کا پھر جانا۔

Marfat.com

(۱۱) درد یا مصیبت کی وجہ سے اس طرح رونا کہ آواز میں کوئی حرف سنائی دے۔

(۱۲) نماز میں اس طرح ہنسنا کہ دوسرے بھی آواز سن لیں۔

سوال: اگر ضرورت کے بغیر کھنکھارنے لگے اور اس سے ایک آدھ حرف کی آواز پیدا ہو جائے تو کیا حکم ہے؟

جواب: نماز ٹوٹ جائے گی البتہ مجبوری کی بات دوسری ہے۔

سوال: کیا نماز میں رونے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے؟

جواب: اگر آواز سے روئے تو نماز ٹوٹ جاتی ہے ہاں! اگر جنت و دوزخ کو یاد کر کے دل بھر آئے اور آواز سے روئے یا "آہ" "اُف" وغیرہ نکل جائے تو نماز نہیں ٹوٹتی۔

سوال: اگر نماز کے سامنے سے کوئی گزر جائے تو کیا نماز ٹوٹ جاتی ہے؟

جواب: اگر نمازی کے سامنے سے کوئی شخص یا جانور جیسے کتا، بلی وغیرہ گزر جائے تو نماز نہیں ٹوٹتی لیکن گزرنے والے کو سخت گناہ ہوگا، اس لیے نمازی کو چاہیے کہ ایسی جگہ نماز پڑھے جہاں آگے سے کوئی نہ گزرے اور اگر ایسی جگہ نہ ملے تو اپنے آگے ایک ہاتھ برابر لمبی لکڑی یا کوئی اور چیز رکھ دے۔

سوال: اگر دانتوں میں پھنسی چیز نگل لی تو کیا نماز فاسد ہو جائے گی؟

جواب: اگر چنے سے کم تھی تو فاسد نہ ہوگی، چنے جتنی یا زیادہ تھی تو فاسد ہو جائے گی۔

نماز میں مکروہ چیزوں کا بیان:

سوال: مکروہ سے کیا مراد ہے؟

جواب: وہ چیز جس کے کرنے سے نماز نہیں ٹوٹتی لیکن ثواب کم ہو جاتا ہے۔

سوال: نماز میں کون سے کام مکروہ ہیں؟

جواب: (۱) کوکھ پر ہاتھ رکھنا۔ (۲) کپڑے سمیٹنا۔ (۳) جسم یا کپڑے سے کھیلنا۔ (۴) اُنگلیاں چٹخانا۔ (۵) دائیں بائیں گردن موڑنا۔ (٦) انگڑائی لینا۔ (۷) قعدے میں

Marfat.com

کتے کی طرح بیٹھنا۔ (۸) چادر وغیرہ کو لٹکا ہوا چھوڑ دینا یعنی لپیٹ نہ لینا اور بُکل نہ مارنا۔ (۹) بغیر عذر کے چار زانو یعنی آلتی پالتی مار کر بیٹھنا۔ (۱۰) سامنے یا سر پر تصویر کا ہونا۔ (۱۱) پیشاب، پاخانہ یا بھوک کا تقاضا ہوتے ہوئے نماز پڑھنا۔ (۱۲) آنکھیں بند کر کے نماز پڑھنا۔ (۱۳) جاندار کی تصویر والے کپڑے میں نماز پڑھنا۔

سوال: جس جگہ کے بارے میں یہ اندیشہ ہو کہ کوئی نماز میں ہنسا دے گا یا دھیان بٹ جائے گا یا نماز میں بھول چوک ہو جائے گی تو وہاں نماز پڑھنا کیسا ہے؟

جواب: ایسی جگہ پر نماز پڑھنا مکروہ ہے۔

سوال: جہاں تصویر ہو وہاں نماز پڑھنے کا کیا حکم ہے؟

جواب: جس فرش پر تصویریں بنی ہوں اس پر نماز ہو جاتی ہے لیکن تصویر پر سجدہ نہ کرے اور تصویر والی جائے نماز نہ رکھنی چاہیے۔ اگر تصویر سر کے اوپر یا چھت پر یا دو چھتی (گیلری) میں بنی ہو یا آگے کی طرف ہو یا دائیں بائیں ہو تو نماز مکروہ ہے، اگر پیچھے ہو تو بھی مکروہ ہے، مگر پہلی والی صورتوں سے کم کراہت ہے۔

سوال: اگر تصویر بہت چھوٹی ہو تو اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: اگر تصویر اتنی چھوٹی ہو کہ زمین پر رکھ دی جائے تو کھڑے ہو کر دکھائی نہ دے یا پوری تصویر نہ ہو، سر کٹا ہوا ہو تو کوئی حرج نہیں۔ ایسی تصویر سے کسی صورت میں نماز مکروہ نہیں ہوتی، چاہے جس جانب ہو۔

سوال: اگر جائے نماز پر مکہ مدینہ وغیرہ کے مقدس مقامات کی تصویریں ہوں تو کیا حکم ہے؟

جواب: نماز تو درست ہے لیکن جائے نماز پر ایسی تصویریں بنانے سے بے ادبی کا اندیشہ رہتا ہے۔ مثلاً: کبھی بے خیالی میں ان پر پاؤں رکھ دیا یا اوپر سے گزر گئی یا ان پر ہی بیٹھ گئی تو بے ادبی یقینی ہے۔ اس لیے ایسی جائے نماز نہ استعمال کی جائے تو بہتر ہے۔

سوال: میلے کچیلے کپڑے پہن کر نماز پڑھنے کا کیا حکم ہے؟

Marfat.com

جواب: بہت میلے کچیلے اور برے کپڑے پہن کر نماز پڑھنا مکروہ ہے البتہ اگر دوسرے کپڑے نہ ہوں یا کپڑے تبدیل کرنے سے نماز کا وقت نکل جانے کا اندیشہ ہو تو انہی کپڑوں میں نماز پڑھنا مکروہ نہیں ہے۔

سوال: اگر نماز میں مچھر، کھٹمل کاٹ لے تو کیا کرے؟

جواب: ایسی صورت میں ان کو پکڑ کر الگ کر دے، نماز میں مارنا اچھا نہیں ہے اور اگر ابھی کاٹا نہ ہو تو نہ پکڑے، اگر پکڑے گی تو نماز مکروہ ہوگی۔

سوال: ابھی سورت پوری ختم نہیں ہوئی، دو ایک الفاظ رہ گئے کہ جلدی کے مارے رکوع میں چلی گئی اور رکوع میں جا کر ختم کی تو کیا حکم ہے؟

جواب: ایسا کرنا مکروہ ہے۔

سوال: فرض نماز میں ضرورت کے بغیر دیوار وغیرہ سے سہارا لگانا کیسا ہے؟

جواب: مکروہ ہے۔

سوال: اگر سجدہ کی جگہ پیروں کی جگہ سے اونچی ہو تو کیا کرے؟

جواب: اگر سجدہ کی جگہ پیروں کی جگہ سے اونچی ہو جیسے کہ دہلیز پر سجدہ کرے تو دیکھنا ہوگا کہ کتنی اونچی ہے؟ اگر ایک بالشت سے زیادہ اونچی ہوگی تو نماز درست نہ ہوگی اور اگر ایک بالشت یا اس سے کم ہو تو نماز درست ہے لیکن ضرورت کے بغیر ایسی جگہ نماز پڑھنا مکروہ ہے۔

Marfat.com

وتر کا بیان

سوال: وتر کا کیا حکم ہے؟

جواب: وتر پڑھنا واجب ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص وتر نہ پڑھے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ تین باریوں ہی فرمایا، لہٰذا وتر کی نماز کبھی نہ چھوڑیں۔

سوال: وتر کی نماز میں کتنی رکعتیں ہوتی ہیں؟

جواب: تین۔ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورت پڑھنا ضروری ہے۔ تیسری رکعت میں سورت پڑھنے کے بعد رکوع میں جانے سے پہلے دعائے قنوت پڑھنا بھی واجب ہے۔

سوال: وتر کی نماز کا طریقہ بیان کیجیے۔

جواب: نماز وتر پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ دو رکعتیں پڑھ کر بیٹھ جائے اور "عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ" تک التحیات پڑھ کر کھڑی ہو جائے۔ پھر تیسری رکعت میں الحمد اور سورت سے فارغ ہو کر اللہ اکبر کہتے ہوئے کانوں تک ہاتھ اُٹھائے اور پھر قاعدہ کے مطابق ہاتھ باندھ کر دُعائے قنوت پڑھے۔ اس کے بعد رکوع میں جائے اور باقی نماز پوری کرے۔

دُعائے قنوت یہ ہے:

"اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَعِيْنُكَ، وَنَسْتَغْفِرُكَ، وَنُؤْمِنُ بِكَ، وَنَتَوَكَّلُ

"الٰہی! ہم تجھ سے مدد چاہتے ہیں اور تجھ سے معافی مانگتے ہیں اور تجھ پر ایمان رکھتے ہیں اور

Marfat.com

عَلَیْکَ، وَنُثْنِیْ عَلَیْکَ الْخَیْرَ، وَنَشْکُرُکَ وَلَا نَکْفُرُکَ، وَنَخْلَعُ

تجھ پر بھروسہ رکھتے ہیں اور تیری بہت اچھی تعریف کرتے ہیں اور تیرا شکر کرتے ہیں اور تیری ناشکری نہیں کرتے اور الگ کرتے ہیں

وَنَتْرُکُ مَنْ یَّفْجُرُکَ، اَللّٰھُمَّ اِیَّاکَ نَعْبُدُ، وَلَکَ نُصَلِّیْ وَنَسْجُدُ،

اور چھوڑتے ہیں اس شخص کو جو تیری نافرمانی کرے۔ الٰہی! ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تیرے ہی لیے نماز پڑھتے ہیں اور سجدہ کرتے ہیں

وَاِلَیْکَ نَسْعٰی وَنَحْفِدُ، وَنَرْجُوْ رَحْمَتَکَ وَنَخْشٰی عَذَابَکَ،

اور تیری ہی طرف دوڑتے اور جھپٹتے ہیں اور تیری رحمت کے اُمیدوار ہیں اور تیرے عذاب سے ڈرتے ہیں۔

اِنَّ عَذَابَکَ بِالْکُفَّارِ مُلْحِقٌ".

بے شک تیرا عذاب کافروں کو پہنچنے والا ہے۔

سنت اور نفل نمازوں کا بیان

سوال: سنت نمازوں کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب: دو قسمیں ہیں: (۱) مؤکدہ (۲) غیر مؤکدہ۔

جن سنتوں کا پڑھنا ضروری ہے اور شریعت میں ان کی تاکید آئی ہے، وہ ''مؤکدہ سنتیں'' کہلاتی ہیں اور جن کی شریعت میں تاکید تو نہیں آئی لیکن ان کے پڑھنے سے بہت ثواب ملتا ہے، وہ ''غیر مؤکدہ'' سنتیں کہلاتی ہیں۔

سوال: موکدہ سنتیں دن رات میں کتنی ہیں؟

جواب: دن رات میں ایسی سنتیں بارہ ہیں۔

دو رکعتیں فجر کے فرضوں سے پہلے، چار رکعتیں ظہر کے فرضوں سے پہلے، دو رکعتیں ظہر کے فرضوں کے بعد، دو رکعتیں مغرب کے فرضوں کے بعد، دو رکعتیں عشا کے فرضوں کے بعد۔ بعض علمانے تہجد کو بھی مؤکدہ میں شمار فرمایا ہے۔[۱]

سوال: غیر مؤکدہ سنتیں کتنی ہیں؟

جواب: سنن غیر مؤکدہ آٹھ ہیں، چار عصر کے فرضوں سے پہلے اور چار عشاء کے فرضوں سے پہلے۔

سوال: نفل نماز کا مطلب کیا ہے؟

جواب: جتنی نمازیں شریعت نے مقرر فرمائی ہیں۔ اگر ان سے زیادہ پڑھنے کو جی

۱- دیکھیے: فتاویٰ شامی: ۲/ ۲۴، ۲۵

Marfat.com

چاہے تو مکروہ اور ممنوع اوقات کے علاوہ پڑھ لیں۔ایسی نمازوں کو نفل نماز کہتے ہیں۔مختصر یہ کہ فرض، واجب اور سنت کے علاوہ جو نماز پڑھتے ہیں، اس کو نفل کہتے ہیں۔

سوال: کچھ نفل نمازوں کے نام بتایئے۔

جواب: (۱) تہجد (۲) صلوٰۃ التسبیح (۳) تحیۃ الوضو (٤) اشراق (۵) چاشت (٦) اوّابین۔

تنبیہ: معلّمہ صاحبہ کو چاہیے کہ ان نمازوں کی فضیلت، وقت اور طریقہ بتلائیں اور پڑھنے کی ترغیب دیں۔اسی طرح نمازِ حاجت، نمازِ توبہ، نمازِ استخارہ کے بارے میں بھی بتائیں۔

Marfat.com

قضا نمازوں کا بیان

سوال: اگر کسی کی نمازیں قضا ہوگئی ہوں تو ان کو کس طرح سے پڑھے؟

جواب: اگر کسی کی نمازیں قضا ہوگئیں تو ان کو پڑھنے کے لیے وقت مقرر کر کے نیت کرے یعنی یوں نیت کرے کہ میں فجر کے قضا فرض پڑھتی ہوں۔ اگر ظہر کی قضا پڑھنا ہو تو یوں نیت کرے کہ ظہر کے فرض کی قضا پڑھتی ہوں۔

سوال: اگر کئی دن کی نمازیں قضا ہوگئیں تو ان کی قضا کرنے کا کیا طریقہ ہے؟

جواب: اگر دن، مہینہ وغیرہ یاد ہو تو متعین کر کے قضا کرے، ورنہ یوں نیت کرے: ''میری ظہر (مثلاً) کی جتنی نمازیں قضا ہیں ان میں سے سب سے پہلی نماز یا سب سے آخری نماز کی قضا پڑھتی ہوں۔'' اسی طرح اگلی نماز کے لیے۔(1)

سوال: اس طرح نیت کرتے کرتے کب تک نماز پڑھتی رہے؟

جواب: اس طرح نیت کر کے برابر قضا پڑھتی رہے۔ جب دل گواہی دے کہ جتنی نمازیں چھوٹ گئی تھیں، سب کی قضا پڑھ چکی ہوں تو اب قضا پڑھنا چھوڑ دے۔

سوال: کیا سنت، نفل اور تراویح کی نماز میں ان کا نام لینا ضروری ہے؟

جواب: سنت، نفل اور تراویح میں فقط اتنی نیت کر لینا کافی ہے کہ میں نماز پڑھتی ہوں، سنت اور نفل ہونے کی نیت نہ بھی کی تو درست ہے، مگر احتیاط کی بات یہ ہے کہ سنت اور تراویح کی نیت کرے۔

۱- کیونکہ جیسے جیسے قضا کرتی جائے گی پہلی یا آخری نماز خود بخود بدلتی جائے گی۔

Marfat.com

سوال: اگر کسی کی چھ نمازوں سے کم قضا ہو گئیں تو کیا ان کی قضا کیے بغیر ادا نماز پڑھنا درست ہے؟

جواب: اگر ایسی صورت پیش آ گئی اور ان پانچ، چار، تین، دو یا ایک نماز کے علاوہ اس کے ذمہ اور قضا نمازیں باقی نہیں ہیں تو جب تک ان سب کی قضا نہ پڑھ لے، ادا نماز درست نہ ہوگی اور ان قضا نمازوں میں ترتیب بھی واجب ہوگی۔

سوال: اگر وقت بہت تنگ ہے کہ اگر پہلے قضا پڑھے گی تو ادا کا وقت نہ رہے گا تو کیا کرے؟

جواب: ایسی صورت میں پہلے ادا پڑھے پھر قضا پڑھے۔

سوال: اگر کسی کی چھ یا زیادہ نمازیں قضا ہو گئیں تو کیا حکم ہے؟

جواب: ایسی صورت میں بغیر قضا نماز پڑھے ادا نماز درست ہو جائے گی اور ترتیب بھی واجب نہ رہے گی۔

سوال: یہ جو عوام میں ''قضائے عمری'' کے نام سے ایک مخصوص قسم کی نماز مشہور ہے جس کے پڑھنے سے ساری قضا نمازیں ادا ہو جاتی ہیں۔ اس کی کیا حیثیت ہے؟

جواب: شریعت میں اس کی کوئی حیثیت نہیں۔ من گھڑت اور بے اصل ہے۔

تنبیہ: معلّمہ صاحبہ یہاں خوب وضاحت سے ان مسائل کو سمجھائیں۔

Marfat.com

سجدۂ سہو کا بیان

سوال: سجدۂ سہو کسے کہتے ہیں؟

جواب: نماز میں کبھی بھول چوک اور کمی زیادتی ہو جاتی ہے، اس کی تلافی کے لیے آخری قعدہ میں عبدہ ورسولہ تک التحیات پڑھ کر دو سجدے کیے جاتے ہیں، اس کو "سجدۂ سہو" کہتے ہیں۔ سجدۂ سہو کے معنی ہیں: بھول کا سجدہ۔

سوال: سجدۂ سہو کب واجب ہوتا ہے؟

جواب: کسی واجب کے چھوٹ جانے سے یا واجب یا فرض میں تاخیر ہو جانے سے یا کسی فرض کو دوبارا ادا کرنے سے (مثلاً: ایک رکعت میں دو رکوع کر دینے یا تین سجدے کر دینے سے) ان سب صورتوں میں سجدۂ سہو واجب ہو جاتا ہے بشرطیکہ بھولے سے ایسا ہوا ہو اور اگر جان بوجھ کر ایسا کیا تو سجدۂ سہو سے کام نہ چلے گا بلکہ نماز دُہرانی واجب ہوگی۔

تنبیہ: معلمہ صاحبہ واجبات اچھی طرح سے یاد کروا کر ہر واجب کے بارے میں بتائیں کہ اگر ایسا ہو گیا تو سجدۂ سہو کرے۔ اس طرح ہو گیا تو سجدۂ سہو کرے۔ بہشتی زیور میں مسائل دیکھ کر خوب وضاحت فرمائیں۔

سوال: سجدۂ سہو کرنے کا طریقہ بیان کیجیے۔

جواب: سجدۂ سہو کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ آخری رکعت میں عبدہ ورسولہ تک التحیات پڑھ کر ایک طرف سلام پھیر کر دو سجدے کرے۔ ہر مرتبہ سجدہ میں جاتے ہوئے اللہ اکبر کہے اور دونوں سجدے کر کے بیٹھ جائے، پھر دوبارہ پوری التحیات اور اس کے بعد درود شریف اور دُعا پڑھ کر دونوں طرف سلام پھیر دے۔

Marfat.com

سجدۂ تلاوت کا بیان

سوال: سجدۂ تلاوت کسے کہتے ہیں اور یہ کتنے ہیں؟

جواب: قرآن پاک میں سجدۂ تلاوت چودہ ہیں۔ جہاں یہ آیتیں ہوتی ہیں، قرآن پاک میں وہیں کنارے پر سجدہ لکھا ہوا ہوتا ہے۔ اس آیت کو پڑھ کر سجدہ کرنا واجب ہو جاتا ہے۔ اس سجدہ کو ''سجدۂ تلاوت'' کہتے ہیں۔

سوال: سجدۂ تلاوت کرنے کا طریقہ کیا ہے؟

جواب: سجدۂ تلاوت کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ بغیر ہاتھ اُٹھائے اللہ اکبر کہہ کر سجدہ میں چلی جائے اور سجدہ میں کم از کم تین مرتبہ سبحان ربی الاعلیٰ کہے۔ پھر اللہ اکبر کہہ کر سر اُٹھا لے۔ بس سجدۂ تلاوت ادا ہو گیا۔

سوال: کھڑی ہو کر اللہ اکبر کہہ کر سجدہ میں جائے یا بیٹھے بیٹھے ہی کہہ کر چلی جائے؟

جواب: بہتر تو یہی ہے کہ کھڑی ہو کر اللہ اکبر کہہ کر سجدہ میں جائے۔ پھر اللہ اکبر کہہ کر کھڑی ہو جائے اور اگر بیٹھ کر اللہ اکبر کہہ کر سجدہ میں جائے پھر اللہ اکبر کہہ کر بیٹھ جائے کھڑی نہ ہو تب بھی درست ہے۔

سوال: سجدہ کی آیت پڑھنے والے پر ہی سجدہ واجب ہوتا ہے یا سننے والے پر بھی واجب ہوتا ہے؟

جواب: پڑھنے والے پر بھی سجدہ واجب ہوتا ہے اور جو سنے اس پر بھی واجب ہو جاتا ہے۔ چاہے قرآن پاک سننے کے ارادہ سے بیٹھی ہو یا کسی اور کام میں لگی ہو اور بغیر ارادہ کے

Marfat.com

سجدہ کی آیت سن لی ہو۔

سوال: سجدہ کی آیت کو آہستہ پڑھے یا آواز سے؟

جواب: بہتر یہ ہے کہ سجدہ کی آیت کو آہستہ آہستہ پڑھے تاکہ کسی اور پر سجدہ واجب نہ ہو۔

سوال: سجدۂ تلاوت کی شرائط بیان کیجیے۔

جواب: جو چیزیں نماز کے لیے شرط ہیں، وہی سجدۂ تلاوت کے لیے بھی شرط ہیں۔ جیسے: وضو کا ہونا، جگہ کا پاک ہونا، بدن اور کپڑے کا پاک ہونا۔ قبلہ کی جانب منہ کرنا وغیرہ۔

سوال: کیا سجدۂ تلاوت اور نماز کے سجدہ میں کچھ فرق ہے؟

جواب: جی نہیں! ان دونوں میں کوئی فرق نہیں ہے۔ جس طرح نماز کا سجدہ کیا جاتا ہے اسی طرح سجدۂ تلاوت ادا کیا جاتا ہے۔ بعض عورتیں قرآن پاک پر ہی سجدہ کر لیتی ہیں۔ اس سے سجدہ ادا نہیں ہوتا اور واجب ذمہ سے نہیں اترتا۔

سوال: جس وقت سجدۂ تلاوت واجب ہو، کیا اسی وقت سجدہ کرنا واجب ہے؟

جواب: فوراً اسی وقت سجدہ ادا کرنا ضروری تو نہیں، البتہ بہتر ہے کہ اسی وقت کر لے تاکہ ذمہ سے اُتر جائے اس لیے کہ اندیشہ ہے کہ بعد میں یاد نہ رہے۔

سوال: اگر کسی کے ذمہ بہت سے سجدۂ تلاوت ہوں تو کیا حکم ہے؟

جواب: اب ان کو ادا کر لے۔ زندگی بھر میں کبھی نہ کبھی ادا کر لینے چاہییں، کبھی بھی ادا نہ کرے گی تو گناہ گار ہوگی۔

سوال: بہت سارے سجدۂ تلاوت کس طرح ادا کرے؟

جواب: اللہ اکبر کہہ کر سجدہ میں جائے۔ کم از کم تین مرتبہ سجدہ کی تسبیح پڑھ کر اللہ اکبر کہتے ہوئے سر اُٹھائے۔ پھر دوسرا، تیسرا اور سب سجدے اسی طرح کرے۔ ہر سجدہ کے بعد اُٹھ کر کھڑی ہو تو افضل ہے۔ اگر بیٹھ جائے پھر دوسرا سجدہ کرے تو اس کا بھی اختیار ہے۔

سوال: اگر عورت اپنے خاص ایام میں یا ولادت کے بعد والے ایام میں کسی سے سجدہ کی کوئی آیت سن لے، کیا تب بھی سجدہ واجب ہو جاتا ہے؟

Marfat.com

جواب: ایسی صورت میں سجدہ واجب نہیں ہوتا۔ البتہ اگر غسل واجب ہو اور ایسی حالت میں سنے تو واجب ہو جاتا ہے غسل کرنے کے بعد سجدہ ادا کرے۔

سوال: اگر نماز میں سجدہ کی آیت سنے تو کب سجدہ ادا کرے؟

جواب: اگر نماز میں کسی سے سجدہ کی آیت سنے تو نماز میں سجدہ ادا نہ کرے بلکہ نماز کے بعد ادا کرے۔ اگر نماز ہی میں ادا کرے گی تو وہ سجدہ ادا نہ ہوگا، پھر سے کرنا پڑے گا اور ساتھ میں گناہ بھی ہوگا۔

سوال: اگر نماز میں سجدہ کی آیت پڑھے تو سجدہ کرنے کا کیا حکم ہے؟

جواب: ایسی صورت میں فوراً ہی سجدہ میں چلی جائے، پھر سجدہ کر کے قیام کی طرف واپس آئے اور جتنا پڑھنا چاہے پڑھ کر رکوع میں جائے۔

سوال: اگر سجدہ کی آیت پڑھ کر فوراً سجدہ ادا نہ کیا بلکہ آگے دو تین آیت اور پڑھ گئی تو کیا حکم ہے؟

جواب: دو تین آیات آگے تلاوت کر کے سجدہ ادا کرنے کی صورت میں بھی سجدہ ادا ہو جائے گا اور اگر اس سے زیادہ تلاوت کر کے پھر سجدہ کرے گی تو سجدہ تو ادا ہو جائے گا لیکن گناہ گار ہوگی۔

سوال: ایک ہی جگہ بیٹھے بیٹھے یا نماز میں ایک ہی آیت سجدہ کو کئی بار دُہرانے کی صورت میں کتنے سجدے واجب ہوں گے؟

جواب: ایسی صورت میں صرف ایک ہی سجدہ واجب ہوگا۔ چاہے تو پہلی مرتبہ پڑھ کر سجدہ ادا کرلے۔ چاہے تو پڑھ کر فارغ ہونے کے بعد آخر میں سجدہ ادا کرے اور اگر جگہ بدلتی رہی اور اسی ایک ہی آیت کو دُہراتی رہی تو جتنی مرتبہ جگہ تبدیل کی اتنے ہی سجدے واجب ہوں گے۔

سوال: اگر ایک ہی جگہ بیٹھے بیٹھے مختلف آیاتِ سجدہ کو پڑھے تو کیا اب بھی ایک ہی سجدہ واجب ہوگا؟

جواب: جی نہیں! ایسی صورت میں جتنی آیات پڑھے گی اتنے ہی سجدے واجب ہوں گے۔

سوال: اگر ایک ہی جگہ بیٹھ کر سجدہ کی آیت پڑھی، پھر وہیں بیٹھے بیٹھے کسی اور کام میں لگ گئی مثلاً سینے پرونے لگی یا کھانا کھانے لگی، پھر دوبارہ آیت پڑھی تو کتنے سجدے واجب ہوں گے؟

جواب: ایسی صورت میں دو سجدے واجب ہوں گے۔ کسی کام میں مشغولیت ایسے ہی ہے جیسے جگہ تبدیل کر لی جائے۔

سوال: سجدہ کی آیت پڑھی اور سجدہ ادا کرنے سے پہلے اسی جگہ پر نماز کی نیت باندھ لی اور نماز میں پھر وہی آیت پڑھی تو کتنے سجدے ادا کرے؟

جواب: ایسی صورت میں ایک ہی سجدہ کافی ہے اور اگر نیت کرنے سے پہلے سجدہ ادا کر لیا تھا تو اب نماز میں دوبارہ سجدہ کرنا واجب ہے۔

سوال: اگر پڑھنے والے کی جگہ نہیں بدلی بلکہ سننے والے کی بدلتی رہی تو کیا حکم ہے؟

جواب: ایسی صورت میں پڑھنے والے پر ایک ہی سجدہ واجب ہوا اور سننے والے پر جتنی مرتبہ جگہ بدلی اتنے ہی سجدے واجب ہوں گے۔ اور اگر پڑھنے والے کی جگہ بدلتی رہی تو جتنی مرتبہ جگہ بدلی اتنے ہی سجدے واجب ہوں گے اور سننے والے پر ایک ہی سجدہ واجب ہوگا بشرطیکہ وہ جگہ تبدیل نہ کرے۔

سوال: پوری سورت پڑھنا اور صرف سجدہ کی آیت کو چھوڑ دینا کیسا ہے؟

جواب: اس طرح کرنا مکروہ اور منع ہے۔ اگر سجدہ سے بچنے کے لیے ایسا کیا تو گویا سجدہ سے انکار کیا۔ (العیاذ باللہ)

Marfat.com

بیمار کی نماز کا بیان

سوال: کیا بیماری کی حالت میں نماز چھوڑنے کی شریعت میں اجازت ہے؟

جواب: نماز کو کسی حالت میں چھوڑنے کی اجازت نہیں ہے۔ جب تک کھڑے ہو کر پڑھنے کی طاقت ہو، کھڑے ہو کر پڑھے اور جب کھڑا نہ ہوا جائے تو بیٹھ کر پڑھے۔ بیٹھے بیٹھے رکوع کرے، دونوں سجدے کرے اور رکوع کے لیے اتنا جھکے کہ پیشانی گھٹنے کے مقابل ہو جائے۔

سوال: اگر رکوع وسجدہ کرنے کی بھی طاقت نہ رہے تو کیسے پڑھے؟

جواب: ایسی صورت میں رکوع وسجدے کو اشارہ سے ادا کرے اور سجدے کے لیے رکوع کی نسبت زیادہ جھک جایا کرے۔

سوال: کیا سجدہ کرنے کے لیے تکیہ وغیرہ کوئی اونچی چیز رکھ سکتے ہیں؟

جواب: کوئی اونچی چیز رکھ لینا جیسے تکیہ وغیرہ اور اس پر سجدہ کرنا بہتر نہیں ہے جب سجدہ کرنے کی قدرت نہ ہو تو بس اشارہ سے سجدہ کرلیا کرے تکیہ پر سجدہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

سوال: اگر کھڑے ہونے کی طاقت تو ہے لیکن کھڑے ہونے سے تکلیف ہوتی ہو یا بیماری بڑھ جانے کا اندیشہ ہو تو کیا کرے؟

جواب: ایسی حالت میں بھی بیٹھ کر نماز پڑھنا درست ہے۔

سوال: اگر کھڑی تو ہو سکتی ہے لیکن رکوع وسجدے نہیں کر سکتی تو کیا کرے؟

Marfat.com

جواب: ایسی صورت میں چاہے تو کھڑی ہو کر نماز پڑھے اور رکوع وسجود کو اشارہ سے کرے اور چاہے تو بیٹھ کر پڑھے اور رکوع وسجود کو اشارہ سے کرے، دونوں کا اختیار ہے لیکن بیٹھ کر نماز پڑھنا بہتر ہے۔

سوال: اگر بیٹھنے کی بھی طاقت نہیں تو کیا سہارا لگا سکتی ہے؟

جواب: ایسی صورت میں سہارا لگا لے جیسے گاؤ تکیہ وغیرہ رکھ کر اس طرح لیٹ جائے کہ سر خوب اونچا ہو جائے۔ بیٹھنے کے قریب قریب اور پاؤں قبلہ کی طرف پھیلا لے۔ اجازت ہے۔ ہاں! اگر کچھ طاقت ہو تو قبلہ کی طرف پیر نہ پھیلائے بلکہ گھٹنے کھڑے کر کے رکھے، پھر سر کے اشارہ سے نماز پڑھے اور رکوع کی نسبت سجدہ کا اشارہ زیادہ نیچا کرے۔

سوال: اگر گاؤ تکیہ وغیرہ سے ٹیک لگا کر بھی اس طرح سے نہ لیٹ سکے کہ سر اور سینہ وغیرہ اونچا رہے تو کیا کرے؟

جواب: ایسی صورت میں قبلہ کی طرف پیر کر کے بالکل چت لیٹ جائے لیکن سر کے نیچے کوئی اونچا تکیہ رکھ دیں کہ کچھ نہ کچھ قبلہ کی طرف ہو جائے، بالکل آسمان کی طرف نہ رہے۔ پھر سر کے اشارہ سے نماز پڑھے، رکوع کا اشارہ کم اور سجدے کا زیادہ کرے۔

سوال: اگر چت نہ لیٹے بلکہ دائیں بائیں کروٹ پر قبلہ کی طرف منہ کر کے لیٹے اور سر کے اشارہ سے رکوع وسجود کرے تو کیا جائز ہے؟

جواب: جی ہاں! یہ طریقہ بھی جائز ہے لیکن چت لیٹ کر نماز پڑھنا زیادہ بہتر ہے۔

سوال: اگر سر کے اشارہ سے بھی نماز پڑھنے کی طاقت نہ رہی تو کیا حکم ہے؟

جواب: ایسی صورت میں نماز نہ پڑھے۔ اگر ایک دن ایک رات سے زیادہ یہ حالت رہی تو نماز بالکل معاف ہوگئی، بیماری سے ٹھیک ہو جانے کے بعد بھی قضا پڑھنا واجب نہیں ہے اور اگر یہ حالت ایک دن ایک رات سے زیادہ نہ رہی بلکہ ایک دن ایک رات کے اندر اندر اشارہ کر کے پڑھنے کی طاقت آ گئی تو اشارہ ہی سے ان کی قضا پڑھے۔ یہ نہ سوچے کہ

جب تندرست ہو جاؤں گی تو قضا پڑھوں گی، کیا معلوم کہ مر جائے تو گناہ گار ہوگی۔

سوال: بیماری کی وجہ سے تھوڑی نماز بیٹھ کر پڑھی اور رکوع کی جگہ رکوع اور سجدہ کی جگہ سجدہ کیا پھر نماز ہی میں ٹھیک ہو گئی تو کیا حکم ہے؟

جواب: ایسی صورت میں اسی نماز کو کھڑی ہو کر پوری کرے۔

سوال: اگر بیماری کی وجہ سے رکوع وسجود کی طاقت نہ تھی اس لیے سر کے اشارہ سے رکوع وسجود کیے پھر جب نماز پڑھ چکی تو ایسی ہو گئی کہ اب رکوع وسجود کر سکتی ہے تو کیا حکم ہے؟

جواب: ایسی صورت میں یہ نماز جاتی رہی اس کو پورا نہ کرے بلکہ پھر سے نماز پڑھے۔

سوال: اگر فالج وغیرہ گرا اور ایسی بیمار ہو گئی کہ پانی سے استنجا وغیرہ نہیں کر سکتی تو کیا کرے؟

جواب: ایسی صورت میں ٹشو یا کسی کپڑے وغیرہ سے پونچھ ڈالے اور اسی طرح نماز پڑھے۔ اگر خود تیمّم نہ کر سکے تو کوئی دوسرا کرا دے۔ یہ یاد رہے کہ کسی اور کو اس کے بدن کا دیکھنا درست نہیں۔ نہ ہی ماں باپ نہ بیٹا بیٹی، البتہ میاں کو اپنی بیوی کا اور بیوی کو اپنے میاں کا بدن دیکھنا درست ہے۔ ان کے سوا کسی کو دیکھنا درست نہیں ہے۔

سوال: اگر ڈھیلے وغیرہ سے بھی پونچھنے کی طاقت نہ رہی تو کیا کرے؟

جواب: ایسی صورت میں بھی نماز قضا نہ کرے، اسی حالت میں نماز پڑھے۔

سوال: تندرستی کے زمانہ میں کچھ نمازیں قضا ہو گئی تھیں، اب بیمار ہو گئی ہے تو کیا حکم ہے؟

جواب: ایسی صورت میں بیماری ہی کی حالت میں جیسے بھی نماز پڑھنے کی طاقت ہو، قضا پڑھے، یہ انتظار نہ کرے کہ جب کھڑے ہونے کی طاقت ہوگی، تب پڑھوں گی یا یہ کہ جب بیٹھنے لگوں گی اور رکوع وسجود کی طاقت ہوگی، تب پڑھوں گی۔ یہ سب شیطانی خیالات ہیں، دین داری کی بات یہ ہے کہ فوراً پڑھے، دیر نہ کرے۔

Marfat.com

سوال: اگر بیمار کا بستر ناپاک ہے اور تبدیل کرنے سے اسے تکلیف ہوتی ہے تو کیا کریں؟ اسی طرح اگر کسی کی آنکھ کا آپریشن ہوا، ڈاکٹروں نے ہلنے جلنے سے منع کر دیا تو کیا کرے؟

جواب: پہلی صورت میں اسی حالت ہی میں نماز پڑھتی رہے اور دوسری صورت میں لیٹے لیٹے نماز پڑھے۔

Marfat.com

سفر کی نماز کا بیان

سوال: شرعی مسافر کسے کہتے ہیں؟

جواب: جو کوئی تین منزل تک کا سفر کرنے کا ارادہ کر کے نکلے، وہ شریعت میں مسافر ہے اور اس پر مسافروں کے احکام لاگو (جاری) ہو جاتے ہیں۔

سوال: تین منزل، میل اور کلومیٹر کے اعتبار سے تقریباً کتنا ہوتا ہے؟

جواب: تین منزل یہ ہے کہ پیدل چلنے والے وہاں تین روز میں پہنچا کرتے ہیں۔ آج کل کے حساب سے تقریباً اڑتالیس میل بنتے ہیں اور یہ تقریباً سوا ستتر کلومیٹر کے برابر ہوتے ہیں۔ یاد رکھنے کے لیے ۷۸ کلومیٹر کہہ دیتے ہیں۔

سوال: شرعی سفر کے ارادے سے نکلی تو کہاں سے مسافر شمار ہو گی؟

جواب: جب اپنے شہر کی آبادی سے باہر نکل جائے گی تو مسافر بن جائے گی اور جب تک آبادی کے اندر اندر رہے گی تب تک مسافر نہ کہلائے گی۔

سوال: شرعی مسافر کے لیے نماز سے متعلق کیا حکم ہے؟

جواب: جو کوئی شرعی مسافر ہے اور کہیں پندرہ دن تک ٹھہرنے کی نیت نہیں ہے، وہ ظہر، عصر اور عشا کے چار چار فرض کی بجائے دو دو فرض پڑھے۔ فجر، مغرب اور وتر میں کوئی کمی نہیں ہے۔ سنتوں کے بارے میں حکم یہ ہے کہ اگر جلدی ہو تو فجر کی سنتوں کے سوا اور سنتیں چھوڑ دینا درست ہے۔ مطلب یہ ہے کہ چھوڑ دینے سے گناہ نہ ہوگا اگر جلدی نہ ہو اور اپنے ساتھیوں سے پیچھے رہ جانے یا گاڑی چھوٹنے، فلائٹ سے رہ جانے کا ڈر نہ ہو تو نہ چھوڑے

Marfat.com

بلکہ پوری پوری پڑھے۔ان میں کمی نہیں ہے۔

سوال:اس طرح کمی کر کے نماز پڑھنے کو کیا کہتے ہیں؟

جواب:اس کو قصر نماز کہتے ہیں۔

سوال:اگر مسافر نے بھولے سے چار رکعتیں پڑھ لیں تو کیا حکم ہے؟

جواب:اگر سفر میں ظہر،عصر اور عشا کی نماز دو رکعتوں سے زیادہ پڑھے گی تو گناہ گار ہوگی۔اگر بھول کر پڑھ لیں تو اگر دوسری رکعت پر بیٹھ کر التحیات پڑھی ہے تب تو دو رکعتیں فرض کی ہوگئیں اور دو رکعتیں نفل کی اور اس صورت میں سجدہ سہو کرنا پڑے گا اور اگر دو رکعت پر نہ بیٹھی ہو تو چاروں رکعتیں نفل ہو جائیں گی،فرض کی دو رکعتیں پھر سے پڑھے۔

سوال:۴۸ میل یا ۷۸ کلومیٹر تک جانے کا ارادہ ہے لیکن اس سے پہلے راستے میں اپنا گھر پڑتا ہے تو کیا تب بھی وہ مسافر کہلائے گی؟

جواب:جی نہیں!ایسی صورت میں وہ مسافر نہیں کہلائے گی۔

سوال:سفر شرعی سے زیادہ مثلاً چار منزل(۶۴ میل)تک جانے کی نیت ہے لیکن پہلی دو منزلیں(۳۲ میل)حیض کی حالت میں گزریں تو کیا تب بھی وہ مسافر شمار ہوگی؟

جواب:ایسی صورت میں وہ مسافر نہیں ہے۔نہا دھو کر پوری نماز یعنی چار رکعتیں ادا کرے۔ہاں!البتہ اگر حیض سے پاک ہونے کے بعد بھی وہ جگہ تین منزل(سفر شرعی:۷۸ کلومیٹر)ہو یا چلتے وقت پاک تھی،راستے میں حیض آ گیا تو وہ مسافر شمار ہوگی۔

سوال:اگر کوئی اپنے شوہر یا اپنے بھائی یا باپ وغیرہ کے ساتھ ہے تو کس کی نیت کا اعتبار ہوگا؟

جواب:ایسی صورت میں راستہ میں وہ جتنا ٹھہریں گے،اتنا ہی یہ ٹھہرے گی۔مطلب یہ کہ ایسی حالت میں ان کی نیت کا اعتبار ہوگا،اگر وہ پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت کریں تو یہ مسافر نہ رہے گی اور اگر وہ اس سے کم ٹھہرنے کا ارادہ کریں تو یہ بھی مسافر شمار ہوگی۔

Marfat.com

سوال: ۷۸ کلومیٹر کا ارادہ کر کے نکلی تو اور آگے اپنا گھر ہے تو کیا تب بھی وہ مسافر رہے گی؟

جواب: ایسی صورت میں وہ مسافر نہیں ہے، چاہے کم ٹھہرنے کا ارادہ ہو یا زیادہ۔ البتہ اگر کسی نے اپنا شہر بالکل چھوڑ دیا، کسی دوسری جگہ گھر بنالیا اور وہیں رہنے سہنے لگی، پہلے شہر اور پہلے گھر سے تعلق نہیں رہا تو وہ شہر اور پردیس دونوں برابر ہیں، وہاں جائے گی تو مسافر شمار ہوگی۔

سوال: اگر کسی کی نمازیں سفر میں قضا ہو گئیں تو گھر پہنچ کر سفر کے اعتبار سے قضا پڑھے گی یا گھر کے اعتبار سے پوری نماز؟

جواب: ایسی صورت میں سفر کا اعتبار کر کے دو دو رکعتیں قضا پڑھے۔

سوال: کسی کی کچھ نمازیں گھر میں قضا ہو گئیں۔ سفر کے دوران ان کی قضا کرنا چاہتی ہے تو پوری پڑھے گی یا آدھی؟

جواب: پوری نماز پڑھے گی۔

سوال: میکہ اور سسرال میں نمازِ قصر کا کیا حکم ہے؟

جواب: شادی کے بعد عورت اگر مستقل طور پر سسرال رہنے لگی تو اس کا اصل گھر سسرال ہے، پھر اگر شرعی سفر کر کے میکے آئی تو اگر پندرہ دن سے کم ٹھہرنے کی نیت ہے تو قصر پڑھے اور اگر پندرہ دن یا اس سے زیادہ رہنے کی نیت ہے تو پوری نماز پڑھے اور اگر شادی کے بعد سسرال میں ہمیشہ کے لیے رہنے کا ارادہ نہیں کیا تو میکہ اب بھی اس کا وطن اصلی ہے پوری نماز پڑھا کرے۔

سوال: اگر ریل چل رہی ہے یا سمندر میں جہاز چل رہا ہو اور نماز کا وقت ہو گیا تو کیا حکم ہے؟

جواب: ایسی صورت میں اسی حالت میں نماز پڑھے اگر کھڑے ہو کر پڑھنے میں چکر

Marfat.com

آنے یا گر جانے کا ڈر ہو تو بیٹھ کر پڑھ لے۔

سوال: کشتی یا ریل میں قبلہ متعین کر کے نماز پڑھ رہی ہو کہ کشتی یا ریل مڑ جائے تو کیا حکم ہے؟

جواب: ایسی صورت میں نماز ہی میں گھوم جائے اور رُخ قبلہ کی طرف کر لے۔

سوال: کیا عورت اکیلی سفر کر سکتی ہے؟

جواب: شرعی سفر سے کم کم مسافت میں عورت اکیلی سفر کر سکتی ہے لیکن بہتر نہیں۔ اگر شرعی سفر یا اس سے زائد مسافت تک جانا ہو تو محرم کے بغیر سفر کرنا درست نہیں ہے۔ اگر محرم کے بغیر سفر کرے گی تو گناہ گار ہوگی۔ حج اور عمرے کے سفر کا بھی یہی حکم ہے۔

جس محرم کو اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ڈر نہ ہو اور شریعت کی پابندی نہ کرتا ہو ایسے محرم کے ساتھ بھی سفر کرنا درست نہیں ہے۔

Marfat.com

زکوٰۃ کا بیان

سوال: زکوٰۃ دینے کے بارے میں کچھ احکام اور احادیث مبارکہ بیان کریں؟

جواب: جس کے پاس نصاب کے بقدر مال ہو اور وہ اس کی زکوٰۃ نہ نکالتی ہو تو وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بڑی گناہ گار ہے۔ قیامت کے دن اسے سخت عذاب کا اندیشہ ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس کے پاس سونا چاندی ہو اور وہ اس کی زکوٰۃ نہ دیتا ہو، قیامت کے دن اس کے لیے آگ کی تختیاں بنائی جائیں گی پھر ان کو دوزخ کی آگ میں گرم کر کے اس کے دونوں پہلوؤں، پیشانی اور پیٹھ کو داغا جائے گا اور جب وہ تختیاں ٹھنڈی ہو جائیں گی، پھر دوبارہ گرم کر لی جائیں گی۔ اس کے ساتھ اسی طرح ہوتا رہے گا۔''

ایک اور حدیث مبارکہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ جس کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا اور اس نے اس کی زکوٰۃ ادا نہ کی تو قیامت کے دن اس کا مال گنجا زہریلا سانپ بنا دیا جائے گا اور وہ سانپ اس کی گردن کے ساتھ لپٹ جائے گا، پھر وہ اس کے جبڑے نوچے گا اور کہے گا، میں تیرا مال ہوں اور میں ہی تیرا خزانہ ہوں۔

اللہ کی پناہ اتنے عذاب کو برداشت کرنے کی کس میں طاقت ہے؟ تھوڑے سے لالچ میں یہ مصیبت اپنے سر لینا بڑی بے وقوفی کی بات ہے۔ خدا ہی کی دی ہوئی دولت ہے۔ اس کو خدا ہی کی راہ میں نہ دینا کتنی غلط اور افسوسناک بات ہے۔

سوال: زکوٰۃ کون کون سی چیزوں پر واجب ہوتی ہے؟

جواب: صرف چار چیزوں پر: سونا، چاندی، نقدی، مال تجارت۔[1] یعنی فروخت کے

۱- ایک پانچویں چیز بھی ہے، قدرتی چراگاہوں میں مفت چرانے والے مویشی، لیکن شہر والوں کو اس سے واسطہ نہیں پڑتا۔ نیز ان کی زکوٰۃ میں کافی تفصیل ہے اس لیے یہاں ذکر نہیں کیا گیا۔

Marfat.com

لیے رکھی ہوئی اشیاء (زمین، سامان، مکان، دکان وغیرہ) ان چار کو "قابلِ زکوٰۃ اشیاء" کہتے ہیں۔ یہ چیزیں جس بھی شکل میں اور جس بھی مقصد کے لیے رکھی ہوں ان پر زکوٰۃ آتی ہے۔ (۱)

سوال: ان چار چیزوں کی کتنی مقدار پر زکوٰۃ فرض ہوتی ہے؟ یعنی یہ بتا دیجیے کہ زکوٰۃ کا نصاب کتنا ہے؟

جواب: یہ چیزیں ساڑھے سات تولہ سونا یا ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت کے برابر ہوں تو ان پر سال کے بعد زکوٰۃ فرض ہوتی ہے۔ اس مقدار کو زکوٰۃ کا "نصاب" کہتے ہیں۔

سوال: گرام کے اعتبار سے نصاب کا وزن کتنا بنتا ہے؟

جواب: ساڑھے باون تولہ چاندی 612.36 گرام چاندی کے برابر ہوتی ہے۔ آسانی کے لیے 613 گرام کہہ دیتے ہیں۔ ساڑھے سات تولہ سونا 87.48 گرام سونے کے برابر ہوتا ہے۔ آسانی کے لیے 88 گرام کہہ دیتے ہیں۔

سوال: اگر کسی کے پاس ساڑھے سات تولہ سونا سے کم ہے مثلاً سوا سات یا سات تولہ سونا ہے تو کیا اس پر زکوٰۃ واجب نہ ہوگی؟

جواب: اگر صرف سونا ہی سونا ہو، اس کے علاوہ بقیہ تین چیزوں یعنی چاندی نقدی، سامان تجارت میں سے ایک روپیہ بھی پاس نہیں تو زکوٰۃ واجب نہ ہوگی اور اگر دوسری تین چیزوں میں سے کوئی چیز تھوڑی سی بھی ہو مثلاً: چند روپے پاس ہوں اگرچہ ان روپوں پر سال بھی نہ گزرا ہو تب بھی زکوٰۃ واجب ہوگی۔ (۲)

اسی طرح اگر کچھ سونا کچھ چاندی ہے اور دونوں کو ملا کر ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت بن جاتی ہے تب بھی زکوٰۃ واجب ہوگی۔ اسی طرح سے کچھ سونا کچھ چاندی اور کچھ روپے ہیں،

۱۔ تفصیل کے لیے زکوٰۃ کے مسائل کے آخر میں دیا گیا فارم ملاحظہ کیجیے۔
۲۔ کیونکہ جب سونے کی قیمت میں چند روپے ملائیں گے تو چاندی کا نصاب تو بہرحال پورا ہو جائے گا۔ سونے کے نصاب کی تکمیل اس وقت ضروری ہوتی ہے جب صرف سونا ہو، دوسری قابلِ زکوٰۃ چیز کوئی نہ ہو۔

سب کو ملا کر ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت بن جاتی ہے تو بھی زکوٰۃ واجب ہوگی۔

سوال: کسی کے پاس آٹھ تولہ سونا چار پانچ مہینہ تک رہا، پھر کم ہو گیا اور دو تین مہینہ کے بعد پھر کچھ سونا یا کچھ مال لے لیا تو کیا زکوٰۃ واجب ہوگی؟

جواب: جی ہاں! ایسی صورت میں بھی زکوٰۃ واجب ہوگی۔ خلاصہ یہ ہے کہ جب سال کے اول و آخر میں نصاب کے بقدر مال ہوا اور سال کے بیچ میں کچھ دن اس مقدار سے کم ہو جائے تو بھی زکوٰۃ واجب ہوتی ہے۔ درمیان میں کچھ دن مقدار کے کم ہو جانے سے زکوٰۃ معاف نہیں ہوتی۔

سوال: اور اگر سارا کا سارا مال جاتا رہے، پھر کچھ مہینوں کے بعد مل جائے تو کیا حکم ہے؟

جواب: اگر سب مال ختم ہو گیا، اس کے بعد مال ملے تو جب سے ملا ہے تب سے سال کا حساب کیا جائے گا، پچھلے مہینوں کو شمار نہ کریں گے۔

سوال: اگر کسی کے پاس ساڑھے باون تولہ چاندی یا اس کی قیمت ہے اور اتنی ہی رقم کی وہ قرض دار ہے تو کیا حکم ہے؟

جواب: ایسی صورت میں اس پر زکوٰۃ واجب نہیں۔

سوال: اگر اتنی رقم کی قرض دار ہے کہ قرضہ ادا کر کے ساڑھے باون تولہ چاندی یا اس کی قیمت بچتی ہے تو کیا حکم ہے؟

جواب: ایسی صورت میں اس پر زکوٰۃ واجب ہے۔

سوال: سونے چاندی کی کون کون سی چیزوں پر زکوٰۃ واجب ہے اور کون کون سی پر واجب نہیں؟

جواب: سونے چاندی کے زیور، برتن، ڈلی وغیرہ سب پر زکوٰۃ واجب ہے۔ پہنتی رہتی ہو یا کبھی کبھار پہنتی ہو یا کبھی نہ پہنتی ہو۔ خلاصہ یہ کہ سونے چاندی کی تمام چیزوں پر بہر حال زکوٰۃ واجب ہے۔ ایسی کوئی چیز نہیں کہ جس پر زکوٰۃ واجب نہ ہو۔

سوال: اگر سونے چاندی میں کچھ ملاوٹ ہوئی ہو اور خالص نہ ہو تو اس کا کیا حکم ہے؟

Marfat.com

جواب: سونا چاندی اگر کھرا نہ ہو بلکہ اس میں میل ہو مثلاً چاندی میں رانگا ملا ہوا ہے تو دیکھیں گے کہ چاندی زیادہ ہے یا ملاوٹ؟ اگر چاندی زیادہ ہے تو اس کا حکم چاندی جیسا ہے اور اگر رانگا زیادہ ہے تو اس کا حکم پیتل، تانبے، لوہے وغیرہ کا ہے۔ (جو آگے ذکر کیا جائے گا)

سوال: اگر کسی کے پاس نصاب کے بقدر کچھ روپے رکھے ہوئے تھے، پھر سال پورا ہونے سے کچھ دن پہلے کچھ روپے اور پاس آگئے تو کیا ان پر بھی زکوٰۃ کی مقدار کو پہنچ جاتے ہیں تو کیا اس صورت میں بھی زکوٰۃ واجب ہوگی؟

جواب: جی ہاں! ان نئے روپوں پر بھی زکوٰۃ واجب ہے اور یوں سمجھا جائے گا کہ گویا پورے روپوں پر سال گزر گیا ہے۔

سوال: سونے چاندی کے علاوہ لوہا، تانبا، پیتل، گلٹ وغیرہ کا کیا حکم ہے؟

جواب: سونے چاندی کے علاوہ باقی چیزیں جیسے لوہا، تانبا، پیتل اور ان چیزوں کے بنے ہوئے برتن وغیرہ اور اس طرح کپڑے جوتے اور ان کے علاوہ جو سامان ہو، فرنیچر وغیرہ...... اس کا حکم یہ ہے کہ اس کو بیچتی ہو اور تجارت کرتی ہو تو دیکھیں گے کہ وہ سامان کتنا ہے؟ اگر اتنا ہے کہ اس کی قیمت ساڑھے باون تولہ چاندی کے برابر ہے تو جب سال گزر جائے تو اس تجارت کے سامان پر زکوٰۃ واجب ہے اور اگر اتنا نہ ہو تو اس پر زکوٰۃ واجب نہیں۔ اگر وہ سامان تجارت کے لیے نہیں ہے تو اس پر زکوٰۃ واجب نہیں، چاہے جتنا بھی ہو۔

سوال: کیا گھر کے سامان جیسے پتیلی، دیگچی، بڑی دیگ، سینی، لگن وغیرہ اور کھانے پینے کے برتنوں اور رہنے سہنے کے مکان اور پہننے کے کپڑوں، سچے موتیوں کے ہار وغیرہ پر بھی زکوٰۃ واجب ہے؟

جواب: سوال میں ذکر کردہ اشیا پر زکوٰۃ واجب نہیں چاہے جتنی بھی ہوں اور چاہے روزمرہ کے استعمال میں آتا ہوں یا نہ، کسی طرح زکوٰۃ واجب نہیں۔ ہاں! اگر یہ سامان تجارت کے لیے ہو تو پھر اس پر زکوٰۃ واجب ہے۔ خلاصہ یہ کہ سونے چاندی کے علاوہ جتنی اشیا یا سامان ہو اگر وہ تجارت کے لیے ہو اور اس کی قیمت زکوٰۃ کے نصاب کو پہنچتی ہو تو زکوٰۃ

Marfat.com

واجب ہے ورنہ نہیں۔ چاہے جتنا بھی سامان ہو۔

سوال: اگر کسی کے پاس گھر ہوں، ان کو کرایہ پر دے رکھا ہو تو کیا ان پر زکوٰۃ واجب ہوگی؟

جواب: ان گھروں پر زکوٰۃ واجب نہیں چاہے جتنی قیمت کے ہوں۔ البتہ ان گھروں سے آنے والے کرایہ کو اگر جمع رکھتی ہے اور وہ زکوٰۃ کے نصاب کو پہنچ جاتا ہے تو اس صورت میں زکوٰۃ واجب ہوگی۔

سوال: اگر کوئی برتن وغیرہ ڈیکوریشن کرایہ پر دیتی ہے تو کیا ان پر زکوٰۃ واجب ہے؟

جواب: جی نہیں، ان پر زکوٰۃ واجب نہیں۔ غرض یہ کہ کرایہ پر دیے جانے والے سامان پر زکوٰۃ واجب نہیں ہوتی۔

سوال: اگر پہننے کے بہت قیمتی جوڑے ہوں یا ان پر اصلی سونے چاندی کا کام کیا ہو تو کیا ان پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے؟

جواب: جوڑے چاہے جتنے بھی زیادہ قیمتی ہوں، ان پر زکوٰۃ واجب نہیں ہوتی۔ ہاں! اگر ان پر اصلی سونا چاندی کا کام کیا ہوا ہے کہ اگر چاندی نکال لی جائے تو ساڑھے باون تولہ یا اس سے زیادہ نکلے گی تو اس چاندی پر زکوٰۃ واجب ہے۔ اگر اتنی مقدار میں چاندی نہ ہو تو زکوٰۃ واجب نہیں۔

سوال: تجارت کے سامان سے کیا مراد ہے؟

جواب: تجارت کا سامان وہ کہلاتا ہے جس کو تجارت کرنے کی نیت وارادہ سے خریدا ہو۔ اگر کسی نے اپنے گھر کے خرچ کے لیے یا شادی وغیرہ کے لیے کوئی سامان خریدا، جیسے: چاول، چینی وغیرہ پھر ارادہ کرلیا کہ لاؤ اس کو بیچ دیں تو محض اس ارادے سے یہ تجارت کا سامان نہ کہلائے گا اور اس پر زکوٰۃ واجب نہ ہوگی۔

سوال: اگر کسی کو قرض دیا ہے تو کیا اس پر بھی زکوٰۃ واجب ہے؟

جواب: جی ہاں! اگر قرض اتنا ہے کہ زکوٰۃ کے نصاب کو پہنچتا ہے تو زکوٰۃ واجب ہے۔ جب وصول ہو جائے تو جتنے سالوں بعد وصول ہوا، ان سب سالوں کی زکوٰۃ ادا کرنا واجب ہے۔

سوال: اگر شوہر کے ذمہ مہر ہو اور وہ کئی برس کے بعد دے تو کیا ان سب برسوں کی بھی زکوٰۃ واجب ہوتی ہے؟

جواب: مہر میں زکوٰۃ کا حساب ملنے کے دن سے کریں گے۔ پچھلے برسوں کی زکوٰۃ واجب نہیں۔ یعنی جس دن اس کو ملے اور اسی کی مقدار نصاب کے بقدر ہے تو دوسرے اموال زکوٰۃ کے ساتھ ملا کر شرائط زکوٰۃ کے تحت زکوٰۃ واجب ہوگی۔

سوال: اگر کسی پر زکوٰۃ واجب ہے اور اس نے سال گزرنے سے پہلے ہی زکوٰۃ دے دی تو کیا زکوٰۃ ادا ہو جائے گی؟

جواب: جی ہاں! زکوٰۃ ادا ہو جائے گی، سال پورا ہونے کا انتظار کرنا کوئی ضروری نہیں۔

سوال: اگر کسی پر ابھی زکوٰۃ تو واجب نہیں لیکن کہیں سے مال ملنے کی اُمید ہے اس اُمید پر مال ملنے سے پہلے ہی زکوٰۃ دے دی تو کیا ادا ہو جائے گی؟

جواب: یہ زکوٰۃ ادا نہ ہوگی، جب مال مل جائے تو پھر زکوٰۃ ادا کرنا چاہیے۔

سوال: مال دار آدمی اگر کئی سال کی زکوٰۃ پیشگی دے دے تو کیا یہ جائز ہے؟

جواب: جی ہاں! یہ جائز ہے لیکن اگر کسی سال مال بڑھ گیا تو اس اضافی مقدار کی زکوٰۃ دینا ہوگی۔

سوال: اگر کسی نے زکوٰۃ سال پورا ہونے سے پہلے ہی پیشگی دے دی اور پھر سال پورا ہونے تک مال نصاب سے کم ہو گیا تو زکوٰۃ کا کیا حکم ہے؟

جواب: اس طرح سے بھی درست ہے جو زکوٰۃ دی وہ نفلی صدقہ ہو جائے گی۔

سوال: کسی کے مال پر پورا سال گزر گیا لیکن ابھی زکوٰۃ نہیں نکالی تھی کہ سارا مال چوری

Marfat.com

ہو گیا یا کسی اور طرح ضائع ہو گیا تو اب زکوٰۃ کا کیا حکم ہے؟

جواب: مذکورہ صورت میں زکوٰۃ معاف ہو گئی۔

سوال: اگر خود اپنا مال اپنے اختیار سے ضائع کر دیا یا کسی کو دے دیا یا تو اب زکوٰۃ کا کیا حکم ہے؟

جواب: اس صورت میں جتنی زکوٰۃ واجب ہوئی تھی، وہ معاف نہیں ہوگی بلکہ دینا پڑے گی۔

سوال: اگر سال پورا ہونے کے بعد کسی نے اپنا سارا مال صدقہ یا خیرات کر دیا تو زکوٰۃ کا کیا حکم ہے؟

جواب: اس صورت میں زکوٰۃ معاف ہو گی۔

سوال: اگر آدھا مال ضائع ہو گیا اور آدھا مال باقی ہے تو کیا حکم ہے؟

جواب: اس صورت میں جتنا مال ضائع ہو گیا اس کی زکوٰۃ معاف ہو گئی اور جتنا مال باقی ہے، اس کی زکوٰۃ ادا کر دے۔

زکوٰۃ ادا کرنے کا بیان

سوال: کیا مال پر پورا سال گزر جانے کے بعد زکوٰۃ فوراً ادا کرنا ضروری ہے؟

جواب: جب پورا سال گزر جائے تو فوراً زکوٰۃ ادا کردے۔ نیک کام میں دیر لگانا اچھا نہیں کہ شاید اچانک موت آجائے اور یہ ذمہ داری گردن پر رہ جائے۔

سوال: اگر سال گزرنے پر زکوٰۃ ادا نہیں کی یہاں تک کہ دوسرا سال بھی گزر گیا تو کیا زکوٰۃ ادا نہ کرنے کا گناہ ہوگا؟

جواب: جی ہاں! گنہگار ہوگی۔ اب توبہ کرکے دونوں سال کی زکوٰۃ ادا کرے۔

سوال: مال سے کس حساب سے زکوٰۃ نکالے؟

جواب: جتنا مال ہو، اس کا چالیسواں حصہ زکوٰۃ میں دینا واجب ہے یعنی ڈھائی فیصد۔

سوال: کیا زکوٰۃ ادا کرتے وقت نیت کرنا ضروری ہے؟

جواب: جی ہاں! جس وقت زکوٰۃ کی رقم کسی غریب کو دے اس وقت اپنے دل میں اتنا ضرور خیال کرے کہ میں زکوٰۃ دے رہی ہوں۔ اگر نیت نہیں کی، یوں ہی دے دیا تو زکوٰۃ ادا نہ ہوگی پھر سے دینا پڑے گی اور جو دے دیا ہے، اس کا ثواب الگ ملے گا۔

سوال: زکوٰۃ ادا کرتے ہوئے کس وقت تک نیت کی جاسکتی ہے؟

جواب: بہتر تو یہ ہے کہ ادائیگی کے وقت ہی نیت کرے، لیکن اگر اس وقت نیت نہیں کی تو جب تک وہ روپے فقیر کے پاس ہیں اس وقت تک نیت کر لینا درست ہے اب بھی نیت کرلینے سے زکوٰۃ ادا ہو جائے گی البتہ جب فقیر نے خرچ کردیے، اس وقت نیت کرنے کا

اعتبار نہیں ہے۔ اب پھر سے زکوٰۃ ادا کرے۔

سوال: اگر کسی نے زکوٰۃ کی نیت سے رقم نکال کر الگ رکھ دی پھر ادا کرتے ہوئے نیت نہیں کی تو کیا زکوٰۃ ادا ہو جائے گی؟

جواب: جی ہاں! زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔

سوال: زکوٰۃ کی رقم ایک ہی فقیر کو دینا ضروری ہے یا کئی فقیروں مسکینوں میں تقسیم کی جا سکتی ہے؟

جواب: اس بارے میں اختیار ہے چاہے ایک ہی کو ساری دے دے یا کئی فقیروں میں تقسیم کر دے۔

سوال: ایک ہی دن میں سب رقم دینا ضروری ہے یا مہینوں تک دی جا سکتی ہے؟

جواب: اس میں بھی اختیار ہے۔ چاہے ایک ہی دن ساری دے دے یا تھوڑی تھوڑی کر کے کئی مہینوں میں دے دے۔

سوال: ایک فقیر کو کم سے کم کتنا دینا چاہیے؟

جواب: بہتر اور مستحب یہ ہے کہ غریب کو کم سے کم اتنا دے کہ اس دن اس کے لیے کافی ہو جائے اسے کسی اور سے مانگنا نہ پڑے۔

سوال: کیا ایک ہی غریب کو اتنی رقم دینا جتنی رقم سے زکوٰۃ واجب ہوتی ہے (یعنی نصاب کے برابر جائز ہے؟

جواب: نصاب کے جتنا مال کسی ایک شخص کو دینا مکروہ ہے لیکن اگر دے دیا تو زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔

سوال: اگر کوئی قرض مانگنے آیا اور اس کا حال یہ ہے کہ وہ اتنا تنگ دست اور مفلس ہے کہ کبھی قرض واپس نہ کر پائے گا یا ایسا ہے کہ قرض لے کر کبھی ادا ہی نہیں کر سکتا، اس کو قرض کے نام سے زکوٰۃ کی رقم دے دینا جائز ہے اور کیا زکوٰۃ ادا ہو جائے گی؟

Marfat.com

جواب: جی ہاں! اگر اپنے دل میں یہ سوچ لیا کہ میں زکوٰۃ دیتی ہوں تو زکوٰۃ ادا ہوجائے گی اگر چہ وہ اپنے دل میں یہی سمجھتا رہے کہ مجھے قرض دیا ہے۔

سوال: اگر کسی کو انعام یا کسی اور نام سے زکوٰۃ دے دی تو کیا ادا ہوجائے گی؟

جواب: جی ہاں! اگر دل میں یہ نیت ہے کہ میں زکوٰۃ دیتی ہوں تو زکوٰۃ ادا ہوجائے گی۔

سوال: اگر کسی غریب نے کسی سے کچھ روپے قرض لیے اور اس کی زکوٰۃ بھی اتنے ہی روپے ہے تو کیا قرض معاف کردینے سے زکوٰۃ ادا ہوجائے گی؟

جواب: زکوٰۃ کی نیت سے قرض معاف کردینے سے زکوٰۃ ادا نہ ہوگی، البتہ کچھ رقم اس کو زکوٰۃ کی دے دے تو زکوٰۃ ادا ہوجائے گی، اب یہی رقم اپنے قرض میں اس سے لے لینا درست ہے۔

سوال: زکوٰۃ کی رقم کسی کو دے دی کہ تم کسی کو دے دینا تو کیا زکوٰۃ ادا ہوجائے گی؟

جواب: جی ہاں! اس طرح سے زکوٰۃ ادا ہوجائے گی۔

سوال: اگر کسی نے زکوٰۃ کی کچھ رقم دی کہ میری طرف سے کسی غریب کو دے دینا اس نے وہی رقم تو غریب کو نہ دی، بلکہ اپنے پاس سے اتنی رقم دے دی تو کیا زکوٰۃ ادا ہوجائے گی؟

جواب: ایسی صورت میں جب اس نے اپنی جیب سے دیتے ہوئے یہ خیال کیا کہ یہ رقم جو دے رہا ہوں، ان کی جگہ زکوٰۃ کی رقم میں لے لوں گا تو زکوٰۃ ادا ہوجائے گی۔ اور اگر زکوٰۃ کے لیے دیے ہوئے پیسے اس نے پہلے خرچ کردیے، اس کے بعد اپنے پیسے کسی غریب کو دے دیے تو زکوٰۃ ادا نہ ہوگی، ایسے ہی اگر اپنے پیسے دیتے ہوئے یہ نیت نہ کی کہ وہ زکوٰۃ کی رقم اپنی رقم کے بدلے میں لے لوں گا تو بھی زکوٰۃ ادا نہ ہوگی۔

سوال: اگر کسی نے اپنی رقم تو کسی کو نہ دی لیکن اس نے یہ کہہ دیا کہ میری طرف سے اتنی زکوٰۃ دے دینا اور اس نے اس کی طرف سے اپنی رقم زکوٰۃ میں دے دی اور پھر بعد میں اس سے اتنی رقم لے لی تو کیا زکوٰۃ ادا ہوجائے گی؟

Marfat.com

جواب: جی ہاں! ایسی صورت میں زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔

سوال: اگر کسی نے کسی کی طرف سے اس کے کہے بغیر زکوٰۃ دے دی تو کیا زکوٰۃ ادا ہو جائے گی؟

جواب: ایسی صورت میں زکوٰۃ ادا نہ ہوگی، اگرچہ وہ منظور بھی کر لے۔

سوال: اگر کسی شخص نے اپنی زکوٰۃ ادا کرنے کے لیے کسی کو کچھ رقم دی کہ کسی غریب کو دے دینا تو کیا وہ شخص اپنے رشتے دار یا ماں باپ کو جو زکوٰۃ کے مستحق ہوں دے سکتا ہے یا خود لے سکتا ہے، اگر خود مستحق ہو؟

جواب: ایسی صورت میں اس کو یہ تو اختیار ہے کہ اپنے کسی رشتہ دار یا ماں باپ کو دے دے لیکن اگر خود مستحق ہے تو خود لے لینا درست نہیں۔ ہاں! اگر دینے والے نے دیتے ہوئے یہ کہا کہ تمہیں اختیار ہے جو چاہے کرو اور جسے چاہو دے دو تو خود بھی لینا درست ہے۔

کن لوگوں کو زکوٰۃ دینا جائز ہے؟

سوال: شریعت کی رو سے کس شخص کو زکوٰۃ اور واجب صدقات دینا جائز نہیں؟

جواب: جس کے پاس پانچ چیزیں (سب یا کچھ) اتنی مقدار میں ہیں کہ ان کا مجموعہ نصاب شرعی (613 گرام) کے برابر ہو جاتا ہے، اس کو زکوٰۃ، صدقۂ فطر وغیرہ صدقات واجبہ (مثلاً منت اور فدیہ، کفارہ وغیرہ) دینا جائز نہیں۔ وہ پانچ چیزیں یہ ہیں: سونا، چاندی، نقدی، سامانِ تجارت اور ضرورت سے زائد تمام اشیاء۔

سوال: شریعت کی رو سے کون سا شخص غریب ہے جس کو زکوٰۃ دینا درست ہے؟

جواب: جس کے پاس پانچ چیزوں (میں سے کچھ یا سب) کا مجموعہ ساڑھے باون تولہ (613 گرام) چاندی یا اس کی قیمت کے برابر نہ ہو، ایسے لوگوں کو شریعت میں غریب کہتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو زکوٰۃ کا پیسہ دینا اور ان کو لینا درست ہے۔

وہ پانچ چیزیں یہ ہیں: سونا، چاندی، نقدی، مال تجارت، ضرورت سے زائد تمام اشیاء۔

Marfat.com

سوال: ان دونوں مسائل کو دوبارہ سمجھا دیجیے۔

جواب: آسان انداز سے یوں سمجھیے کہ معاشرے کے تمام افراد تین طرح کے ہوتے ہیں: ایک وہ جن پر زکوٰۃ دینا فرض ہے۔ دوسرے وہ جن پر زکوٰۃ دینا فرض نہیں لیکن لینا بھی جائز نہیں۔ اور تیسری وہ قسم جن کے لیے زکوٰۃ لینا جائز ہے۔ ان کی تفصیل یہ ہے:

(۱) جس شخص کے پاس یہ چار چیزیں بقدر نصاب (613 گرام چاندی) ہوں۔ اس پر زکوٰۃ دینا فرض ہے: سونا، چاندی، نقدی، مالِ تجارت۔ یہ شخص شریعت کی نظر میں مالدار ہے۔

(۲) جس کے پاس درج ذیل پانچ چیزیں بقدر نصاب ہوں اس پر زکوٰۃ دینا تو ضروری نہیں لیکن لینا بھی درست نہیں: سونا، چاندی، نقدی، سامانِ تجارت اور ضرورت سے زائد تمام چیزیں۔ واضح ہو کہ اس شخص پر زکوٰۃ تو فرض نہیں لیکن صدقہ فطر اور قربانی ضروری ہے۔ گویا یہ زکوٰۃ لینے کی حرمت اور صدقۂ فطر و قربانی واجب ہونے کا نصاب ہے۔ ایسا شخص شریعت کی نظر میں متوسط اور درمیانی حیثیت والا ہے۔

(۳) جس کے پاس مندرجہ بالا پانچ چیزیں ملا کر نصاب کے برابر نہ ہوتی ہوں، اس کے لیے زکوٰۃ و صدقۂ فطر لینا جائز ہے۔ یہ شخص شریعت کی نظر میں فقیر اور مستحق ہے۔

سوال: کیا بڑی بڑی دیگیں، قالین، خیمے وغیرہ جن کی برسہا برس میں ایک دو دفعہ ضرورت پڑتی ہے، یہ ضروری سامان میں داخل ہیں؟

جواب: جی نہیں! یہ اشیا ضروری اسباب میں داخل نہیں ہیں بلکہ ضرورت سے زائد سامان میں داخل ہیں۔[۱]

سوال: کیا رہنے کا گھر، پہننے کے کپڑے اور کام کاج کے لیے نوکر چاکر گاڑی جو اکثر

۱- لیکن یہ قابل زکوٰۃ اموال بھی نہیں، ان پر زکوٰۃ نہیں آتی البتہ جس کے پاس یہ بقدر نصاب ہوں وہ زکوٰۃ لے نہیں سکتا۔

کام میں رہتی ہے، ضروری اسباب میں داخل ہیں؟

جواب: جی ہاں! یہ سب اشیا ضروری اسباب میں داخل ہیں۔ ان کے ہونے سے کوئی عورت شریعت میں مالدار نہیں کہلاتی، چاہے جتنی قیمت کے ہوں۔

سوال: اگر پڑھے لکھے آدمی کے پاس بہت سی کتابیں ہوں تو وہ کس کھاتے میں ہیں؟

جواب: یہ ضروری اسباب میں داخل ہیں۔

سوال: اگر کسی کے پاس دو چار مکان ہیں جن کو کرایہ پر دیتی ہے، ان کی آمدنی سے گزارا ہوتا ہے۔ سب خرچ ہو جاتا ہے اور افراد کی زیادتی کی وجہ سے تنگی رہتی ہے تو کیا ایسے شخص کو زکوٰۃ کی رقم دینا درست ہے؟

جواب: جی ہاں! اگر ایسی حالت ہے اور کوئی ایسا مال بھی نہیں کہ جس پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے تو ایسے شخص کو زکوٰۃ کی رقم دینا درست ہے۔

سوال: اگر کسی کے پاس نصاب کے بقدر کوئی چیز یا اتنی رقم موجود ہے لیکن اتنی ہی رقم یا اس سے زائد کا قرض دار ہے تو کیا ایسے شخص کو زکوٰۃ کا پیسہ دینا درست ہے؟

جواب: جی ہاں! ایسے شخص کو زکوٰۃ کا پیسہ دینا درست ہے۔

سوال: اگر نصاب کی مقدار سے کم کا قرض دار ہے تو کیا اسے زکوٰۃ کی رقم دی جاسکتی ہے؟

جواب: ایسی صورت میں دیکھا جائے گا کہ قرضہ ادا کرنے کے بعد کتنے روپے بچتے ہیں؟ اگر اتنے روپے بچیں جتنے پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے تو اس کو زکوٰۃ کی رقم نہیں دی جاسکتی ہے ورنہ دی جاسکتی ہے۔

سوال: اگر کسی شخص کی یہ حالت ہو کہ گھر میں تو مالدار ہو لیکن کہیں سفر میں ایسا اتفاق ہوا کہ اس کے پاس کچھ خرچ باقی نہ رہا مثلاً: اس کا سفر کا خرچ چوری ہو گیا یا کوئی ایسی وجہ پیش آئی کہ گھر تک پہنچنے کا خرچ تک ختم ہو گیا تو کیا ایسے شخص کو زکوٰۃ دینا جائز ہے؟

جواب: جی ہاں! ایسے شخص کو زکوٰۃ دینا جائز ہے۔

سوال: اگر حج کے سفر میں اوپر ذکر کردہ صورت کی طرح کوئی صورت پیش آ گئی تو کیا

Marfat.com

حاجی کو زکوٰۃ دینا درست ہے؟

جواب: جی ہاں! حاجی کو بھی اس حالت میں زکوٰۃ کی رقم دینا درست ہے۔

سوال: کیا زکوٰۃ کا پیسہ کسی کافر کو دینا درست ہے؟

جواب: جی نہیں! زکوٰۃ کا پیسہ کسی کافر کو دینا جائز نہیں۔ مسلمان ہی کو دے۔ اس طرح سے عشر، صدقہ فطر اور نذر اور کفارہ کی رقم بھی مسلمان کو دینا ضروری ہے۔

سوال: کیا نفلی صدقہ کی رقم اور خیرات وغیرہ کافر کو دینا جائز ہے؟

جواب: جی ہاں زکوٰۃ، عشر، صدقے، فطرے، نذر اور کفارہ کے علاوہ نفلی صدقہ اور خیرات وغیرہ کافر کو دینا جائز ہے۔

خلاصہ یہ کہ واجب شرعی کی رقم کافر کو دینا جائز نہیں، نفلی جائز ہے۔

سوال: کیا زکوٰۃ کی رقم مسجد کی تعمیر میں لگانا یا کسی لاوارث یا غریب کے کفن دفن میں لگانا یا مردے کی طرف سے اس کا قرضہ ادا کرنا یا کسی اور نیک کام میں لگانا جائز ہے؟

جواب: ان تمام صورتوں میں زکوۃ کی رقم خرچ کرنا جائز نہیں ہے۔ جب تک زکوٰۃ کی رقم کسی مستحق کے مالکانہ قبضے میں نہ دے دی جائے، زکوٰۃ ادا نہیں ہوتی۔

سوال: رشتہ داروں میں سے زکوٰۃ کی رقم کس کو دینا جائز ہے اور کس کو دینا جائز نہیں ہے؟

جواب: اپنی زکوٰۃ کا پیسہ اپنے ماں، باپ، دادا، دادی، پردادا، پردادی، نانا، نانی، پرنانا، پرنانی وغیرہ کو دینا جائز نہیں، اسی طرح اپنی اولاد اور پوتے پڑپوتے، نواسے پڑنواسے کو دینا جائز نہیں ہے۔

خلاصہ یہ کہ نہ تو ان لوگوں کو زکوٰۃ کی رقم دینا جائز ہے جن سے یہ پیدا ہوا ہے اور نہ ہی ان لوگوں کو دینا جائز ہے، جو اس سے پیدا ہوئے ہیں اور ان رشتہ داروں کے علاوہ باقی سب رشتہ داروں کو جیسے بھائی، بہن، بھتیجی، بھانجی، چچا، پھوپھی، خالہ، ماموں، سوتیلی ماں، سوتیلا باپ، سوتیلا دادا، ساس سسر وغیرہ کو دینا جائز ہے۔

Marfat.com

سوال: نابالغ لڑکے لڑکی کو زکوٰۃ دینا جائز ہے؟

جواب: اگر نابالغ لڑکے لڑکی کا والد مالدار ہے یعنی صاحب نصاب ہے تو ان کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں اور اگر لڑکا لڑکی بالغ ہو گئے، ان کا باپ اگرچہ مالدار ہی کیوں نہ ہو اگر یہ لوگ مالدار نہیں تو ان کا زکوٰۃ دینا درست ہے۔

سوال: اگر نابالغ کا والد تو مالدار نہیں لیکن اس کی والدہ مالدار ہے تو کیا حکم ہے؟

جواب: ایسی صورت میں اسے زکوٰۃ دینا درست ہے۔

سوال: کیا کچھ ذاتیں ایسی بھی ہیں جن کو زکوٰۃ، نذر، کفارے، عشر اور صدقہ فطر کا پیسہ دینا جائز نہیں؟

جواب: جی ہاں! سید، یعنی جو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی اولاد سے ہوں۔(۱)

اور علوی جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کی اولاد سے ہوں۔(۲)

اسی طرح عباسی جو حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی اولاد سے ہوں یا حضرت جعفر رضی اللہ عنہ یا حضرت عقیل بن ابی طالب رضی اللہ عنہ یا حضرت حارث رضی اللہ عنہ کی اولاد سے ہوں، ان چھ طرح کے حضرات کو زکوٰۃ اور شرعی واجبات دینا جائز نہیں ہے۔(۳)

سوال: گھر کے نوکر چاکر ماسی وغیرہ کو زکوٰۃ دینا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: ان میں سے جو مستحق ہوں ان کو زکوٰۃ کا پیسہ دینا جائز ہے لیکن ان کی تنخواہ میں شمار نہ کرے، بلکہ تنخواہ سے زائد بطورِ انعام واکرام کے دے دے اور دل میں زکوٰۃ کی ادائیگی کی نیت رکھے تو درست ہے۔

سوال: کیا رضاعی بیٹے اور رضاعی ماں کو زکوٰۃ کا پیسہ دینا جائز ہے؟

۱- یعنی حسنی اور حسینی حضرات۔

۲- یعنی جو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے علاوہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی دوسری بیویوں سے پیدا ہوئے۔

۳- حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی آل اور اقارب کے لیے مالی مفادات کے حصول کے راستے کھولے نہیں بلکہ مسدود کیے ہیں۔ یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اعلیٰ ترین اخلاص کی علامت ہے۔

جواب: جی ہاں جائز ہے۔

سوال. اگر کسی عورت کا مہر نصاب کی قیمت کے برابر ہے لیکن اس کا شوہر غربت کی وجہ سے ادا نہیں کر سکتا یا ویسے ہی مہر نہیں دیتا یا یہ کہ عورت نے معاف کر دیا تو کیا ایسی عورت کو زکوٰۃ کا پیسہ دینا جائز ہے؟

جواب: جی ہاں! ایسی عورت کو زکوٰۃ دینا جائز ہے۔

سوال: اگر وہ عورت خود ہی نہیں مانگتی لیکن اسے اُمید ہے کہ جب بھی مانگے گی، اس کا شوہر بغیر کسی روک ٹوک کے دے دے گا تو کیا حکم ہے؟

جواب: ایسی صورت میں وہ صاحبِ نصاب کہلائے گی اور اس کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں۔

سوال: اگر ایسا اتفاق ہوا کہ جس کو زکوٰۃ دی وہ ان لوگوں میں سے تھا جن کو زکوٰۃ دینا درست نہیں، مثلاً: وہ مالدار ہے یا سید ہے یا ماں ہے یا بیٹی وغیرہ ہے تو کیا زکوٰۃ ادا ہو جائے گی؟

جواب: ایسی صورت میں زکوٰۃ تو ادا ہو جائے گی لیکن جس کو دی ہے، اگر انہیں معلوم ہو جائے کہ یہ زکوٰۃ کا پیسہ ہے اور مجھے لینا جائز نہیں تو اسے چاہیے کہ واپس کر دے۔

سوال: اگر اتفاقاً کسی کافر کو زکوٰۃ دے دی تو کیا ادا ہو جائے گی؟

جواب: ایسی صورت میں زکوٰۃ ادا نہ ہوگی، پھر سے ادا کرنا ضروری ہے۔

سوال: اگر کسی کے بارے میں پورے یقین کے ساتھ معلوم نہیں کہ مالدار ہے یا غریب تو اس کو زکوٰۃ دینے کے بارے میں کیا حکم ہے؟

جواب: ایسی صورت میں اولاً تو تحقیق کیے بغیر نہ دے اور اگر تحقیق کیے بغیر اس کو دے دی تو غور کرے کہ اس کا دل زیادہ کس جانب مائل تھا؟ اس کو مالدار سمجھ رہی تھی یا غریب؟ اگر دل اس کی غربت کی طرف زیادہ مائل تھا تو زکوٰۃ ادا ہو جائے گی اور اگر دل میں یہ آ رہا تھا کہ یہ مالدار ہے تو زکوٰۃ ادا نہ ہوگی، دوبارہ سے دے لیکن اگر دینے کے بعد معلوم ہو جائے کہ غریب ہی ہے تو دوبارہ نہ دے۔ زکوٰۃ ادا ہو گئی۔

مسئلہ: جو بھکاری پیشہ ور ہوتے ہیں، ان کی علامت ہے کہ مخصوص قسم کی صدائیں

Marfat.com

لگاتے، طرح طرح کی شکلیں بناتے اور پیچھے پڑ جاتے ہیں، انہیں نہ دے۔ یہ مستحق نہیں ہوتے۔ ان کو دینے سے بری عادت کی حوصلہ افزائی ہوتی ہے۔

سوال: زکوٰۃ اور صدقہ خیرات وغیرہ دیتے وقت سب سے زیادہ ترجیح کیسے لوگوں کو دینی چاہیے؟

جواب: سب سے زیادہ اپنے رشتہ داروں کا خیال رکھنا چاہیے۔ پہلے ان ہی کو دینا چاہیے لیکن یہ ان کو یہ نہ بتائیں کہ یہ زکوٰۃ کا پیسہ ہے کہ کہیں وہ برا نہ مانیں۔ حدیث مبارکہ میں آیا ہے: قرابت والوں کو خیرات دینے سے دوہرا ثواب ملتا ہے۔ ایک تو خیرات دینے کا دوسرے اپنے عزیزوں کے ساتھ حسنِ سلوک کرنے کا۔

اس کے بعد دینی کاموں میں مصروف لوگ مثلاً: دینی مدارس کے طلبہ اور دینی جماعتوں میں دینا چاہیے کہ دہرا ثواب ہے۔ زکوٰۃ بھی ادا ہوگی اور دین کی خدمت اور اشاعت میں حصہ لینے کا ثواب بھی ہوگا۔

سوال: جس شہر میں رہائش ہو اسی شہر کے غریبوں کو زکوٰۃ دینا ضروری ہے یا دوسرے شہر میں بھی بھیج سکتے ہیں؟

جواب: ایک شہر سے دوسرے شہر میں زکوٰۃ بھیجنا مکروہ ہے۔ ہاں! اگر رشتہ دار دوسرے شہر میں رہتے ہوں یا اس شہر والوں سے زیادہ دوسرے شہر والے محتاج ہوں یا اس شہر کے مقابلے میں دوسرے شہر کے لوگ دین کے کام میں لگے ہوئے ہوں تو ان کو زکوٰۃ کا پیسہ بھیج دینا مکروہ نہیں ہے۔

2

زکوٰۃ کا خود تشخیصی طریقہ کار

آپ درج ذیل طریقے سے بآسانی درست حساب لگا کر زکوٰۃ جیسی عظیم ذمہ داری سے سبکدوش اور عنداللہ ماجور ہو سکتے ہیں۔

قابل زکوٰۃ اثاثوں کی مالیت (Assets)	فرضی رقم
1- سونا جس شکل میں اور کسی بھی مقصد کے لیے ہو (نگینہ اور بنانے کی اُجرت نکال کر)	50,000/-
2- چاندی چاہے کسی شکل میں اور کسی بھی مقصد کیلئے ہو	5800/-
3- نقدی	
......ہاتھ میں، بینک بیلنس، کسی کے پاس امانت	100,000/-
......اُدھار دیا گیا نقد یا مال/ پارٹیوں پر بقایا	60,000/-
......غیر ملکی کرنسی (موجودہ ریٹ سے)	1,000/-

مالی ذمہ داریاں جو قابل زکوٰۃ اثاثوں کی مالیت سے منہا کرنی ہیں (Liabilities)	فرضی رقم
اگر قرضہ لیا ہوا ہے	100,000/-
بیوی کا مہر اگر ادا نہ کیا ہو (جلد از جلد ادا کر دیں)	5100/-
B.C کمیٹی کے بقایا (جبکہ یہ کمیٹی مل چکی ہے)	50,000/-
یوٹیلٹی بلز وغیرہ اگر سال پورا ہونے سے پہلے آ چکے ہوں	
پارٹیوں کی پیمنٹس	40,000/-
ملازمین کی تنخواہیں	50,000/-

Marfat.com

......کاروبار میں شراکت (قابل زکوٰۃ اثاثوں کی مالیت)

مجموعہ

	Total	

کل مالِ زکوٰۃ (رقم) ....

منہا شدہ ذمہ داریاں (رقم) ....

قابل زکوٰۃ صافی رقم ....

واجب الاداء زکوٰۃ $\div$ 40 .... ← [ ] → = x 2.5/100 ....

زکوٰۃ کا نصاب: ساڑھے باون تولے چاندی=613 گرام   زکوٰۃ کی شرح: کل قابل زکوٰۃ اموال کا چالیسواں حصہ=ڈھائی فیصد = 2.5%

زکوٰۃ کا مصرف: ہر وہ مسلمان جو سید ہاشمی نہ ہو اور اس کی ملکیت میں ساڑھے باون تولے چاندی (613 گرام) یا اس کی مالیت کے بقدر سونا، نقد رقم، مالِ تجارت وغیرہ نہ ہو۔

زکوٰۃ کا بہترین مصرف: (۱) آپ کا مستحق رشتہ دار (دہرا ثواب: صلۂ رحمی اور ادائیگی زکوٰۃ) (۲) دینی ادارے (دگنا ثواب: اشاعت دین اور ادائیگی زکوٰۃ)

Marfat.com

صدقۃ الفطر

سوال: صدقۂ فطر کسے کہتے ہیں؟

جواب: جس مسلمان کے پاس عیدالفطر کے دن صدقۂ فطر کا نصاب ہو، چاہے اس پر سال گزر چکا ہو یا نہ گزرا ہو، اس پر عیدالفطر کے دن صدقہ دینا واجب ہے۔ اس صدقہ کو شرع میں ''صدقۂ فطر'' کہتے ہیں۔

سوال: صدقۂ فطر کا نصاب کتنا ہے؟

جواب: زکوٰۃ کے بیان میں بتایا جاچکا ہے کہ نصاب کی دوقسمیں ہیں:

(۱) زکوٰۃ کا نصاب (۲) صدقۂ فطر کا نصاب۔

دونوں کی مقدار ایک جیسی ہے یعنی 613 گرام چاندی کی قیمت، بس اتنا فرق ہے کہ ''قابلِ زکوٰۃ اشیاء'' کل چار ہیں۔ زکوٰۃ کا حساب کرتے وقت صرف ان چار چیزوں کو شمار کیا جاتا ہے۔ یعنی سونا، چاندی، نقدی اور مال تجارت۔ اور صدقۂ فطر کے نصاب کو جانچنے کے لیے پانچ چیزوں کو شمار کیا جاتا ہے۔ چار تو یہی ہیں اور پانچویں چیز ہے ضرورت سے زائد تمام اشیاء۔ قربانی کا نصاب وہی ہے جو صدقۂ فطر کا ہے۔

سوال: صدقۂ فطر کس پر واجب ہوتا ہے؟

جواب: اوپر کے جواب سے معلوم ہوگیا کہ جس کے پاس پانچ چیزوں کا مجموعہ نصاب، (613 گرام چاندی) کے برابر ہو، اس پر صدقۂ فطر واجب ہے۔ وہ پانچ چیزیں یہ ہیں: سونا، چاندی، نقدی، سامان تجارت اور ضرورت سے زائد تمام اشیاء۔

سوال: صدقۂ فطر کس وقت واجب ہوتا ہے؟

Marfat.com

جواب: عید کے دن یعنی شوال کی پہلی تاریخ کو جب فجر کا وقت شروع ہوتا ہے، اس وقت صدقۂ فطر واجب ہوتا ہے۔

سوال: اگر کوئی شخص شوال کی پہلی تاریخ کو فجر کے وقت سے پہلے مر گیا تو کیا اس پر بھی صدقۂ فطر واجب ہے؟

جواب: ایسی صورت میں اس پر صدقۂ فطر واجب نہ تھا، لہٰذا اس کے مال میں سے نہ دیا جائے۔

سوال: صدقۂ فطر ادا کرنے کا بہتر وقت کون سا ہے؟

جواب: جس وقت مرد حضرات عید کی نماز کے لیے عیدگاہ جا رہے ہوں اس سے پہلے پہلے صدقۂ فطر ادا کر دینا بہتر ہے ورنہ بعد میں بھی درست ہے۔

سوال: اگر کسی نے صدقۂ فطر عید کے دن ادا نہیں کیا تو کیا معاف ہو جائے گا؟

جواب: صدقۂ فطر معاف نہیں ہوگا، بلکہ کسی اور دن دے دے ورنہ اس پر واجب باقی رہے گا۔

سوال: اگر کسی نے عید کے دن کی بجائے صدقۂ فطر رمضان المبارک میں ہی ادا کر دیا تو کیا ادا ہو جائے گا؟

جواب: جی ہاں! ادائیگی ہو جائے گی۔

سوال: صدقۂ فطر کس کس کی طرف سے دینا ضروری ہے؟

جواب: عورت کو صدقۂ فطر صرف اپنی طرف سے دینا واجب ہے اور کسی کی طرف سے دینا واجب نہیں۔ مرد کو اپنے ساتھ ساتھ اپنی نابالغ اولاد کی طرف سے دینا بھی واجب ہے۔

سوال: اگر کسی عورت کی طرف سے اس کا والد، بھائی یا شوہر صدقۂ فطر ادا کر دے تو کیا ادا ہو جائے گا؟

جواب: ہاں! اگر عورت کو علم ہو اور اس کی طرف سے اجازت ہو تو ادا ہو جاتا ہے۔ عموماً یہ اجازت عرفاً پائی ہی جاتی ہے۔

Marfat.com

Marfat.com

① حق رشتہ دار کو زکوۃ وصدقات دینے سے دُہرا ثواب ملتا ہے: صلۂ رحمی اور زکوۃ وغیرہ کی ادائیگی۔

② دینی اداروں کو دینے سے بھی دُگنا ثواب ملتا ہے: دین کی خدمت اور زکوۃ وغیرہ کی ادائیگی۔

مسئلہ: زکوۃ وصدقۃ الفطر کی رقم اپنے ''اصول'' یعنی جن سے پیدا ہوا ہے، یعنی ماں، باپ، دادا، دادی، نانا، نانی وغیرہ اور ''فروع''، یعنی اولاد پوتا، پوتی، نواسہ، نواسی وغیرہ کو نہیں دی جاسکتی۔ **مسئلہ:** بیوی شوہر کو، شوہر بیوی کو نہیں دے سکتا۔

مسئلہ: زکوۃ وصدقۃ الفطر کی ادائیگی کے لیے ضروری ہے کہ زکوۃ وصدقہ کی نیت سے مستحق کو رقم وغیرہ کا مالک بنا دیا جائے۔ زبان سے کہنا ضروری نہیں۔ دل میں نیت کرلینا کافی ہے۔

وضاحت: اوپر دی گئی قیمتیں سن 2006 کے لیے ہیں۔ ہر سال بازار میں رائج الوقت قیمت کا اعتبار کیا جاتا ہے۔

Marfat.com

سوال: اگر نابالغ اولاد خود صاحب نصاب ہو تو کیا پھر بھی والد کو اس کی طرف سے صدقۂ فطر دینا واجب ہے؟

جواب: ایسی صورت میں والد کے ذمہ واجب نہیں، بلکہ انہی کے مال میں سے دے دیں۔ اگر بالغ اولاد میں کوئی مجنون ہو تو اس کی طرف سے والد کو دینا واجب ہے۔

سوال: مشہور ہے کہ صدقۂ فطر اس پر واجب ہوتا ہے جو روزے رکھتا ہے؟ کیا یہ بات درست ہے؟

جواب: روزہ رکھنے نہ رکھنے سے صدقۂ فطر کا کوئی تعلق نہیں۔ یہ دونوں الگ چیزیں ہیں۔

سوال: صدقۂ فطر کی مقدار کیا ہے؟

جواب: پونے دو کلو گندم یا اس کی قیمت، احتیاطاً پورے دو کلو دے دے۔ تفصیل کے لیے اگلے صفحے پر دیا گیا چارٹ دیکھیے۔

سوال: صدقۂ فطر کے مستحق لوگ کون ہیں؟

جواب: صدقۂ فطر کے مستحق بھی وہی لوگ ہیں جو زکوٰۃ کے مستحق ہیں۔

Marfat.com

روزے کا بیان

سوال: شریعت میں روزہ کسے کہتے ہیں؟

جواب: جب نماز فجر کا وقت شروع ہوتا ہے، اس وقت سے لے کر سورج غروب ہونے کے وقت تک روزے کی نیت سے کھانا، پینا اور میاں بیوی کا خاص تعلق چھوڑنے کو شریعت میں ''روزہ'' کہتے ہیں۔

سوال: رمضان المبارک کے روزے رکھنا کن لوگوں پر فرض ہے؟

جواب: رمضان المبارک کے روزے ہر مسلمان عاقل اور بالغ پر فرض ہیں۔

سوال: ماہِ رمضان کے علاوہ باقی مہینوں کے روزوں کا کیا حکم ہے؟

جواب: ماہِ رمضان المبارک کے علاوہ باقی مہینوں میں روزے رکھنا نفل ہے۔ سوائے پانچ دنوں کے کہ ان میں روزہ رکھنا حرام ہے: ایک عید الفطر کا دن، دوسرا بقر عید کا دن اور تین دن بقرِ عید کے بعد کے۔

سوال: کیا رمضان المبارک کے علاوہ بھی کچھ روزے ضروری ہوتے ہیں؟

جواب: جی ہاں! قضا اور کفارے کے روزے فرض ہوتے ہیں اور اگر کوئی روزے کی مان لے تو روزہ واجب ہو جاتا ہے۔

سوال: کیا روزے کی نیت زبان سے کرنا ضروری ہے؟

جواب: زبان سے نیت کرنا اور کچھ کہنا ضروری نہیں ہے بلکہ جب دل میں یہ خیال کرے کہ آج میرا روزہ ہے اور روزے کی شرائط پوری کرے تو روزہ ہو جائے گا۔

Marfat.com

سوال: اگر کوئی زبان سے بھی کچھ کہہ دے تو کیا حکم ہے؟

جواب: اگر کوئی زبان سے بھی کچھ کہہ دے، مثلاً: یوں کہے کہ یا اللہ! میں کل تیرا روزہ رکھوں گی یا عربی میں کہے: "وبصوم غدٍ نویت" تو بھی کوئی حرج نہیں ہے بلکہ بہتر ہے۔

سوال: اگر کسی نے دن بھر نہ تو کچھ کھایا نہ پیا شام تک بھوکی پیاسی رہی لیکن دل میں روزے کا ارادہ نہ تھا بلکہ بھوک پیاس نہیں لگی یا کسی وجہ سے کھانے پینے کی نوبت نہیں آئی تو کیا اس کا روزہ ہو جائے گا؟

جواب: ایسی صورت میں روزہ نہیں ہوا اگر ارادہ کر لیتی تو روزہ ہو جاتا۔

سوال: روزہ کا وقت صبح صادق سے شروع ہوتا ہے اگر کوئی اس سے پہلے ہی یعنی آدھی رات کو ہی سحری کھا کر روزہ کی نیت کر کے سو جاتے تو کیا اس کا روزہ ہو جائے گا۔

جواب: جی ہاں! ہو جائے گا اور جب تک صبح صادق نہ ہو کھا پی سکتی ہے۔ چاہے نیت کر چکی ہو یا ابھی نہ کی ہو۔

رمضان شریف کے روزے کا بیان:

سوال: رمضان شریف کے روزے کی نیت کرنا کب تک درست ہے؟

جواب: اگر کچھ کھایا پیا نہ ہو روزے کا آدھا وقت[1] گزرنے سے پہلے پہلے نیت کرنا درست ہے۔

سوال: اگر رمضان شریف کے مہینے میں کسی نے نفل روزہ رکھنے کی نیت کر لی تو اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: ایسی صورت میں بھی رمضان ہی کا روزہ ہوگا، نفل نہ ہوگا۔

سوال: اگر پچھلے رمضان کا روزہ قضا کرنا رہ گیا تھا، اب جب رمضان شروع ہوا تو اس

۱۔ یعنی صبح صادق سے لے کر غروب تک کے کل وقت کا آدھا حصہ گزرنے سے پہلے پہلے۔ اس کو "نصف النہار شرعی" کہتے ہیں۔ یہ نصف النہار عرفی جسے زوال بھی کہتے ہیں، سے تقریباً گھنٹہ بھر پہلے ہوتا ہے۔

Marfat.com

قضا کی نیت کرلی تو اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: ایسی صورت میں بھی موجودہ رمضان کا روزہ ادا ہوگا۔ قضا کا روزہ نہیں ہوگا۔ قضا روزے رمضان کے بعد رکھے۔

سوال: اگر کسی نے بغیر کسی وجہ کے رمضان المبارک کا روزہ چھوڑ دیا کہ بعد میں قضا رکھ لوں گی، اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: بغیر کسی وجہ کے رمضان المبارک کا روزہ چھوڑ دینا جائز نہیں، بڑا گناہ ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ رمضان کے ایک روزہ کے بدلے اگر سال بھر برابر روزے رکھتی رہے تب بھی اتنا ثواب نہ ملے گا جتنا رمضان المبارک میں ایک روزہ کے رکھنے کا ثواب ملتا ہے۔

سوال: اگر کسی نے شامت اعمال سے روزہ نہ رکھا تو لوگوں کے سامنے کھانا پینا کیسا ہے؟

جواب: گناہ کر کے اس کو ظاہر کرنا بھی گناہ ہے۔ ایک تو روزہ نہ رکھنا گناہ ہے، پھر لوگوں کو بتانا دوہرے گناہ کا سبب ہے۔

سوال: لڑکا یا لڑکی کو کس عمر سے روزہ رکھوانا چاہیے؟

جواب: جب لڑکا یا لڑکی روزہ رکھنے کے لائق ہو جائیں تو ان کو روزہ شروع کرا دینا چاہیے اور جب دس سال کے ہو جائیں تو روزہ کی تاکید اور اہتمام کروانا چاہیے۔ ڈانٹ ڈپٹ مارنے کی ضرورت پڑے تو اس کی بھی اجازت ہے۔ اگر پورے روزے نہ رکھ سکیں تو جتنے رکھ سکیں رکھوانا چاہیے۔

سوال: اگر نابالغ لڑکا یا لڑکی روزہ رکھ کر توڑ ڈالے تو کیا اس کی قضا واجب ہوگی؟

جواب: ایسی صورت میں قضا واجب نہ ہوگی۔ ہاں! البتہ اگر نماز کی نیت کر کے توڑ ڈالے تو اس کو دہرانا ضروری ہے۔

رکھے لیکن اتنی دیر کرنا بری بات ہے۔

نذر کے روزے کا بیان:

سوال: اگر کسی نے روزے کی نذر مانی تو اس کا پورا کرنا ضروری ہے؟

جواب: جی ہاں! نذر کے روزے کا پورا کرنا واجب ہے، اگر پورا نہ کرے گی تو گناہ گار ہوگی۔

سوال: کیا نذر کے روزے کو پورا کرنے کے لیے بھی رات سے نیت کرنا ضروری ہے؟

جواب: نذر دو طرح کی ہوتی ہیں: ایک تو یہ کہ دن تاریخ مقرر کر کے نذر مانی کہ یا اللہ! اگر آج میرا فلاں کام ہو جائے تو کل ہی تیرے لیے روزہ رکھوں گی۔ ایسی نذر میں اگر رات سے روزہ کی نیت کرے تو بھی درست ہے اور اگر رات سے نیت نہ کی تو دوپہر سے ایک گھنٹہ پہلے نیت کر لے، تب بھی نذر ادا ہو جائے گی۔

نذر کی دوسری قسم یہ ہے کہ دن تاریخ مقرر کر کے نذر نہیں مانی بلکہ اتنا ہی کہا: یا اللہ! اگر میرا فلاں کام ہو جائے تو ایک روزہ رکھوں گی، یا کسی کام کا نام نہ لیا ویسے ہی کہہ دیا کہ پانچ روزے رکھوں گی۔ ایسی نذر میں رات سے نیت کرنا ضروری ہے۔

نفلی روزے کا بیان:

سوال: کیا نفلی روزہ رکھتے ہوئے نیت میں نفل کا نام لینا ضروری ہے؟

جواب: نفل روزے کی نیت اگر مقرر کر کے کرے کہ میں نفل کا روزہ رکھتی ہوں تو بھی صحیح ہے اور اگر فقط اتنی نیت کرے کہ میں روزہ رکھتی ہوں، تب بھی درست ہے۔

سوال: اگر دن کے دس بجے تک روزہ رکھنے کا ارادہ نہ تھا لیکن ابھی کچھ کھایا پیا نہیں اور دل میں خیال آ گیا کہ روزہ رکھ لیتی ہوں تو کیا یہ روزہ درست ہو جائے گا؟

جواب: دوپہر سے ایک گھنٹہ پہلے تک نفل روزہ کی نیت کر لینا درست ہے لیکن اگر ایسی صورت پیش آ گئی جو اوپر سوال میں مذکور ہے، تب بھی روزہ درست ہو جائے گا۔

سوال: کیا سال بھر میں ہر دن نفل روزہ رکھنے کی اجازت ہے؟

Marfat.com

قضا روزے کا بیان:

سوال: جو روزے کسی وجہ سے نہ رکھ سکی ہو تو کیا اس کی قضا رکھنا واجب ہے؟ اور یہ کہ قضا کب رکھے؟

جواب: رمضان المبارک کے جو روزے کسی وجہ سے قضا ہو گئے ہوں، ان کی قضا رکھنا واجب ہے۔ رمضان کے بعد جہاں تک ہو سکے، جلدی سے ان کی قضا کرے۔ دیر نہ کرے۔ قضا رکھنے میں بلا وجہ دیر لگانا گناہ ہے۔

سوال: کیا روزے کی قضا میں دن تاریخ مقرر کر کے قضا کی نیت کرنا واجب ہے؟

جواب: جی نہیں! یہ ضروری نہیں بلکہ جتنے روزے قضا ہوں اتنے ہی روزے رکھ لینے چاہییں۔ البتہ اگر دو رمضان کے روزے قضا ہوں تو سال کا مقرر کرنا ضروری ہے یعنی اس طرح نیت کرے کہ فلاں سال کے روزوں کی قضا رکھتی ہوں۔

سوال: قضا روزے کی نیت کب سے کرے؟

جواب: قضا روزے میں رات سے ہی نیت کرنا ضروری ہے۔ اگر صبح ہو جانے کے بعد نیت کی تو قضا صحیح نہیں ہوئی بلکہ وہ روزہ نفل ہو گیا، قضا کا روزہ دوبارہ رکھے۔

سوال: کفارہ کے روزے کی نیت کب سے کرے؟

جواب: کفارہ کے روزے کی نیت بھی رات سے ہی کرنا ضروری ہے۔ اگر صبح ہونے کے بعد نیت کی تو کفارہ کا روزہ صحیح نہیں ہوا، دوبارہ سے رکھے۔

سوال: جتنے روزے قضا ہو گئے ہیں، کیا سب کو ایک ساتھ رکھنا ضروری ہے؟

جواب: چاہے تو ایک ساتھ رکھ لے اور چاہے تو تھوڑے تھوڑے کر کے رکھے۔ دونوں طرح درست ہے۔

سوال: ابھی ایک رمضان کے روزے قضا نہیں رکھے تھے کہ دوسرا رمضان آ گیا تو کیا کرے؟

جواب: ایسی صورت میں اب کے رمضان کے ادا روزے رکھے اور عید کے بعد قضا

Marfat.com

جواب: رمضان شریف کے مہینے کے سوا جس دن چاہے نفل روزہ رکھے۔ جتنے زیادہ روزے رکھے گی اتنا زیادہ ثواب پائے گی۔ البتہ عید الفطر کے دن یعنی شوال کی پہلی تاریخ اور عید الاضحیٰ کے تین دن (یعنی ذوالحجہ کی دسویں، گیارہویں، بارہویں) اور عید الاضحیٰ کا چوتھا دن (یعنی تیرہویں ذی الحجہ) کو روزہ رکھنا حرام ہے۔ ان پانچ دنوں کے علاوہ باقی سال بھر میں کسی بھی دن روزہ رکھنا درست ہے۔

سوال: اگر کسی نے ان پانچ دنوں (جن میں روزہ رکھنا حرام ہے) میں روزہ کی نذر مانی تو کیا کرے؟

جواب: ان دنوں میں روزہ رکھنا حرام ہے ان کے بدلے میں کسی اور دن رکھ لے۔

سوال: اگر نفل روزہ رکھ کر توڑ دیا تو کیا اس کی قضا رکھنا واجب ہے؟

جواب: نفل روزہ نیت رکھ لینے سے واجب ہو جاتا ہے، چنانچہ اگر یہ نیت کی کہ آج میرا روزہ ہے، پھر روزہ کا وقت شروع ہونے کے بعد توڑ دیا تو اب اس کی قضا رکھے۔

سوال: اگر کسی نے رات کو ارادہ کیا کہ میں کل (صبح) روزہ رکھوں گی لیکن پھر صبح صادق ہونے سے پہلے ارادہ بدل گیا اور روزہ نہیں رکھا تو کیا قضا واجب ہوگی؟

جواب: ایسی صورت میں قضا واجب نہیں ہے۔

سوال: کیا نفل روزہ میں کسی کی اجازت کی بھی ضرورت ہوتی ہے؟

جواب: نفل روزہ میں شوہر کی اجازت ضروری ہے۔ اگر شوہر کی اجازت کے بغیر نفل روزہ رکھ لیا اور اس نے توڑنے کو کہا تو روزہ توڑ دینا درست ہے پھر جب وہ کہے تب اس کی قضا رکھے۔

سوال: کیا مہمان یا میزبان کو کسی وجہ سے نفل روزہ توڑنے کی اجازت ہے؟

جواب: ہاں! اگر ایسی صورت پیش آئی کہ کسی کے گھر مہمان گئی یا کسی نے دعوت کر دی تو سوچا کہ کھانا نہ کھانے سے میزبان کا دل برا ہوگا اور دل شکنی ہوگی تو اس کی خاطر نفل روزہ توڑ دینا درست ہے اور اس طرح سے میزبان کو بھی مہمان کی خاطر نفل روزہ توڑ دینا درست ہے۔

Marfat.com

سوال: اگر کسی نے عید کے دن نفل روزہ رکھ لیا تو کیا حکم ہے؟

جواب: ایسی صورت میں روزہ توڑ دے اور اس کی قضا رکھے جو واجب ہے۔

سوال: کیا سال بھر میں کچھ دن ایسے بھی ہیں جن میں نفل روزہ رکھنے کا ثواب دوسرے دنوں کے مقابلے میں زیادہ ہے؟

جواب: جی ہاں! ان روزوں کا ثواب زیادہ ہے:

(۱) محرم کی دسویں تاریخ کا روزہ رکھنا مستحب ہے۔

حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو کوئی اس دن کا روزہ رکھے اس کے گزشتہ ایک سال کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں اور دس محرم کے روزہ کے ساتھ نویں یا گیارہویں تاریخ کا روزہ رکھنا بھی مستحب ہے۔

(۲) بقر عید سے ایک دن قبل ذی الحجہ کی نویں تاریخ کو روزہ رکھنے کا بھی بہت ثواب ہے۔ حدیث پاک کے مفہوم کے مطابق اس سے گزشتہ ایک سال اور آیندہ ایک سال کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

(۳) اور اگر ذی الحجہ کے شروع سے نویں تک مسلسل روزہ رکھے تو بہت بہتر ہے۔

(٤) پندرہ شعبان کے روزے کو سنت سمجھنا درست نہیں کیونکہ ضعیف حدیث سے ثبوت ہے، البتہ دو وجہ سے فضیلت ہے۔ ایک تو یہ ایام بیض کا روزہ ہے (ہر مہینے کی تیرہویں، چودہویں اور پندرہویں کے تین روزوں کو ایام بیض کے روزے کہتے ہیں، یہ مستحب ہیں) دوسرے شعبان کے پورے مہینے کے روزے رکھنا باعث فضیلت ہے۔

(۵) شوال کے چھ دن نفل روزہ رکھنے کی بھی بڑی فضیلت آئی ہے۔

(٦) ہر مہینہ کی تیرہویں، چودہویں، پندرہویں کو (تین دن) روزہ رکھ لیا تو یہ ایسا۔ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم یہ تین روزے رکھا کرتے تھے۔

(۷) ایسے ہی ہر جمعرات کے دن روزہ رکھنا بھی حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی عادتِ شریفہ میں سے تھا۔ اگر کوئی رکھے تو اس کا بھی بہت ثواب ہے۔

Marfat.com

سحری کھانے اور افطار کرنے کا بیان:

سوال: سحری کھانے کی شرعی حیثیت کیا ہے؟

جواب: سحری کھانا سنت ہے۔ اگر بھوک نہ ہو اور کھانا نہ کھائے تو کم سے کم دو تین چھوہارے ہی کھا لے یا کوئی اور چیز تھوڑی سی کھا لے اور کچھ نہیں تو پانی ہی پی لے سحری کا ثواب مل جائے گا۔

سوال: اگر کسی نے سحری نہ کھائی اور اُٹھ کر ایک آدھ پان کھا لیا تو کیا سحری کھانے کا ثواب مل جائے گا؟

جواب: جی ہاں! سحری کھانے کا ثواب مل جائے گا۔

سوال: سحری جلدی کھا لینا بہتر ہے یا دیر کرنا بہتر ہے؟

جواب: سحری میں جہاں تک ہو سکے، دیر کر کے کھانا بہتر ہے لیکن اتنی دیر بھی نہ کرے کہ صبح ہونے لگے اور روزہ میں شبہ پڑ جائے۔

سوال: اگر رات کو سحری کھانے کے لیے آنکھ نہ کھلی تو روزہ کا کیا کرے؟

جواب: ایسی صورت میں بغیر سحری کھائے روزہ رکھ لے۔ سحری چھوٹ جانے سے روزہ چھوڑ دینا بہت کم ہمتی اور بڑا گناہ ہے۔

سوال: کسی کی آنکھ دیر سے کھلے اور یہ خیال ہو کہ ابھی رات باقی ہے اس گمان پر سحری کھا لی پھر معلوم ہو کہ صبح ہو جانے کے بعد سحری کھائی ہے تو اب روزہ کا کیا حکم ہے؟

جواب: ایسی صورت میں اس روزہ کی قضا بعد میں رکھے، کفارہ واجب نہیں لیکن دن بھر کچھ نہ کھائے پیے اور روزہ داروں کی طرح رہے۔

سوال: اگر کسی نے سورج غروب ہونے کے گمان سے روزہ کھول لیا، پھر سورج نکل آیا تو کیا حکم ہے؟

جواب: ایسی صورت میں روزہ ٹوٹ گیا۔ قضا کر لے، کفارہ واجب نہیں اور اب جب

تک سورج غروب نہ ہو کچھ کھانا پینا درست نہیں۔

سوال: روزہ کھولنے کے لیے کون سی چیز بہتر ہے؟

جواب: چھوہارے سے روزہ کھولنا بہتر ہے۔ اگر کوئی اور میٹھی چیز ہو تو اس سے کھولے وہ بھی نہ ہو تو پانی سے افطار کرے۔ کچھ لوگ نمک سے افطار کرتے ہیں اور اسے ثواب سمجھتے ہیں۔ یہ غلط عقیدہ ہے۔

Marfat.com

روزہ توڑنے اور نہ توڑنے والی چیزوں کا بیان

سوال: اگر روزہ دار بھول کر کھاپی لے یا بھولے سے خاوند سے ہم بستر ہو جائے تو کیا اس کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے؟

جواب: ایسی صورت میں روزہ نہیں ٹوٹتا اگرچہ بھول کر پیٹ بھر کر بھی کھاپی لے یا کئی مرتبہ کھاپی لے۔

سوال: اگر کسی نے روزہ دار کو بھول کر کھاتے پیتے دیکھ لیا تو کیا اس کا روزہ یاد دلانا واجب ہے؟

جواب: ایسی صورت میں دیکھا جائے کہ اگر روزہ دار اس قدر طاقت رکھتا ہے کہ روزے سے زیادہ تکلیف نہیں ہوتی تو روزہ یاد دلانا واجب ہے اور اگر وہ کمزور ہے، روزہ سے اس کو تکلیف ہوتی ہے تو اس کو یاد دلانا واجب نہیں، کھانے دے۔

سوال: روزہ کی حالت میں سرمہ، تیل یا خوشبو سونگھنا کیسا ہے؟

جواب: درست ہے، مکروہ بھی نہیں۔ اس سے روزہ میں کچھ نقصان نہیں آتا، اگرچہ تھوک میں رینٹھ (ناک کی میل) میں سرمہ کا رنگ دکھائی دے۔

سوال: اگر حلق کے اندر مکھی چلی گئی یا دھواں یا گردوغبار خود بخود چلا گیا تو کیا روزہ ٹوٹ جاتا ہے؟

جواب: ایسی صورت میں روزہ نہیں ٹوٹتا، ہاں! البتہ قصداً جان بوجھ کر ایسا کیا تو روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

Marfat.com

سوال: روزہ کی حالت میں کسی چیز کی دھونی لینے یا حقہ پینے کا کیا حکم ہے؟

جواب: کسی چیز کی دھونی سلگائی، پھر اس کو اپنے پاس رکھ کر سونگھا تو روزہ ٹوٹ گیا اسی طرح حقہ پینے سے بھی روزہ ٹوٹ جاتا ہے، البتہ اس دھوئیں کے سوا اور خوشبوئیں سونگھنا جن میں دھواں نہ ہو اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا، جیسے: عطر، کیوڑہ، گلاب کا پھول وغیرہ۔

سوال: اگر دانتوں میں گوشت کا ریشہ یا چھالیہ کی ڈلی وغیرہ اٹکی ہوئی تھی، اس کو نگل گئی تو کیا حکم ہے؟

جواب: اگر منہ سے باہر نہیں نکالا، خود ہی حلق میں چلی گئی تو دیکھا جائے گا: اگر چنے سے کم ہے، تب تو روزہ نہیں ٹوٹتا اور اگر چنے کے برابر یا اس سے زیادہ ہے تو روزہ ٹوٹ گیا البتہ اگر منہ سے باہر نکال لیا تھا، پھر اس کے بعد نگل گئی تو ہر حال میں روزہ ٹوٹ جائے گا، چاہے وہ چیز چنے کے برابر ہو یا اس سے کم، دونوں کا ایک ہی حکم ہے۔

سوال: کیا تھوک نگلنے سے بھی روزہ ٹوٹ جاتا ہے؟

جواب: نہیں! تھوک نگلنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

سوال: اگر پان کھا کر خوب کلی کر لی اور غرغرہ بھی کر لیا، اس کے باجود بھی تھوک میں سے سرخی نہیں گئی تو اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: اس سے کچھ حرج نہیں، روزہ نہیں ٹوٹا۔

سوال: اگر ناک کو اتنے زور سے سڑک لیا کہ رینٹھ حلق میں چلی گئی یا منہ کی رال نگل گئی تو کیا اس سے روزہ ٹوٹ گیا؟

جواب: دونوں صورتوں میں روزہ نہیں ٹوٹا۔

سوال: اگر سحری کے وقت منہ میں پان دبا کر سو گئی اور سحری کا وقت ختم ہو جانے کے بعد آنکھ کھلی تو کیا حکم ہے؟

جواب: ایسی صورت میں روزہ نہیں ہوا، قضا واجب ہے، البتہ کفارہ واجب نہیں۔

Marfat.com

سوال: کلی کرتے وقت حلق میں پانی چلا گیا تو کیا حکم ہے؟

جواب: اگر روزہ یاد تھا تو روزہ ٹوٹ گیا، قضا واجب ہے کفارہ واجب نہیں۔

سوال: اگر خود ہی قے ہوگئی تو روزہ کا کیا حکم ہے؟

جواب: اگر ایسی صورت پیش آ گئی تو روزہ نہیں ٹوٹا۔ چاہے تھوڑی سی قے ہوئی ہو زیادہ۔ البتہ اگر جان کر اپنے اختیار سے قے کی اور وہ منہ بھر کر ہوئی تو روزہ ٹوٹ گیا اور اگر منہ بھر کر قے نہ ہوئی تو روزہ نہیں ٹوٹے گا۔

فائدہ: منہ بھر قے یہ ہے کہ روکنے سے بھی نہ رُکے۔

سوال: اگر تھوڑی سی قے ہوئی، پھر خود ہی حلق میں لوٹ گئی تو کیا حکم ہے؟

جواب: ایسی صورت میں روزہ نہیں ٹوٹا، ہاں! اگر قصداً واپس حلق میں لوٹا لے تو روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

سوال: کسی نے کنکری یا لوہے کا ٹکڑا وغیرہ، کوئی ایسی چیز کھالی جس کو کھایا نہیں جاتا اور نہ ہی اس کو بطورِ دوا استعمال کیا جاتا ہے تو کیا ایسی صورت میں روزہ ٹوٹ جاتا ہے؟

جواب: جی ہاں! ایسی صورت میں روزہ تو ٹوٹ جاتا ہے البتہ قضا لازم آتی ہے کفارہ واجب نہیں ہوتا۔

سوال: اور اگر کوئی ایسی چیز کھائی جس کو لوگ عام طور پر کھاتے تو نہیں لیکن بطورِ دوا کے استعمال کی جاتی ہے تو کیا حکم ہے؟

جواب: ایسی صورت میں روزہ ٹوٹ جاتا ہے اور قضا و کفارہ دونوں لازم آتے ہیں۔

سوال: اگر رات کو غسل کی حاجت پیش آئی، مگر غسل نہیں کیا۔ روزہ رکھ کر دن کو غسل کیا تو کیا روزہ ہوگا؟

جواب: جی ہاں! اس صورت میں روزہ ہوگیا بلکہ اگر دن بھر غسل نہ کیا تب بھی روزہ ہوگیا البتہ غسل میں تاخیر کرنے کا گناہ ملے گا۔

سوال: اگر دن میں سوگئی اور کوئی ایسا خواب دیکھا جس سے غسل کرنے کی ضرورت

Marfat.com

پیش آجاتی ہے تو کیا روزہ ٹوٹ جاتا ہے؟

جواب: نہیں! اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

سوال: کیا روزہ کی حالت میں میاں بیوی کا ساتھ لیٹنا، ہاتھ لگانا، بوسہ لینا وغیرہ درست ہے؟

جواب: یہ سب درست ہے لیکن اگر جوانی کا جوش ہو کہ ان باتوں سے صحبت کرنے کا اندیشہ ہو تو ایسا نہ کرنا چاہیے۔ مکروہ ہے۔

سوال: کسی نے روزہ میں بھاپ لی یا ناک میں اوپر کھینچنے والی کوئی دوا لی یا کان میں تیل ڈالا یا جلاب کے لیے عمل لیا لیکن پینے کی دوا نہیں لی تو کیا اس سے بھی روزہ ٹوٹ جاتا ہے؟

جواب: جی ہاں! ان سب صورتوں میں روزہ ٹوٹ جاتا ہے لیکن صرف قضا واجب ہے کفارہ واجب نہیں۔

سوال: کیا کان میں پانی ڈالنے سے بھی روزہ ٹوٹ جاتا ہے؟

جواب: جی نہیں! کان میں پانی ڈالنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

سوال: کیا مرد سے تعلق قائم کرنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے؟

جواب؛ جی ہاں! مرد سے ہمبستر ہونے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ اس کی قضا بھی واجب ہے اور کفارہ بھی۔ جب مرد کے عضو کی سپاری (اگلا حصہ) اندر چلی گئی تو روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ قضا و کفارہ واجب ہو جاتا ہے چاہے منی نکلے یا نہ نکلے۔

سوال: اگر مرد نے عورت کے پاخانے کے مقام میں اپنا عضو داخل کر دیا اور سپاری اندر چلی گئی تو کیا اس سے روزہ ٹوٹ جائے گا؟

جواب: جی ہاں! اس صورت میں بہت سخت گناہ بھی ہوا اور روزہ بھی مرد و عورت دونوں کا ٹوٹ گیا۔ قضا اور کفارہ دونوں واجب ہیں۔

سوال: روزہ کی حالت میں پیشاب کی جگہ کوئی دوا رکھنا یا تیل وغیرہ کوئی چیز ڈالنا درست ہے؟

Marfat.com

جواب: درست نہیں! اگر کسی نے دوا رکھ لی تو روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ البتہ قضا واجب ہے کفارہ واجب نہیں ہے۔

سوال: اگر کسی ضرورت سے دائی یا نرس نے پیشاب کی جگہ اُنگلی ڈالی یا خود کسی عورت نے اپنی اُنگلی ڈالی تو کیا روزہ ٹوٹ جاتا ہے؟

جواب: ایسی صورت میں اگر ساری اُنگلی ڈال دی تو روزہ ٹوٹ گیا۔ اسی طرح اگر تھوڑی سی اُنگلی ڈالنے کے بعد نکال دی اور پھر ڈال دی تو روزہ ٹوٹ جاتا ہے لیکن کفارہ واجب نہیں اور اگر نکالنے کے بعد پھر نہیں ڈالی تو روزہ نہیں ٹوٹتا۔ ہاں! البتہ اگر اُنگلی پانی وغیرہ کسی چیز میں بھیگی ہوئی ہو تو پہلی مرتبہ ڈالنے سے ہی روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔[1]

سوال: اگر کوئی عورت غافل سو رہی تھی یا بے ہوش پڑی تھی۔ اس سے کسی نے صحبت کر لی تو کیا روزہ ٹوٹ جاتا ہے؟

جواب: جی ہاں! ایسی صورت میں روزہ ٹوٹ جاتا ہے لیکن صرف قضا واجب ہے کفارہ واجب نہیں۔ مرد پر کفارہ بھی واجب ہے۔

سوال: اگر کسی کے منہ سے خون نکلتا ہے اور وہ اس کو تھوک کے ساتھ نگل گئی تو کیا روزہ ٹوٹ جاتا ہے؟

جواب: جی ہاں! ایسی صورت میں روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ اگر خون تھوک سے کم ہو اور خون کا ذائقہ حلق میں معلوم نہ ہو تو روزہ نہیں ٹوٹتا۔

سوال: کیا روزہ کی حالت میں زبان سے کوئی چیز چکھنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے؟

جواب: اگر زبان سے کوئی چیز چکھ کر تھوک دی تو روزہ نہیں ٹوٹتا لیکن ضرورت کے بغیر

۱- یہ مسئلہ اور اس سے پچھلا مسئلہ قدیم طبی تحقیق کی بنیاد پر لکھے گئے تھے کہ عورت کے مثانے اور معدے کے درمیان منفذ موجود ہے، لیکن جدید طبی تحقیق کے مطابق مرد کی طرح عورت کے مثانے اور معدہ کے درمیان بھی کوئی منفذ موجود نہیں، اس لیے پیشاب کی جگہ کوئی دوا رکھنے یا تر انگلی داخل کرنے سے روزہ فاسد نہیں ہونا چاہیے، البتہ بہتر یہ ہے کہ روزے کی حالت میں احتیاط کی جائے۔ ضرورت پڑے تو رات کو دوا رکھی جائے۔

Marfat.com

ایسا کرنا مکروہ ہے۔ ہاں! البتہ اگر کسی کا شوہر بڑا بدمزاج ہو اور یہ اندیشہ ہو کہ نمک پانی سالن میں درست نہیں ہوا تو ناک میں دم کر دے گا، تو نمک چکھ لینا درست ہے مکروہ نہیں ہے۔

سوال: روزے کی حالت میں اپنے منہ سے کوئی چیز چبا کر چھوٹے بچے کو کھلانے کا کیا حکم ہے؟

جواب: مکروہ ہے البتہ اگر اس کی شدید ضرورت پڑ جائے اور مجبوری و ناچاری ہو تو مکروہ نہیں۔

سوال: روزہ کی حالت میں ٹوتھ پیسٹ یا منجن کا استعمال کیسا ہے؟

جواب: مکروہ ہے، اگر اس میں سے کچھ حلق میں چلا جائے گا تو روزہ ٹوٹ جائے گا۔

سوال: روزہ کی حالت میں مسواک سے دانت صاف کرنے کا کیا حکم ہے؟

جواب: مسواک سے دانت صاف کرنا درست ہے۔ چاہے سوکھی مسواک ہو یا تر و تازی۔ اگر نیم کی مسواک ہو اور اس کا کڑواپن منہ میں معلوم ہوتا ہو، تب بھی مکروہ نہیں۔

سوال: کسی نے بھولے سے کچھ کھا لیا تو روزہ نہیں ٹوٹتا لیکن کوئی یہ سمجھے کہ اس سے میرا روزہ ٹوٹ گیا اس وجہ سے جان کر اب کچھ کھا پی لیا تو کیا اس سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے؟

جواب: جی ہاں! ایسی صورت میں روزہ ٹوٹ جاتا ہے تاہم فقط قضا واجب ہے، کفارہ واجب نہیں۔

سوال: یہ بات تو معلوم ہے کہ قے سے روزہ نہیں ٹوٹتا لیکن اگر کوئی یہ سمجھے کہ میرا روزہ ٹوٹ گیا پھر قصداً کچھ کھا پی لیا تو کیا روزہ ٹوٹ جاتا ہے؟

جواب: ایسی صورت میں روزہ ٹوٹ جاتا ہے، قضا واجب ہے، کفارہ واجب نہیں۔

سوال: اگر سرمہ لگایا یا تیل وغیرہ ڈالا، پھر سمجھی کہ میرا روزہ ٹوٹ گیا اور جان بوجھ کر کچھ کھا پی لیا تو کیا روزہ ٹوٹ گیا؟

جواب: جی ہاں! ایسی صورت میں روزہ ٹوٹ جاتا ہے اور قضا و کفارہ دونوں واجب ہیں۔

سوال: ماہِ رمضان میں اگر کسی کا روزہ کسی وجہ سے ٹوٹ گیا تو اب اس کے لیے کھانا پینا

Marfat.com

کیسا ہے؟

جواب: ایسی صورت میں دن بھر کچھ کھانا پینا درست نہیں، پورا دن روزے داروں کی طرح رہنا واجب ہے۔

سوال: اگر کسی نے رمضان کے روزہ کی نیت ہی نہیں کی اس لیے دن کو کھاتی پیتی رہی تو کیا اس پر کفارہ واجب ہے؟

جواب: ایسی صورت میں کفارہ واجب نہیں، کفارہ روزہ رکھنے کے بعد توڑ دینے سے واجب ہوتا ہے۔

جن وجوہات سے روزہ توڑ دینا جائز ہے، ان کا بیان:

سوال: کیا کوئی ایسی صورت بھی ہے کہ جس میں روزہ توڑ دینا جائز ہو؟

جواب: جی ہاں! شریعت نے ہر طرح سے آسانیاں فراہم کی ہیں اور لوگوں کی مجبوریوں کا خیال رکھا ہے، چنانچہ اگر کوئی ایسی بیمار ہوگئی کہ اگر روزہ نہ توڑے گی تو جان جانے کا خطرہ ہے یا بیماری بڑھ جانے کا خطرہ ہے تو روزہ توڑ دینا درست ہے۔ مثلاً ایک دم پیٹ میں ایسا درد اُٹھا کہ بے تاب ہوگئی یا سانپ وغیرہ نے ڈس لیا تو ایسی صورتوں میں دوا پی لینا اور روزہ توڑ دینا جائز ہے اس طرح اگر ایسی بھوک یا پیاس لگی کہ کچھ نہ کھایا پیا تو ہلاک ہو جانے کا اندیشہ ہے تو بھی روزہ توڑ دینا درست ہے۔

سوال: اگر کسی حاملہ عورت کو کوئی ایسی بات پیش آگئی جس سے اس کی اپنی یا اس کے بچے کی جان جانے کا خوف ہو تو کیا اس کو بھی روزہ توڑ ڈالنے کی اجازت ہے؟

جواب: جی ہاں! اس صورت میں بھی روزہ توڑ دینے کی اجازت ہے۔

جن وجوہات سے روزہ نہ رکھنا جائز ہے، ان کا بیان:

سوال: کیا بیماری و مجبوری کی وجہ سے شریعت نے روزہ نہ رکھنے کی اجازت دی ہے؟

جواب: جی ہاں! اگر ایسی بیماری ہو کہ روزہ نقصان دہ ہو اور یہ ڈر ہو کہ اگر روزہ رکھے گی تو بیماری بڑھ جائے گی یا صحت میں تاخیر ہو جائے گی یا جان چلی جائے گی تو روزہ نہ رکھنے کی

Marfat.com

اجازت ہے، جب تندرست ہو جائے تو اس کی قضا رکھ لے۔

لیکن خود سے ایسا سمجھ لینے سے روزہ چھوڑ دینا درست نہیں بلکہ جب کوئی مسلمان، دین دار ڈاکٹر یا طبیب کہہ دے کہ روزہ اس بیماری میں نقصان دہ ہے تو چھوڑنے کی اجازت ہے۔ اگر حکیم یا ڈاکٹر کافر ہے یا شرع کا پابند نہیں اور اسے روزے کی اہمیت کا احساس نہیں تو اس کی بات کا اعتبار نہیں کیا جائے گا اور روزہ توڑنے کی اجازت نہ ہوگی۔

سوال: اگر ڈاکٹر نے کچھ نہیں کہا لیکن خود اپنا تجربہ ہے اور کچھ ایسی نشانیاں معلوم ہوئیں کہ جن کی وجہ سے دل گواہی دیتا ہے کہ روزہ سے نقصان ہوگا تو شریعت کا کیا حکم ہے؟

جواب: ایسی صورت میں روزہ نہ رکھنا جائز ہے۔

سوال: اگر خود تجربہ نہیں اور بیماری کے اثرات کا کچھ علم نہیں بس موہوم سی بات پر روزہ چھوڑ دیا تو کیا حکم ہے؟

جواب: اگر دین دار ڈاکٹر کے بتائے بغیر اور بغیر تجربہ کے اپنے خیال ہی خیال رمضان المبارک کا روزہ توڑے گی تو کفارہ دینا پڑے گا اور اگر روزہ چھوڑے گی تو گناہ گار ہوگی۔

سوال: اگر بیماری سے تو ٹھیک ہوگئی لیکن کمزوری ہے اور غالب گمان ہے کہ اگر روزہ رکھا تو پھر بیمار پڑ جائے گی ایسی صورت میں کیا حکم ہے؟

جواب: ایسی صورت میں روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے۔

سوال: سفر میں روزہ رکھنے کا کیا حکم ہے؟

جواب: سفر اگر تین منزل یعنی اڑتالیس میل (۷۸ کلومیٹر) یا اس سے زائد کا ہو تو روزہ نہ رکھنا جائز اور روزہ رکھنا بہتر ہے۔

سوال: اگر بیماری سے ٹھیک نہیں ہوئی اسی بیماری میں فوت ہوگئی یا مسافر ہونے کی حالت میں انتقال کر گئی ابھی تک گھر نہ پہنچی تھی تو جتنے روزے بیماری یا سفر کی وجہ سے چھوٹ گئے کیا آخرت میں ان کا مواخذہ ہوگا؟

جواب: ایسی صورت میں مواخذہ نہ ہوگا کیونکہ قضا رکھنے کی مہلت ابھی اس کو نہیں ملی تھی۔

سوال: اگر بیماری سے ٹھیک ہونے کے بعد کچھ دن تک زندہ رہی لیکن قضا نہ رکھی تو

Marfat.com

آخرت میں پکڑ ہوگی؟

جواب: اس میں تفصیل ہے۔ اگر بیماری کی وجہ سے مثلاً: دس روزے چھوڑے تھے اور پانچ دن تک ٹھیک رہنے کے بعد فوت ہوگئی لیکن قضا روزے نہیں رکھے تو پانچ روزے تو معاف ہیں، باقی پانچ روزوں کی قضا نہ رکھنے پر پکڑ ہوگی اور اگر پورے دس دن تک ٹھیک رہی پھر مرگئی تو پورے دس روزوں کی قضا نہ رکھنے پر پکڑ ہوگی۔

سوال: کیا کوئی اور ایسی صورت ہے کہ وہ پکڑ سے بچ جائے؟

جواب: جی ہاں! اب مرتے وقت اس کے لیے ضروری ہے کہ جتنے روزوں کا مواخذہ ہونے والا ہے، اتنے دنوں کا فدیہ اپنے مال میں سے دینے کے لیے وصیت کر دے۔

سوال: حاملہ عورت اور دودھ پلانے والی عورت کو اگر اپنی جان یا بچہ کی جان کا خطرہ ہو تو ان کے لیے کیا حکم ہے؟

جواب: ان کو روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے پھر بعد میں قضا رکھ لیں لیکن اگر دودھ پلانے والی عورت کا شوہر مالدار ہے۔ دودھ پلانے کے لیے انا وغیرہ رکھ کر دودھ پلوا سکتا ہے تو دودھ پلانے کی وجہ سے ماں کو روزہ چھوڑنا درست نہیں۔

سوال: اگر وہ بچہ اپنی ماں کے علاوہ کسی اور کا دودھ نہ پیتا ہو تو اب کیا حکم ہے؟

جواب: یہ مجبوری ہے۔ ایسی حالت میں ماں کو روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے۔

سوال: حیض ونفاس والی عورت کے بارے میں روزہ نہ رکھنے کا کیا حکم ہے؟

جواب: کسی عورت کو حیض آگیا یا بچہ پیدا ہوا اور نفاس شروع ہوگیا تو حیض اور نفاس کی حالت میں روزہ رکھنا جائز نہیں۔

سوال: اگر حیض ونفاس والی عورت رات کو پاک ہوگئی تو کیا صبح کا روزہ رکھنا اس پر واجب ہے؟

جواب: جی ہاں! رات کو غسل کرے اور صبح کا روزہ نہ چھوڑے اور اگر رات کو غسل نہ کیا ہو تب بھی روزہ رکھ لے اور صبح کو غسل کرے۔

سوال: اگر صبح ہونے کے بعد پاک ہوئی تو اب کیا کرے؟

جواب: اگر صبح ہونے کے بعد پاک ہوئی تو اب پاک ہونے کے بعد روزہ کی نیت کرنا درست نہیں، لیکن کچھ کھانے پینے کی بھی اجازت نہیں۔ دن بھر روزہ داروں کی طرح رہے اور بعد میں اس روزہ کی قضا رکھ لے۔

سوال: اگر کوئی دن کو نئی مسلمان ہوئی تو اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: اس کے بارے میں حکم یہ ہے کہ وہ دن بھر کچھ کھائے پیئے نہیں لیکن اس دن کی قضا بھی اس پر واجب نہیں ہے۔

Marfat.com

روزہ توڑنے کا کفارہ

سوال: کفارہ رمضان کے روزہ کے ساتھ خاص ہے یا اور روزوں کے توڑنے پر بھی کفارہ لازم آتا ہے؟

جواب: روزہ توڑنے سے کفارہ تب ہی لازم آتا ہے جبکہ رمضان شریف میں روزہ توڑ ڈالے۔ رمضان شریف کے علاوہ اور کسی روزے کے توڑنے میں کفارہ واجب نہیں ہوتا اگر چہ رمضان شریف کی قضا ہی کیوں نہ ہو۔

سوال: رمضان شریف کا روزہ توڑ دینے کا کفارہ کیا ہے؟

جواب: رمضان شریف کا روزہ توڑ دینے کا کفارہ یہ ہے کہ دو ماہ لگاتار روزے رکھے۔ تھوڑے تھوڑے کر کے روزے رکھنے درست نہیں۔ اگر کسی وجہ سے بیچ میں ایک دو روزے نہیں رکھے تو اب پھر نئے سرے سے روزے رکھنے پڑیں گے۔

سوال: حیض کی وجہ سے لگاتار روزہ رکھنے کا سلسلہ منقطع ہو جائے تو کیا حکم ہے؟

جواب: ایسی صورت پیش آ جانے پر وقفہ کرنا درست ہے یعنی وہ دن معاف ہیں، حیض کے آ جانے کی وجہ سے روزے چھوٹ جانے سے کفارے میں کوئی فرق نہیں آیا لیکن پاک ہونے کے فوراً بعد لگاتار روزے رکھنے شروع کرے اور ساٹھ روزے پورے کرے۔

سوال: اور اگر نفاس کی وجہ سے درمیان میں روزے چھوٹ گئے تو اب کیا حکم ہے؟

جواب: نفاس کی وجہ سے بیچ میں روزے چھوٹ گئے ہوں تو پورے روزے پھر نئے سرے سے رکھے، ورنہ کفارہ صحیح نہ ہوگا۔

Marfat.com

سوال: اگر کسی تکلیف یا بیماری کی وجہ سے کفارہ کے روزوں کے درمیان وقفہ آ گیا تو کیا حکم ہے؟

جواب: اس صورت میں حکم یہ ہے کہ تندرست ہونے کے بعد پھر سے پورے روزے لگاتار رکھے۔

سوال: اگر کفارے کے روزے رکھتے رکھتے درمیان میں رمضان المبارک آ گیا تو کیا حکم ہے؟

جواب: اس صورت میں بھی کفارہ صحیح نہیں ہوا۔ رمضان المبارک کے بعد پھر سے لگاتار روزے رکھے۔

سوال: اگر کسی میں روزہ رکھنے کی طاقت نہ ہو تو وہ کفارہ کس طرح ادا کرے؟

جواب: اگر کسی میں روزہ رکھنے کی طاقت نہ ہو تو ساٹھ مسکینوں کو صبح شام پیٹ بھر کر کھانا کھلا دے۔ اتنا کہ خوب پیٹ بھر کر کھالیں کہ بالکل بھوک نہ رہے۔

سوال: ان غریبوں میں اگر کچھ چھوٹے بچے ہوں تو کوئی حرج تو نہیں؟

جواب: ایسی صورت میں ان بچوں کے بدلے بالغ غریب افراد کو پھر سے کھلا دے، بچوں کو کھلانے سے کفارہ ادا نہ ہوگا۔

سوال: صرف روٹی کھلا دے یا سالن بھی ضروری ہے؟

جواب: اگر گیہوں کی روٹی ہو تو روکھی کھلا دینا بھی درست ہے، کفارہ ادا ہو جائے گا اور اگر جو، باجرہ، جوار وغیرہ کی روٹی ہو تو ان کے ساتھ کچھ دال وغیرہ بطورِ سالن کے بھی دے۔

سوال: اگر کھانا نہ کھلائے بلکہ راشن دے دے تو کیا حکم ہے؟

جواب: ساٹھ مسکینوں کو راشن دے دینا بھی جائز ہے۔ ہر ایک مسکین کو اتنا اتنا دے، جتنا صدقۂ فطر دیا جاتا ہے۔

سوال: اگر راشن بھی نہ دے بلکہ قیمت دے دے تو کیا حکم ہے؟

جواب: صدقۃ الفطر جتنی قیمت دے دینا بھی جائز ہے۔

Marfat.com

سوال: اگر کسی اور سے کہہ دیا جائے کہ تم میری طرف سے کفارہ ادا کرو تو کیا ایسا کرنا درست ہے؟

جواب: اگر کسی سے کہہ دیا اور پھر اس نے کہنے کے مطابق ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلایا یا اناج دیا یا قیمت دے دی تو درست ہے۔ کفارہ ادا ہو جائے گا اور اگر کہے بغیر کسی نے اس کی طرف سے دیا تو درست نہ ہوگا۔

سوال: اگر ایک ہی مسکین کو ساٹھ دن تک صبح وشام کھانا کھلایا یا ساٹھ دن تک راشن دے دیا یا قیمت دیتی رہی تو کیا کفارہ صحیح ہو جائے گا؟

جواب: جی ہاں! کفارہ ادا ہو جائے گا۔

سوال: اگر ساٹھ دن تک لگاتار نہیں کھلایا، درمیان میں ناغہ ہو گیا تو کیا حکم ہے؟

جواب: بیچ میں کچھ دن ناغے ہو جانے سے کوئی حرج لاحق نہیں، یہ بھی درست ہے۔

سوال: اور اگر ساٹھ دن کا حساب کر کے ایک ہی غریب کو دے دیا تو کیا کفارہ صحیح ہو جائے گا؟

جواب: ایسی صورت میں کفارہ درست نہ ہوگا، قیمت دینے کا بھی حکم یہی ہے کہ ایک مسکین کو ایک ہی دن کی قیمت دے۔ ایک مسکین کو ایک روزے کے بدلے سے زیادہ دینا درست نہیں۔

سوال: اگر کسی غریب کو صدقہ فطر کی مقدار سے کم دے دیا تو کیا حکم ہے؟

جواب: ایسی صورت میں کفارہ درست نہیں ہوا۔

سوال: اگر ایک رمضان المبارک میں دو یا تین یا اس سے زائد روزے توڑ ڈالے تو کیا سب کا کفارہ علیحدہ علیحدہ دینا ہوگا؟

جواب: ایسی صورت میں ایک ہی کفارہ واجب ہے۔ البتہ اگر رمضان المبارک مختلف ہوں۔ مثلاً: ایک روزہ ایک رمضان المبارک کا اور دوسرا روزہ دوسرے رمضان المبارک کا

ہوتو الگ الگ کفارہ دینا ہوگا۔

فدیہ کا بیان:

سوال: فدیہ کسے کہتے ہیں؟

جواب: جس کو اتنا بڑھاپا ہو گیا ہو کہ روزہ رکھنے کی طاقت نہیں رہی یا اتنی بیمار ہے کہ اب تندرست ہونے کی اُمید نہیں رہی اور نہ ہی روزہ رکھنے کی طاقت ہے تو وہ روزہ نہ رکھے اور ہر روزہ کے بدلے ایک مسکین کو صدقہ فطر کے برابر غلہ دے دے یا اس کی قیمت یا صبح وشام پیٹ بھر کے اس کو کھانا کھلا دے۔ شریعت میں اس کو ''فدیہ'' کہتے ہیں۔

سوال: فدیہ کا غلہ یا اس کی قیمت تھوڑی تھوڑی کر کے کئی غریبوں میں بانٹنا کیسا ہے؟

جواب: یہ بھی درست ہے۔

سوال: پھر اگر کبھی اللہ تبارک وتعالیٰ نے تندرست کر دیا اور روزہ رکھنے کی قوت آ گئی تو کیا حکم ہے؟

جواب: ایسی صورت میں سب روزوں کی قضا رکھے اور جو روزہ نہ رکھنے کی وجہ سے فدیہ دیا تھا اس کا ثواب الگ ملے گا۔

سوال: کسی کے ذمہ کئی روزے قضا تھے اور مرتے وقت فدیہ دینے کی وصیت کر گئی تو کتنے مال میں سے فدیہ دیا جا سکتا ہے؟

جواب: اس کے ولی کو چاہیے کہ اس کے مال میں سے کفن دفن اور قرض ادا کر کے جتنا مال بچے اس کی ایک تہائی میں سے اس کا فدیہ ادا کرے۔ اگر سب فدیہ ادا ہو جائے تو ٹھیک ورنہ جتنا ہو دے دے، باقی کوئی وارث اپنی خوشی سے ادا کرنا چاہے تو کر لے۔

سوال: اگر کسی نے فدیہ دینے کی وصیت تو نہیں کی لیکن اس کے ذمہ روزہ، نماز، وغیرہ قضا ہیں تو کوئی ولی فدیہ دے سکتا ہے؟

جواب: اگر وصیت نہیں کی مگر ولی نے اپنے مال سے فدیہ دے دیا تو خدا سے اُمید

Marfat.com

رکھے کہ شاید قبول کرلے اور مواخذہ نہ کرے لیکن بغیر وصیت کے خود مردے کے مال میں سے فدیہ دینا جائز نہیں ہے۔ ہاں البتہ اگر سب وارث خوشی سے رضامند ہو جائیں اور مردے کے مال میں سے ادا کردیں تو اس طرح سے فدیہ ادا کیا جا سکتا ہے لیکن شرط ہے کہ سب وارث بالغ ہوں نابالغ وارث کی اجازت کا شریعت میں کوئی اعتبار نہیں ہے۔

سوال: ایک روزہ کا فدیہ تو معلوم ہو گیا کہ صدقۃ الفطر کے برابر ہے۔ نماز کا فدیہ کتنا ادا کیا جائے گا؟

جواب: ہر نماز کا فدیہ ایک روزہ کے فدیہ کے برابر ہے۔ اسی حساب سے دن رات کے پانچ فرض اور ایک وتر کل چھ نمازوں کا فدیہ ادا کرنا ہوگا۔

سوال: اگر کسی کے ذمہ زکوٰۃ ادا کرنا واجب تھا لیکن اس نے نہ خود ادا کی اور نہ ہی وصیت کی تو کیا بغیر وصیت کیے اس کے مال میں سے زکوٰۃ ادا کی جا سکتی ہے؟

جواب: وصیت کرنے کی صورت میں تو اس کے مال میں سے زکوٰۃ ادا کرنا وارثوں پر واجب ہے لیکن بغیر وصیت کے وارثوں نے اپنی خوشی سے بھی دے دی تب بھی زکوٰۃ ادا نہ ہوگی۔

سوال: اگر میت کا ولی میت کی طرف سے روزہ قضا رکھ لے یا نماز قضا پڑھ لے تو اس کے بارے میں کیا حکم ہے؟

جواب: یہ درست نہیں، میت کے ذمہ سے یہ فرائض ساقط نہ ہوں گے۔

Marfat.com

اعتکاف کا بیان

سوال: اعتکاف کسے کہتے ہیں؟

جواب: رمضان المبارک کی بیسویں تاریخ کو غروب آفتاب سے لے کر رمضان المبارک کی انتیس یا تیس تاریخ یعنی جس دن عید کا چاند نظر آجائے، اس تاریخ کو غروب آفتاب تک عورتوں کے لیے اپنے گھر (اور مردوں کے لیے اپنی مسجد جس میں پانچوں وقت کی نماز ہوتی ہے) میں جہاں نماز پڑھنے کے لیے جگہ مقرر کر رکھی ہے، اس جگہ پر جم کر پابندی سے بیٹھنے اور بیٹھ کر زیادہ سے زیادہ عبادت کو اعتکاف کہتے ہیں۔ بیس رمضان المبارک کو غروب سے چند منٹ پہلے اعتکاف میں بیٹھ جانا چاہیے۔

سوال: کیا اعتکاف گاہ سے نکلنا بالکل جائز نہیں؟

جواب: اعتکاف شروع کرنے کے بعد فقط پیشاب وغیرہ طبعی ضروریات کے لیے اُٹھنا درست ہے اور اگر کوئی کھانا پانی دینے والا نہ ہو تو کھانے کے لیے بھی اُٹھنا درست ہے۔

سوال: اگر عورت کو دوران اعتکاف حیض یا نفاس کا عذر پیش آجائے تو کیا کرے؟

جواب: ایسی صورت پیش آجانے پر اعتکاف چھوڑ دے ایسی حالت میں اعتکاف کرنا درست نہیں اور اس کے علاوہ اعتکاف کی حالت میں مرد سے تعلق کرنا، لیٹنا، چمٹنا بھی درست نہیں۔

سوال: جو اعتکاف شرعی عذر کی وجہ سے چھوڑ دیا جائے تو کیا اس کی قضا کرنا ہوگی؟

جواب: جی ہاں! پاک ہو جانے کے بعد خاص اس دن[1] کے اعتکاف کی قضا ضروری

۱۔ یعنی جس دن کا اعتکاف چھوڑا گیا، صرف اس دن کی۔ پورے دس دن کی یا جو دن باقی ہیں، ان سب کی قضا ضروری نہیں۔

ہے پھر اگر قضا رمضان ہی میں کرے تو رمضان کا روزہ کافی ہے اور اگر رمضان کے بعد قضا کی تو اس دن کا روزہ رکھنا بھی ضروری ہوگا۔

Marfat.com

حج کا بیان

سوال: حج کے کچھ فضائل بیان کیجیے؟

جواب: قرآن وحدیث میں حج کی بہت فضیلت آئی ہے۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو حج گناہوں اور خرابیوں سے پاک ہو، اس کا بدلہ جنت کے سوا اور کچھ نہیں ہے۔ اسی طرح عمرہ پر بھی بڑے ثواب کا وعدہ آیا ہے، چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حج اور عمرہ دونوں گناہوں کو اس طرح دور کرتے ہیں جیسے بھٹی لوہے کے میل کچیل کو دور کر دیتی ہے۔

جس پر حج فرض ہو اور پھر بھی وہ حج نہ کرے تو اس کے لیے بڑی وعید آئی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص کے پاس کھانے پینے اور سواری کا ایسا انتظام ہو جس سے وہ بیت اللہ شریف تک جا سکے اور پھر بھی وہ حج نہ کرے تو وہ یہودی ہو کر مرے یا نصرانی ہو کر مرے، اللہ تعالیٰ کو اس کی کچھ پروا نہیں ہے اور یہ بھی فرمایا: ''حج نہ کرنا اسلام کا طریقہ نہیں ہے۔''

سوال: حج کس پر فرض ہے اور زندگی بھر میں کتنے حج فرض ہیں؟ (۱)

جواب: جس عورت کے پاس ضروریات سے زائد اپنا اور محرم کا اتنا خرچہ ہو کہ حج کے لیے آنے جانے کی سواری اور کھانے پینے کا خرچہ نکل سکتا ہو تو اس پر حج فرض ہو جاتا ہے اور

۱- گویا عورت پر اسی وقت حج فرض ہوتا ہے جب اس کے پاس دو آدمیوں کے حج کا خرچہ موجود ہو۔ لہٰذا اگر محرم کے پاس حج کا خرچ نہیں اور عورت کے پاس صرف اپنا خرچہ ہے تو اس پر حج فرض ہی نہیں۔

Marfat.com

پوری زندگی میں ایک مرتبہ حج کرنا فرض ہے۔

سوال: اگر بالغ ہونے سے پہلے کرلیا تو کیا بلوغت کے بعد وہی حج کافی ہے یا دوبارہ کرنا ہوگا۔

جواب: بلوغت سے پہلے حج کرنے سے فرض ادا نہیں ہوتا۔ اگر بالغ ہونے کے بعد استطاعت ہوئی تو دوبارہ حج کرنا فرض ہے۔

سوال: کیا نابینا پر حج فرض ہے؟

جواب: نہیں! نابینا پر حج فرض نہیں ہے، چاہے جتنا بھی مالدار ہو۔

سوال: کسی پر حج فرض ہوگیا تو فوراً اسی سال حج کرنا فرض ہے یا یہ کہ زندگی میں جب بھی موقع آئے، کرلے؟

جواب: فوراً اسی سال حج کرنا فرض ہے۔ کسی معقول عذر کے بغیر دیر کرنا اور یہ سوچنا کہ ابھی کافی عمر پڑی ہے، پھر کسی سال کرلیں گے، درست نہیں ہے، پھر اگر دو چار سال میں کرلیا تو فرض تو ادا ہو جائے گا لیکن گناہ ہوگا۔

سوال: کیا حج پر جانے کے لیے عورت کے ساتھ محرم کا ہونا ضروری ہے؟

جواب: جی ہاں! اگر مکہ سے اتنی دور رہتی ہے کہ اس کے گھر سے مکہ مکرمہ تین منزل (۷۸ کلومیٹر) سے زیادہ مسافت پر ہے تو حج پر جانے کے لیے اس کے ساتھ محرم ہونا ضروری ہے۔ محرم کے بغیر حج پر جانا درست نہیں۔

سوال: محرم کا خرچہ کون دے گا؟

جواب: جو عورت اس کو اپنے ساتھ لے کر جاتے، اس کے ذمہ محرم کا سب خرچہ کرایہ وغیرہ [1] لازم ہے۔ ہاں! اگر وہ بطور احسان نہ لے تو الگ بات ہے۔

سوال: احرام کی حالت میں کیا عورت کو پردہ کرنا ضروری ہے؟

۱- پہلے بتایا جاچکا ہے کہ اگر محرم کا خرچہ نہ ہو تو عورت پر حج فرض ہی نہیں ہوتا۔

Marfat.com

جواب: عورت کے لیے ہر حالت میں پردہ کرنا ضروری ہے۔احرام کی حالت میں اور زیادہ اہتمام کرے، البتہ احرام کی حالت مین چہرہ ڈھانکتے ہوئے چہرے سے نقاب کا چھونا منع ہے تو کوئی ایسی صورت اختیار کرے کہ چہرے پر کپڑا نہ لگے۔آج کل اس کے لیے ایک چھجہ والی ٹوپی ملتی ہے، وہ استعمال کرے۔

قربانی کا بیان

سوال: قربانی کرنے کے کچھ فضائل بیان کیجیے؟

جواب: قربانی کا بڑا ثواب ہے۔ حدیث شریف میں اس کی بہت فضیلت آتی ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''ذی الحجہ کی دسویں تاریخ (یعنی عید الاضحیٰ کے دن) فرزندِ آدم کا کوئی عمل اللہ کو قربانی سے زیادہ محبوب نہیں، اور قربانی کا جانور قیامت کے دن اپنے سینگوں، بالوں اور کھروں کے ساتھ (زندہ ہوکر) آئے گا۔ اور قربانی کا خون زمین پر گرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ کی رضا اور مقبولیت کے مقام پر پہنچ جاتا ہے، پس اے خدا کے بندو! دل کی پوری خوشی سے قربانیاں کیا کرو''۔

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! ان قربانیوں کی کیا حقیقت اور کیا تاریخ ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ تمہارے (روحانی اور نسلی) مورث حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سنت ہے (یعنی سب سے پہلے ان کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کا حکم دیا گیا اور وہ کیا کرتے تھے ان کی اس سنت اور قربانی کے اس عمل کی پیروی کا حکم مجھ کو اور میری امت کو بھی دیا گیا ہے) ان صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: پھر ہمارے لیے یا رسول اللہ ان قربانیوں میں کیا اجر ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قربانی کے جانور کے ہر ہر بال کے عوض ایک نیکی''۔ انہوں نے عرض کیا: تو کیا اون کا بھی یا رسول اللہ یہی حساب ہے؟

Marfat.com

(اس سوال کا مطلب تھا کہ بھیڑ، دنبہ، مینڈھا، اونٹ جیسے جانور جن کی کھال پر گائے، بیل یا بکری کی طرح کے بال نہیں ہوتے، بلکہ اون ہوتا ہے، اور یقیناً ان میں سے ایک ایک جانور کی کھال پر لاکھوں یا کروڑوں اون ہوتے ہیں تو کیا ان اون والے جانوروں کی قربانی کا ثواب بھی ہر بال کے عوض ایک نیکی کی شرح سے ملے گا؟) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہاں! یعنی اون والے جانور کی قربانی کا اجر بھی اسی شرح اور اسی حساب سے ملے گا کہ اس کے بھی ہر بال کے عوض ایک نیکی۔''

سوال: قربانی کن لوگوں پر واجب ہے؟

جواب: جس مسلمان کے پاس صدقۂ فطر والا نصاب ہو، چاہے اس پر سال گزرا ہو یا نہ گزرا ہو، اس پر قربانی واجب ہے۔

سوال: صدقۂ فطر کا نصاب کتنا ہے؟

جواب: پہلے بتایا جاچکا ہے کہ پانچ چیزوں میں سے کچھ یا سب کا مجموعہ اگر ساڑھے باون تولہ چاندی (613 گرام) کے برابر ہو تو صدقۂ فطر اور قربانی واجب ہوجاتی ہے۔ وہ پانچ چیزیں یہ ہیں: سونا، چاندی، نقدی، مالِ تجارت (یعنی فروخت کے لیے رکھی ہوئی اشیاء) اور ضرورت سے زائد تمام سامان۔

سوال: اگر کسی کے پاس اتنا مال نہ ہو جس پر قربانی واجب ہوتی ہے پھر بھی وہ نفلی قربانی کرلے تو کیسا ہے؟

جواب: یہ بڑے ثواب کی بات ہے۔

سوال: کتنے دن تک قربانی کرنا درست ہے؟

جواب: دس ذوالحجہ یعنی بقرعید کے دن عید کی نماز پڑھنے کے بعد سے لے کر بارہویں ذی الحجہ کو سورج غروب ہونے سے پہلے پہلے تک قربانی کرنا درست ہے۔ ان اوقات میں جب جی چاہے قربانی کرے۔ چاہے دن میں کرے چاہے رات میں۔

Marfat.com

سوال: اگر کسی پر قربانی واجب نہیں لیکن ذوالحجہ کی بارہویں تاریخ کے سورج غروب سے پہلے پہلے کہیں سے پیسہ مل گیا اور وہ پیسہ نصاب کے بقدر ہے تو کیا اس پر قربانی واجب ہوجائے گی؟

جواب: جی ہاں! ایسی صورت میں قربانی واجب ہوجائے گی۔

سوال: قربانی کے جانور کو خود ذبح کرنا بہتر ہے یا کسی اور سے کروانا چاہیے؟

جواب: اپنے ہاتھ سے ذبح کرنا بہتر ہے۔ اگر خود ذبح کرنا نہ آتا ہو تو کسی اور سے کروالینا بھی درست ہے اور ذبح کے وقت وہاں جانور کے سامنے کھڑی ہوجانا بہتر ہے اور اگر ایسی جگہ ہے کہ پردہ کی وجہ سے سامنے کھڑی نہ ہوسکتی ہو تو کوئی حرج نہیں۔

سوال: کیا قربانی کرتے وقت زبان سے نیت کرنا ضروری ہے؟

جواب: زبان سے نیت پڑھنا اور دُعا پڑھنا ضروری نہیں ہے۔ اگر دل میں خیال کرلیا کہ میں قربانی کرتی ہوں اور زبان سے کچھ نہ پڑھا۔ صرف بسم اللہ اللہ اکبر پڑھ کر ذبح کردیا تو بھی قربانی صحیح ہوگی لیکن اگر یاد ہو تو دُعا پڑھ لیں۔

سوال: کون سی دُعا پڑھیں؟

جواب: اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ.

سوال: اگر نابالغ اولاد کا اپنا مال نصاب کی مقدار کو پہنچتا ہو تو کیا اس کا ولی یہ اس کے مال سے اس کی طرف سے قربانی کرسکتا ہے کیا ایسا کرنا ولی پر واجب ہوگا؟

جواب: قربانی واجب نہیں ہے۔ اگر کرنا چاہتا ہے تو اپنے مال میں سے کرلے۔ بچے کے مال میں سے نہ کرے۔

سوال: قربانی کس کس کی طرف سے کرنا واجب ہے؟

جواب: قربانی صرف اپنی طرف سے کرنا واجب ہے۔

سوال: کس جانور کی قربانی کرنا درست ہے؟

Marfat.com

جواب: بکری، بکرا، بھیڑ، دنبہ، گائے، بیل، بھینس، بھینسا، اونٹ، اونٹنی کی قربانی کرنا درست ہے۔[1]

سوال: گائے اور بھینس میں کتنے حصے ہوتے ہیں؟

جواب: ان دونوں جانوروں میں سات حصے ہوتے ہیں، یعنی اگر سات آدمی شریک ہوکر قربانی کریں تو بھی درست ہے لیکن شرط یہ ہے کہ کسی کا حصہ ساتویں حصہ سے کم نہ ہوا اور سب کی نیت قربانی کرنے یا عقیقہ کرنے کی ہو، صرف گوشت کھانے کی نہ ہو، اگر کسی کا حصہ ساتویں حصہ سے کم ہوگا تو کسی کی بھی قربانی درست نہ ہوگی۔

سوال: اونٹ میں کتنے آدمی شریک ہوسکتے ہیں؟

جواب: گائے، بھینس کی طرح اونٹ میں بھی سات حصے ہوتے ہیں یعنی سات آدمی اونٹ میں شریک ہوسکتے ہیں۔

سوال: کتنے سال کے جانوروں کی قربانی درست ہے؟

جواب: بکری یا بکرا سال بھر سے کم کا درست نہیں ہے اور گائے بھینس دو برس سے کم کی درست نہیں اور اونٹ پانچ برس سے کم کا درست نہیں ہے۔

سوال: اگر دنبہ یا بھیڑ سال بھر کا تو نہ ہو لیکن اتنا موٹا تازہ اور بڑا دکھائی دیتا ہو کہ اگر اسے سال بھر کے دنبوں اور بھیڑوں میں چھوڑ دیا جائے تو فرق معلوم نہ ہوسکے تو کیا ایسے دنبے یا بھیڑ کی قربانی درست ہے؟

جواب: جی ہاں! ایسے دنبے یا بھیڑ کی قربانی درست ہے۔[2] اگر ایسا نہ ہو تو سال بھر کا ہونا چاہیے۔

۱۔ یعنی یہ جانور چاہے نر ہوں یا مادہ، ان کی قربانی درست ہے۔
۲۔ واضح رہے کہ یہ حکم دنبے اور بھیڑ کا ہے، بکرے کا نہیں۔ بکرے کو بہرحال سال بھر کا ہونا چاہیے۔ دنبے اور بکرے میں فرق یہ ہے کہ اس قسم کا دنبہ سال سے پہلے بھی نسل کشی کے قابل ہوجاتا ہے جبکہ بکرا سال سے پہلے اس قابل نہیں ہوتا۔

Marfat.com

سوال: جانوروں کے کون کون سے عیوب قربانی سے مانع ہیں؟

جواب: جو جانور اندھا ہو یا کانا ہو، ایک آنکھ کی تہائی روشنی یا اس سے زیادہ ختم ہو چکی ہو یا ایک کان تہائی یا تہائی سے زیادہ کٹ گیا ہو یا اتنا لنگڑا جانور ہے کہ فقط تین پاؤں سے چلتا ہے، چوتھا پاؤں اس سے رکھا ہی نہیں جاتا یا چوتھا پاؤں رکھتا تو ہے لیکن اس سے چل نہیں سکتا، اسی طرح جانور اتنا دبلا ہو یا بالکل مریل جانور جس کی ہڈیوں میں بالکل گودا نہ رہا ہو، اسی طرح جس جانور کے بالکل دانت نہ ہوں یا وہ جانور جس کے پیدائش ہی سے کان نہ ہوں، ان سب جانوروں کی قربانی کرنا جائز نہیں ہے۔

سوال: جس جانور کے پیدائش ہی سے سینگ نہیں یا سینگ تو ہیں لیکن ٹوٹ گئے تو کیا ایسے جانور کی قربانی درست ہے؟

جواب: جی ہاں مذکورہ صورت میں قربانی درست ہے۔ ہاں البتہ اگر سینگ جڑ سے ٹوٹ گئے ہوں تو پھر قربانی درست نہ ہوگی۔

سوال: اگر جانور قربانی کے لیے خرید لیا، خریدنے کے بعد کوئی ایسا عیب پیدا ہو گیا جس سے قربانی درست نہیں تو اب کیا کرے؟

جواب: اس صورت میں اس جانور کے بدلے دوسرا خرید لے اور قربانی کر لے اور اگر ایسا شخص ہے کہ اس پر قربانی واجب نہیں، ویسے ہی ثواب کے لیے کر رہا تھا تو اسی جانور کی قربانی کر دے۔

سوال: قربانی کا گوشت کس طرح تقسیم کرے؟

جواب: قربانی کا گوشت خود کھائے، اپنے رشتہ داروں اور دوست احباب کو دے اور فقیروں محتاجوں کو خیرات کرے۔ خیرات میں تہائی حصہ گوشت دینا مستحب ہے۔ اس سے کمی نہ کرے۔

سوال: اگر کسی نے تھوڑا سا گوشت ہی خیرات کیا تو کیا گناہ ہوگا؟

جواب: ایسی صورت میں گناہ تو نہیں لیکن یہ بہتر طریقہ بھی نہیں۔

Marfat.com

سوال: قربانی کی کھال کا کیا کرے؟

جواب: قربانی کی کھال کو اگر بیچا نہ جائے تو خود بھی استعمال کر سکتی ہے۔ مثلاً: مصلّی یا بچھونا بنالے اور کسی مالدار کو بھی بطورِ ہبہ (تحفہ) کے دے سکتی ہے۔ اگر کھال بیچ دی گئی تو اس کی قیمت انہی لوگوں پر صدقہ کرنا ضروری ہوگا جو مستحق زکوٰۃ ہوتے ہیں۔

سوال: قربانی کی کھال کس کو دینا بہتر ہے؟

جواب: دو طرح کے لوگوں کو دینا افضل ہے:

(۱) اپنے غریب رشتہ داروں کو۔ اس میں دو ثواب ہیں: صلہ رحمی اور صدقہ۔ اگر قیمت دے تو ان کو بتانا ضروری نہیں کہ یہ کھال کی رقم ہے لیکن ان کا مستحق زکوٰۃ ہونا ضروری ہے۔

(۲) دینی مدارس کے طلبہ، ان کو دینے میں بھی دُہرا ثواب ہے: دین کی خدمت اور صدقہ۔

سوال: اگر کسی پہ قربانی واجب تھی لیکن قربانی کے تینوں دن گزر گئے اور اس نے قربانی نہیں کی تو اب کیا کرے؟

جواب: ایسی صورت میں ایک بکری یا بھیڑ کی قیمت (یا بڑے جانور کے ایک حصے کی قیمت) صدقہ کردے اور اگر بکری خریدی تھی تو وہی بکری صدقہ کردے۔

سوال: اگر کسی نے قربانی کرنے کی منت مانی پھر وہ کام پورا ہوگیا جس کے واسطے منت مانی تھی تو اب قربانی واجب ہے؟

جواب: جی ہاں! اس صورت میں قربانی واجب ہے۔ چاہے مالدار ہو یا نہ ہو اور منت کی قربانی کا گوشت غربا پر صدقہ کردے نہ خود کھائے نہ امیروں کو دے۔ جتنا خود کھایا یا امیروں کو دے دیا، اتنا دوبارہ سے خیرات کرنا پڑے گا۔

سوال: اگر کوئی مردہ وصیت کر گیا ہو کہ میرے ترکہ میں سے میری طرف سے قربانی کر دینا اور اس کی وصیت کے مطابق اسی کے مال سے قربانی کی گئی تو کیا اس گوشت کو خود کھانا درست ہے؟

جواب: مذکورہ صورت میں پورے گوشت کا صدقہ کرنا واجب ہے، خود نہیں لے سکتا نہ رشتہ داروں کو دے سکتا ہے۔

سوال: اگر کسی شخص کی طرف سے اس کے کہے بغیر قربانی کردی گئی تو کیا اس کی طرف سے قربانی صحیح ہو جائے گی؟

جواب: نہیں! صحیح نہ ہوگی۔

سوال: اگر کسی بڑے جانور میں کسی کا حصہ اس کے کہے بغیر رکھ دیا گیا تو باقی حصہ داروں کی قربانی پر کچھ اثر تو نہیں پڑے گا؟

جواب: جب اس کی صحیح نہیں تو کسی ایک کی قربانی صحیح نہ ہونے سے بقیہ حصہ داروں کی قربانی بھی صحیح نہ ہوگی۔

سوال: کیا قربانی کا گوشت کافروں کو دینا جائز ہے؟

جواب: جی ہاں! کافروں کو دینا جائز ہے، البتہ اس بات کا خیال رکھا جائے کہ بطورِ اجرت نہ دیا جائے۔

Marfat.com

عقیقہ کا بیان

سوال: عقیقہ کسے کہتے ہیں؟

جواب: بچہ کی پیدائش کے ساتویں دن اگر لڑکا ہو تو دو بکرے اور اگر لڑکی ہو تو ایک بکرا ذبح کرنا، اس کو ''عقیقہ'' کہتے ہیں۔ عقیقہ ایک قسم کا صدقہ ہے۔ عقیقہ کر دینے سے بلاؤں بلاؤں اور دکھ تکلیف سے بچہ کی حفاظت ہو جاتی ہے۔

سوال: عقیقہ کس دن مستحب ہے؟

جواب: مستحب یہ ہے کہ ساتویں روز (یعنی جس دن بچہ پیدا ہوا ہے اگلے ہفتے اسی دن) عقیقہ کیا جائے۔ اسی روز بال مونڈے جائیں۔ اسی روز بکرا ذبح کیا جائے۔(۱) اسی روز بچے کا نام رکھا جائے۔ اگر ساتویں دن نہ ہو سکے تو چودھویں یا اکیسویں دن عقیقہ کرے۔

سوال: بعض لوگ لڑکے کے عقیقہ کے لیے دو بکریوں کا ہونا ضروری سمجھتے ہیں۔ یہ کیسا ہے؟

جواب: لڑکا ہو یا لڑکی، بہر حال ایک بکری کافی ہے۔ البتہ لڑکے کے لیے دو کا ہونا بہتر ہے۔(۲)

سوال: عقیقہ کا گوشت ماں باپ، دادا دادی، نانا نانی کھا سکتے ہیں یا نہیں؟

جواب: عقیقہ کے گوشت کا حکم قربانی کے گوشت کی طرح ہے۔ جیسے قربانی کا گوشت سب گھر والے اور رشتہ دار کھا سکتے ہیں، اسی طرح عقیقہ کا گوشت بھی سب رشتہ دار کھا سکتے

۱-اعلاء السنن: ۱۷/۱۱۸، فتاوی دار العلوم دیوبند: ۶۸۲

۲-احسن الفتاوی: ۷/۵۳۵

ہیں۔ ماں باپ، دادا دادی وغیرہ سب کے لیے اس کا کھانا جائز ہے۔

سوال: عقیقے کے جانور کا گوشت بناتے وقت ہڈیاں توڑنا کیسا ہے؟

جواب: جائز ہے۔ عوام نے جو یہ مشہور کر دیا ہے کہ اس کی ہڈیاں توڑنا گناہ اور ناجائز ہے، درست نہیں۔

سوال: یہ جو مشہور ہے کہ عقیقہ کے جانور کا سر بال مونڈنے والے کو اور ایک ران دائی کو دیتے ہیں۔ یہ کیسا ہے؟

جواب: عوام کی گھڑی ہوئی رسم ہے۔ شریعت سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔

سوال: بچپن میں یا زندگی میں عقیقہ نہ ہو سکا تو کیا بچہ کے بالغ ہونے یا انتقال کے بعد عقیقہ کرنا درست ہے؟

جواب: بالغ ہونے کے بعد درست ہے۔ انتقال کے بعد عقیقہ نہیں کیونکہ عقیقہ بلائیں مصیبتیں دور کرنے کے لیے ہوتا ہے۔(۱)

سوال: قربانی کے بڑے جانور میں ایک حصہ عقیقے کا رکھ سکتے ہیں؟

جواب: ہاں! رکھ سکتے ہیں۔ شریعت میں اس کی اجازت ہے۔

۱- احسن الفتاویٰ: ۵۳۶/۷

Marfat.com

قسم کھانے کا بیان

سوال: کن چیزوں سے قسم ہو جاتی ہے؟

جواب: چار چیزوں سے قسم ہو جاتی ہے:

(۱) اللہ تبارک وتعالیٰ کے نام کی قسم، قرآن کریم کی قسم، کلام اللہ کی قسم کھانے سے قسم ہو جاتی ہے۔

(۲) یوں کہا: میں نے اللہ کے لیے منت مانی ہے کہ یہ کام کروں گی تو بھی قسم ہو جاتی ہے۔

(۳) یوں کہا کہ فلاں کام کروں تو بے ایمان ہو کر مروں، مرتے وقت ایمان نصیب نہ ہو یا کہا کہ فلاں فلاں کروں تو میں مسلمان نہیں تو اس سے بھی قسم ہو جاتی ہے۔

(٤) کسی سے کہا تیرے گھر کا کھانا مجھ پر حرام ہے تو کھانا تو حرام نہ ہوگا لیکن کسی حلال چیز کو حرام کرنے سے قسم ہو جائے گی۔

سوال: کن چیزوں سے قسم نہیں ہوتی؟

جواب: اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کی قسم کھانے سے قسم نہیں ہوتی جیسے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قسم، کعبہ کی قسم، اپنی جان کی قسم، اپنی جوانی کی قسم، اپنے ہاتھ پیروں کی قسم، اپنے بچوں کی قسم، تمہارے سر کی قسم، تمہاری قسم وغیرہ...... لیکن اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کی قسم کھانا بڑا گناہ ہے۔ حدیث پاک میں اس سے سخت ممانعت آئی ہے۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی سے منت ماننا مثلاً: یوں کہنا: اے بڑے پیر! اگر میرا یہ کام ہو جائے تو میں تمہاری یہ بات کروں گی، تمہارے لیے ایسا کروں گی...... حرام اور شرک ہے۔ اس سے بچنا چاہیے۔ اسی طرح کسی دوسرے کی قسم دینے سے بھی قسم نہیں ہوتی مثلاً: یوں کہے: تمہیں فلاں کی قسم! یوں مت کرنا وغیرہ وغیرہ۔

(معلّمہ مزید وضاحت کے لیے بہشتی زیور کی طرف رجوع کریں)

Marfat.com

مَنَّت ماننے کا بیان

سوال: کن کن چیزوں سے منت ہو جاتی ہے اور کن چیزوں سے نہیں ہوتی؟
جواب: کسی کام کے ہونے نہ ہونے پر عبادت کی منت مانی، بشرطیکہ وہ عبادت ایسی ہو کہ جس کا کرنا کسی وقت فرض یا واجب ہوتا ہے، پھر وہ کام پورا ہو جائے تو اب منت کا پورا کرنا واجب ہے۔ اگر منت پوری نہ کرے گی تو بہت گناہ ہوگا، لیکن اگر کوئی واہیات منت مانی جو شریعت میں معتبر نہیں تو اس کا پورا کرنا واجب نہیں۔
سوال: کچھ ایسی مثالیں تحریر کیجیے کہ جن سے منت ہو جاتی ہے؟
جواب: کسی نے کہا: یا اللہ اگر میرا فلاں کام ہو جائے تو پانچ روزے رکھوں گی تو جب کام ہو جائے گا تو پانچ روزے رکھنا واجب ہوں گے۔ اسی طرح کسی نے کہا کہ میری کھوئی ہوئی چیز مل جائے تو آٹھ رکعت نماز پڑھوں گی تو اس چیز کے ملنے کے بعد آٹھ رکعت پڑھنا واجب ہوگا۔ یا یوں منت مانی کہ بچی کا رشتہ ہو جائے تو سو روپے صدقہ کروں گی یا پانچ سو روپے صدقہ کروں گی تو جب کام ہو جائے تو جتنا کہا ہے اتنا صدقہ کرنا واجب ہے۔ اگر کہا کہ دس مسکینوں کو کھانا کھلاؤں گی تو دل میں جتنے وقت کھانا کھلانے کا ارادہ کیا اتنے وقت دس مسکینوں کو کھانا کھلانا واجب ہوگا۔ (معلمہ مزید مثالیں سمجھانے کے لیے بہشتی زیور کا مطالعہ کریں)
سوال: کچھ ایسی مثالیں بیان کیجیے کہ جن سے منت نہیں ہوتی؟
جواب: کسی نے کہا: ہزار مرتبہ سبحان اللہ پڑھوں گی یا ہزار مرتبہ لاحول پڑھوں گی تو منت نہیں ہوتی اور پڑھنا واجب نہیں۔ (۱)

۱- اس لیے کہ یہ ایسی عبادتیں ہیں جو شریعت میں کسی وقت واجب نہیں اور اوپر بتایا جا چکا ہے کہ جو عبادت کسی وقت بھی شریعت میں واجب نہ ہو اس کی منت ماننے سے منت واجب نہیں ہوتی۔

Marfat.com

سوال: کچھ ایسی منتیں بتایئے جو شرعاً درست نہیں لیکن عوام انہیں مانتے رہتے ہیں۔

جواب: مثلاً یہ منت مانی کہ فلاں کام ہو جائے تو میلاد کرواؤں گی، قرآن خوانی کرواؤں گی یا مزار پر چادر چڑھاؤں گی تو منت نہیں ہوتی اور کچھ بھی کرنا واجب نہیں۔ یا یہ کہا کہ بڑے پیر کی گیارہویں کروں گی یا مولیٰ مشکل کشا کا روزہ رکھوں گی۔ یہ سب شریعت میں بالکل غیر معتبر اور واہیات منتیں ہیں۔ نہ ایسی منت ہوتی ہے اور نہ ہی ایسی منت کو پورا کرنا چاہیے۔

اسی طرح یہ منت مانی کہ میرا فلاں کام ہو جائے تو ناچ گانا یا محض موسیقی، فنکشن وغیرہ کرواؤں گی تو یہ منت گناہِ کبیرہ ہے اور ایسا کرنا جائز نہیں ہے۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور سے منت ماننا مثلاً یوں کہنا کہ اے بڑے پیر میرا فلاں کام ہو جائے تو میں تمہارے لیے یہ کام کروں گی، مزار پر چادر چڑھاؤں گی، مزار کے فقیروں میں رقم بانٹوں گی، وغیرہ وغیرہ...... ناجائز و حرام ہے۔

اسی طرح قبروں اور مزاروں پر جا کر یا جہاں جن رہتے ہوں وہاں جا کر کسی چیز کی درخواست کرنا حرام اور شرک ہے، بلکہ ایسی منت کی چیز کھانا بھی حرام ہے۔

قسم کے کفارے کا بیان

سوال: اگر کسی نے قسم توڑ ڈالی تو اس کا کفارہ کیا ہے؟

جواب: اس کا کفارہ یہ ہے کہ دس غریبوں کو دو وقت کا کھانا پیٹ بھر کے کھلائے یا ہر غریب کو احتیاطاً پورے دو سیر گیہوں یا اس کی قیمت دے دے۔[1] یا دس فقیروں کو کپڑا دے دے۔ یک وقت بھی دے سکتی ہے اور تھوڑا تھوڑا کر کے بھی دے سکتی ہے۔

اگر ایسی غریب ہے کہ نہ کھانا کھلا سکتی ہے اور نہ ہی کپڑا دے سکتی ہے تو تین روزے رکھے۔

۱- آسان صورت یہ ہے کہ دس صدقۂ فطر کے برابر رقم دس مسکینوں کو دے دے۔

Marfat.com

حلال اور حرام چیزوں کا بیان

سوال: کون سے جانور یا پرندے کھانا جائز نہیں ہے؟

جواب: جو جانور اور پرندے شکار کر کے کھاتے رہتے ہیں یا ان کی غذا صرف گندگی ہے، ان کا کھانا جائز نہیں ہے۔ جیسے: شیر، بھیڑیا، گیدڑ، بلی، کتا، بندر، شکرا، باز، گدھ، گوہ، کچھوا، بھڑ، خچر، گدھا، گدھی کا گوشت کھانا اور گدھی کا دودھ پینا درست نہیں ہے۔

اسی طرح جو مچھلی مر کر پانی کے اوپر اُلٹی تیرنے لگے اس کا کھانا بھی درست نہیں ہے۔

جس چیز میں چیونٹیاں مر گئیں تو ان کو نکالے بغیر کھانا جائز نہیں ہے۔ اگر ایک آدھ چیونٹی حلق میں چلی گئی تو حرام کھانے کا گناہ ہوگا۔

جو گوشت ہندو بیچتا ہے اور کہتا ہے کہ میں نے مسلمان سے ذبح کروایا ہے، اس سے خرید کر کھانا بھی درست نہیں ہے۔

سوال: کون سے جانور اور پرندے کھانا جائز ہیں؟

جواب: طوطا، مینا، فاختہ، چڑیا، بٹیر، مرغابی، کبوتر، نیل گائے، ہرن، بطخ، خرگوش، بکرا، بھینس، گائے، اونٹ وغیرہ سب جائز ہیں۔ گھوڑے کا کھانا جائز ہے لیکن بہتر نہیں۔ دریائی جانوروں مین صرف مچھلی حلال ہے باقی حرام ہیں۔ اگر تحقیق ہو جائے کہ جھینگا مچھلی کی قسم ہے تو کھانا جائز ہے، ورنہ نہیں اور اوجھڑی کھانا حلال ہے۔

Marfat.com

لباس اور پردے کا بیان

لباس:

سوال: عورتوں کے لیے کس طرح کا کپڑا پہننا جائز ہے اور کس طرح کا ناجائز؟

جواب: بہت باریک کپڑا جیسے ململ، جالی وغیرہ یعنی وہ کپڑا جس میں سے جسم جھلکتا ہو، پہننا جائز نہیں ہے، کیونکہ اس طرح پہننا نہ پہننا دونوں برابر ہیں۔ حدیث مبارک میں آیا ہے کہ بہت سی کپڑا والیاں قیامت کے دن برہنہ شمار ہوں گی اور اس سے ایسے کپڑے پہننے والی عورتیں مراد ہیں جو باریک کپڑا پہنتی ہیں یا پھر ان کے کپڑے اس قدر چست اور تنگ ہوتے ہیں کہ جسم نمایاں ہی نظر آتا ہے۔ ہاں اگر باریک کپڑے کے نیچے استر وغیرہ لگالیا جائے کہ جسم نظر نہ آئے تو پھر منع نہیں ہے۔

سوال: عورتوں کو مردانہ جوتا یا کپڑا پہننا کیسا ہے؟

جواب: عورتوں کو مردانہ جوتا، کپڑا، وغیرہ پہننا اور مردانہ صورت بنانا جائز نہیں ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے۔

سوال: لڑکوں کو کڑا، لاکٹ وغیرہ یا کوئی زیور یا ریشمی کپڑا پہنانا کیسا ہے؟

جواب: یہ سب چیزیں لڑکوں کے لیے ناجائز ہیں۔ اسی طرح سونے اور چاندی کا تعویذ پہننا پہنانا بھی منع ہے۔

پردہ:

سوال: عورت کو پردے کے بارے میں کن چیزوں کا خیال رکھنا چاہیے؟

جواب: عورت کو چہر۔۔۔ یت سارا جسم سر سے پیر تک چھپائے رکھنے کا حکم ہے۔

Marfat.com

غیر محرم کے سامنے کوئی حصہ کھولنا درست نہیں۔ ماتھے پر سے دوپٹہ یا چہرے سے حجاب سرک جاتا ہے اور اس طرح غیر محرم کے سامنے آجاتی ہے تو یہ جائز نہیں ہے۔ غیر محرم کے سامنے ایک بال بھی نہ کھولنا چاہیے بلکہ جو بال کنگھی وغیرہ میں ٹوٹتے ہیں اور کٹے ہوئے ناخن بھی ایسی جگہ ڈالنا چاہیے جہاں کسی غیر محرم کی نگاہ نہ پڑے ورنہ گناہ ہوگا۔ اسی طرح اپنے جسم کے کسی عضو کو یعنی ہاتھ پاؤں وغیرہ کو نامحرم مرد کے جسم سے لگانا بھی درست نہیں ہے۔

سوال: یہ تو معلوم ہو گیا کہ تمام اجنبی غیر محرم مردوں سے پردہ ضروری ہے۔ یہ بتا دیجیے کہ رشتہ داروں میں سے کن کن سے پردہ ضروری ہے؟

جواب: درج ذیل سولہ رشتہ دار ایسے ہیں جن سے پردہ فرض ہے مگر عام طور پر دین دار خواتین بھی ان سے پردہ نہیں کرتیں۔ یہ بہت سخت کوتاہی ہے۔ وہ رشتہ دار یہ ہیں: چچازاد، پھوپھی زاد، ماموں زاد، خالہ زاد، دیور۔ جیٹھ، بہنوئی، نندوئی۔ پھوپھا، خالو۔ شوہر کا چچا، شوہر کا ماموں، شوہر کا پھوپھا، شوہر کا خالو، شوہر کا بھتیجا، شوہر کا بھانجا۔

سوال: جو غیر محرم گھر ہی میں رہتے ہیں، مثلاً: دیور، جیٹھ وغیرہ، ان سے کیسے پردہ کیا جائے؟

جواب: ایسے حالات میں شرعی پردہ کا طریقہ یہ ہے:

(۱) خواتین ذرا ہوشیار رہیں۔ بے پردگی کے مواقع سے حتی الامکان بچیں۔ لباس میں احتیاط رکھیں بالخصوص سر پر ڈوپٹہ رکھنے کا اہتمام کریں۔

(۲) مرد آمد و رفت کے وقت ذرا کھنکار کر خواتین کو پردہ کی طرف متوجہ کر دیں۔ بعض خواتین شکایت کرتی ہیں کہ ان کے غیر محرم رشتہ دار سمجھانے کے باوجود گھر میں کھنکار کر آنے کی احتیاط نہیں کرتے، اچانک سامنے آجاتے ہیں۔ آمد و رفت کا یہ سلسلہ ہر وقت چلتا ہی رہتا ہے، ان سے پردہ کرنے میں ہمیں بہت مشکل پیش آتی ہے، ایسی حالت میں خواتین جتنی احتیاط ہو سکے، کریں۔ اسے جہاد جیسا سمجھیں۔ جتنی زیادہ مشقت برداشت کریں اتنا ہی اجر زیادہ ہوگا۔

(۳) غیر محرم مرد کی آمد پر خواتین اپنا رُخ دوسری جانب کر لیں۔

(۴) اگر رُخ دوسری جانب نہ کر سکیں تو سر سے دوپٹہ سرکا کر چہرہ پر لٹکا لیں۔

Marfat.com

(۵) شدید ضرورت کے بغیر غیر محرم سے بات نہ کریں۔

(٦) کسی غیر محرم کی موجودگی میں خواتین آپس میں یا اپنے محارم کے ساتھ بے حجابانہ بے تکلفی کی باتوں اور ہنسی مذاق سے پرہیز کریں۔

(۷) ان احتیاطوں کے باوجود اگر کبھی اچانک کسی غیر محرم پر نظر پڑ جائے تو معاف ہے بلکہ اس طرح بار بار بھی نظر پڑتی رہے، ہزار بار اچانک سامنا ہو جائے تو بھی سب معاف ہے، کوئی گناہ نہیں۔ اس سے پریشان نہ ہوں۔ جو کچھ اپنے اختیار میں ہے اس میں ہرگز غفلت نہ کریں اور جو اختیار سے باہر ہے اس کے لیے پریشان نہ ہوں اس لیے کہ اس پر کوئی گرفت نہیں۔ ہزاروں بار بھی غیر اختیاری طور پر ہو جائے تو بھی معاف ہے۔ رب کریم کا بہت بڑا کرم ہے مگر ان کی اس مہربانی اور معافی کو سن کر نڈر اور بے خوف نہ ہو جائیں، جس حد تک احتیاط ہو سکتی ہے، اس میں ہرگز کوتاہی نہ کریں ورنہ خوب سمجھ لیں کہ جس طرح وہ رب کریم شکر گزار اور فرمانبردار بندوں پر بہت مہربان ہے، اسی طرح ناقدروں، ناشکروں اور نافرمانوں پر اس کا عذاب بھی بہت سخت ہے۔[1]

سوال: منہ بولے بیٹے یا بھائی کا کیا حکم ہے؟ بعض خواتین کسی کو منہ بولا بیٹا یا بھائی بنا لیتی ہیں۔ کیا اس سے پردہ ساقط ہو جاتا ہے؟

جواب: نہیں! اس سے ہرگز پردہ ساقط نہیں ہوتا۔ منہ بولے بیٹے یا بھائی کا حکم بالکل ویسا ہی ہے جیسے اجنبی مرد کا۔

سوال: بعض خواتین کہتی ہیں ہم نے تو اپنے دیوروں کو بچپن سے پالا ہے ہم تو ان کی ماں جیسی ہیں، ان سے کیا پردہ؟ اسی طرح بعض مرد کہتے ہیں کہ فلاں لڑکی تو میری بیٹی کی طرح ہے یا بعض خواتین کہتی ہیں فلاں شخص تو ہمارے ابا کی عمر کا ہے، اس سے بھلا کیا پردہ؟ تو کیا ایسا کہنا درست ہے؟

جواب: نہیں ہرگز نہیں۔ ایسی باتوں سے پردہ معاف نہیں ہوتا۔

۱- ماخوذ از ''شرعی پردہ''، ص: ۷۰-۷۱

موت کے وقت کیا کیا جائے؟

سوال: جب موت کے آثار ظاہر ہونے لگیں تو کیا کرنا چاہیے؟

جواب: جب کسی پر موت کا اثر ظاہر ہو تو اس کو چت لٹا دیں اس طرح کہ قبلہ اس کے داہنی طرف ہو اور سر کو ذرا قبلہ کی طرف جھکا دیں۔ یا اس کے پاؤں قبلہ کی طرف کر دیں اور سر کے نیچے تکیہ وغیرہ رکھ کر ذرا اونچا کر دیں۔ اس طرح بھی قبلہ رُخ ہو جائے گا۔

☆...... حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مرنے والوں کو کلمہ ''لا الہ الا اللہ'' کی تلقین کرو۔ تلقین کا طریقہ یہ ہے کہ اس کے سامنے میٹھی میٹھی آواز میں کلمہ شریف دہرایا جائے۔ یہاں تک کہ وہ کلمہ پڑھ لے۔ اس کو پڑھنے کا نہ کہا جائے۔ کیا پتا کہیں خدانخواستہ جان نکلنے کی سختی اور تکلیف میں انکار ہی نہ کر بیٹھے۔

☆...... حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اپنے مرنے والوں پر سورۂ یٰسین پڑھا کرو۔

Marfat.com

تجہیز و تکفین کا بیان

سوال: میت کو نہلانے اور کفنانے کا کچھ ثواب اور فضیلت ہے؟

جواب: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جو شخص میت کو غسل دے، وہ گناہوں سے ایسا پاک ہو جاتا ہے جیسے اب ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہو اور جو میت کے لیے کفن فراہم کرے، اللہ تعالیٰ اس کو جنت کا جوڑا پہنائیں گے۔

سوال: میت کو کون نہلائے؟

جواب: میت کو نہلانے کا حق سب سے پہلے تو اس کے قریب ترین رشتہ داروں کو ہے۔ بہتر ہے کہ وہ خود نہلائیں اور عورت کی میت کو قریبی رشتہ دار عورت نہلائے کیونکہ یہ اپنے عزیز کی آخری خدمت ہے۔

سوال: عورت کے کفن میں کتنے کپڑے شامل ہوتے ہیں۔ تفصیل سے بیان کریں؟

جواب: عورت کے کفن کے لیے مسنون کپڑے پانچ ہیں:

(1) ازار...... سر سے پاؤں تک (مرد کی طرح)

(2) لفافہ...... ازار سے لمبائی میں ایک ہاتھ زیادہ۔ (مرد کی طرح)

(3) کرتہ، بغیر آستین اور بغیر کلی کا...... گردن سے پاؤں تک۔ (مرد کی طرح)

(4) سینہ بند...... بغل سے رانوں تک ہو تو زیادہ اچھا ہے ورنہ ناف تک بھی درست ہے اور چوڑائی میں اتنا ہو کہ بندھ جائے۔

(5) سر بند، اسے اوڑھنی بھی کہتے ہیں...... تین ہاتھ لمبا۔

Marfat.com

سوال: عورت کو کفن پہنانے کا طریقہ بیان کریں؟

جواب: پہلے لفافہ بچھا کر اس پر سینہ بند اور اس پر ازار بچھائیں، پھر قمیص کا نچلا نصف حصہ بچھائیں اور اوپر کا باقی حصہ سمیٹ کر سرہانے کی طرف رکھ دیں۔ پھر میت کو غسل کے تختے سے آہستگی سے اوپر اُٹھا کر اس بچھے ہوئے کفن پر لٹا دیں۔ قمیص کا جو نصف حصہ سرہانے کی طرف رکھا تھا اس کو سر کی طرف اُلٹ دیں کہ قمیص کا سوراخ (گریبان) گلے میں آجائے اور پیروں کی طرف بڑھا دیں۔ جب اس طرح قمیص پہنا چکیں تو جو چادر غسل کے بعد عورت پر ڈالی گئی تھی وہ نکال دیں اور اس کے سر پر عطر وغیرہ کوئی خوشبو لگا دیں۔ عورت کو زعفران بھی لگا سکتے ہیں۔ پھر پیشانی، ناک اور دونوں ہتھیلیوں اور دونوں گھٹنوں اور دونوں پاؤں پر کافور مل دیں۔ پھر سر کے بالوں کو دو حصے کر کے قمیص کے اوپر سینہ پر ڈال دیں۔ ایک حصہ داہنی طرف اور دوسرا بائیں طرف۔ پھر سر بند یعنی اوڑھنی سر پر اور بالوں پر ڈال دیں۔ ان کو باندھنا یا لپیٹنا نہیں چاہیے۔

اس کے بعد میت کے اوپر ازار اس طرح لپیٹیں کہ بایاں پلّہ (کنارہ) نیچے اور دایاں اوپر رہے۔ سر بند اس کے اندر آجائے۔ اس کے بعد سینہ بند سینہ کے اوپر بغلوں سے نکال گھٹنوں تک دائیں بائیں سے باندھیں، پھر لفافہ اس طرح لپیٹیں کہ بایاں پلہ نیچے اور دایاں اوپر رہے۔ اس کے بعد کسی دھجی (کترن) سے کفن کو سر اور پاؤں کی طرف سے باندھ دیں اور بیچ میں کمر کے نیچے سے بھی ایک بڑی دھجی نکال کر باندھ دیں تا کہ ہلنے جلنے سے کھل نہ جائے۔

اللہ تعالیٰ سب مسلمانوں کو زندگی میں دین پر استقامت اور آخری وقت میں ایمان کی سلامتی نصیب فرمائے۔ آمین۔

وآخر دعوانا أن الحمدللّٰہ رب العالمین!

Marfat.com

مسلمان ماؤں بہنوں کی دینی تعلیم وتربیت کا عوامی نصاب

خواتین کا دینی معلّم

اکابر کی مستند کتب سے دلنشیں انداز
میں مرتب شدہ عام فہم مجموعہ

- تجوید
- عقائد
- مسنون اعمال
- مسائل

مفتی ابولبابہ شاہ منصور

الفلاح، کراچی

Marfat.com